

20

سینہ رحمت

7095

صلوة وسلام

بھنور سرکائنات رحمۃ للعالمین حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم



ہدایہ:

دعا فی خیر حق خواجہ فضل رسول
بیگم خواجہ فضل رسول

تفسیر کار:

خواجہ مختار رسول
۳۰۹ شاد باغ، لاہور



اللَّهُ
رَسُولُهُ
صَلَّى
وَعَلَّمَ

إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَيْكَ
يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا
عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا
﴿قرآن﴾

تفسیر : خواجہ مختار رسول
۳۰۹. شاد باغ ، لاہور ۳۹

ہدیہ : دعائے خیر بحق خواجہ فضل رسول و
بیگم خواجہ فضل رسول

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ



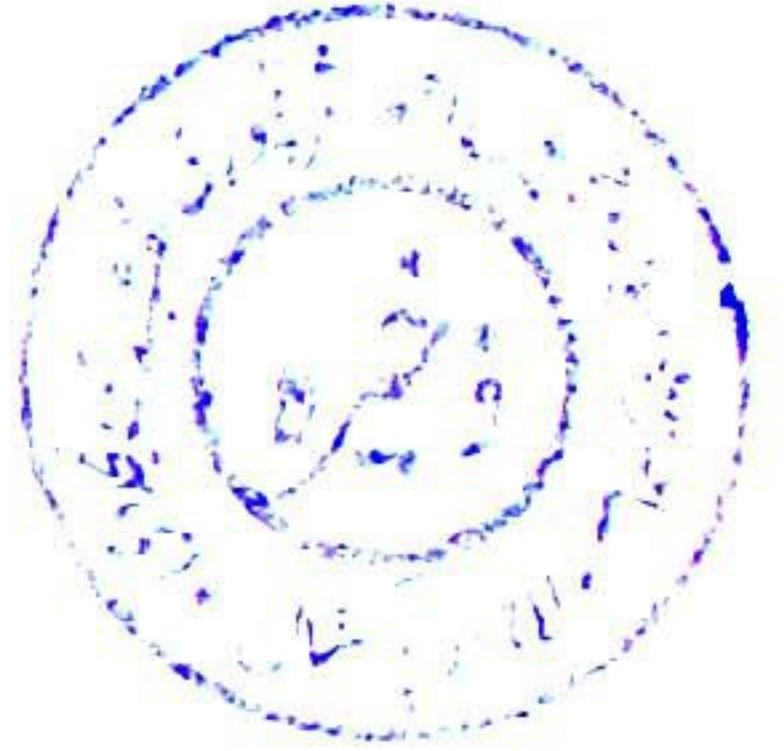
84525

نَبَّغَ الْعُلَمَاءُ بِكَمَالِهِ
كَشَفَتِ الدُّرُجَةُ بِحَمَالِهِ
حَسُنَتْ جَمِيعُ خِصَالِهِ
صَلُّوْا عَلَيْهِ وَآلِهِ

هَلْ جَزَاءُ الْإِحْسَانِ إِلَّا الْإِحْسَانُ ۚ

نیکی کا بدلہ نیکی کے سوا کچھ نہیں...

إِظْهَارِ تَشْكُرٍ



سب سے اول حمد باری تعالیٰ کہ اس نے اپنے رحم و کرم سے اس سیہ کار کو صراطِ مستقیم پر لا کر یہ بہت عطا فرمائی کہ یہ ہدیہ نفع امت کے لیے پیش کر سکا۔
حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی مبارک ہستی پر میں قربان میرے ماں باپ قربان کہ یہ سب کچھ خیر الانام، سرود کائنات سبز گنبد والے کے طفیل اللہ تعالیٰ جل شانہ نے اس امت محمدیہ کو یہ نعمت عطا فرمائی ہے۔

چاروں خلفائے راشدین اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات کو اپنے دل میں مقفل رکھا اور نفع امت کے لیے اس کا پرچار کیا۔ ان ارشادات مبارک کو امت کے سامنے پیش کیا کہ وہ آسانی ذہن نشین ہو سکیں۔

ان اولیائے کرام رحمۃ اللہ تعالیٰ جنہوں نے مختلف انداز میں صلوٰۃ و سلام خود پیش کیے اور قائدین و عوام کو بوعہ فوائد و فضیلت مطلع فرمایا۔

ان علمائے دین جنہوں نے اپنے انداز میں درود پیش کیے بلکہ ان کو پیش

کہے کے اور ان کے فوائد اور ان کی فضیلت سے عوام الناس کے دل میں جگہ بنالی۔
 ان مصنفوں اور مولفوں کا جن کے مکتوبات سے استفادہ کیا اور جن کا فرداً
 فرداً اس کا موضوع کے ساتھ ذکر یا حوالہ ہے۔
 حاجی رفیق صاحب کاتب نوشاد آرس مزنگ ادہ جنھوں نے عربی کتابت
 فرمائی مولوی فیض الحسن صاحب جنھوں نے عربی کی تصحیح فرمائی۔
 برادران مشتاق احمد خان اور عشاق احمد خان جنھوں نے نہ صرف دست شغلت
 نواز بلکہ دلجوئی فرمائی۔

میری رفیقہ جیات جن کو احادیث پر عبور حاصل ہے انھوں نے وہ ماحول
 پیدا کیا کہ میں سکون قلب سے اس کو پائیگیل تک پہنچا سکا۔
 جناب سکندر لکھنوی صاحب جنھوں نے ایک خصوصی سلام لکھا۔
 حاجی محمد یونس صاحب جنھوں نے اپنے خیالات سے نوازا
 جناب محمد رفیع صاحب ولد مولوی محمد شفیع مرحوم جنھوں نے اس کتاب کا
 سرورق بنایا۔

جناب عماد الدین قادری صاحب سیکرٹری بکسٹریٹس جن کی مدد کا میں مشکور
 ہوں۔ اور اس کے ساتھ اظہر ضمیر کا بھی مشکور ہوں جس نے کامیوں کی
 تکمیل میری مدد کی۔

ڈاکٹر احمد توفیق

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

” وَقُولُوا لِلنَّاسِ حُسْنًا ط اور لوگوں سے احسن طریقہ سے بات کرو“
 القرآن

وَاطِيعُوا لِلَّهِ وَرَسُولِهِ إِن كُنْتُمْ مُؤْمِنِينَ

اور اگر تم (سچے) مسلمان ہو تو اللہ اور اس کے رسول کا حکم مانو

پیش لفظ

اس کتاب کی تالیف کا مقصد اشاعتِ دین ہے۔ مولف اس بات سے بخوبی واقف ہے کہ اس نے کوئی کارہائے نمایاں انجام نہیں دیا ہے۔ انجمنِ ضوع پر ضخیم کتابیں موجود ہیں۔ ایک عام انسان کے لیے یہ ممکن نہیں کہ اتنا وسیع مطالعہ کر سکے اور ساتھ ہی ساتھ اس کو عربی پر عبور حاصل ہو۔ اسی بنا پر ایک خلاصہ صلوة سلام نفع امت کے لیے پیش کیا جا رہا ہے تاکہ اللہ تعالیٰ کی خوشنودی حاصل ہو اور ہو سکتا ہے کہ اس کی بارانِ رحمت کی ایک بوند کا ایک پھینٹا اس گنہگار کی قسمت میں ہو۔

یہ تو سب کو پتہ ہے کہ اسلام کے پانچ ارکان ہیں۔ ویسے قرآن مجید احکامِ باری سے بھر پور ہے لیکن صلوة و سلام کو ان احکامات میں فوقیت حاصل ہے جو کہ بہت فوائد و فضائل کا حامل ہے۔ یہ ایک ایسی نعمت ہے جو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کو ان کے قدموں کے طفیل اللہ تعالیٰ جل شانہ نے اپنے رحم و کرم سے عنایت فرمائی ہے۔ کسی اور امت کے نصیب میں ایسی نعمت میسر نہ ہوئی۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ اس موضوع پر مطبوعات اور تصانیف کے ان گنے ہوتے ہیں۔ اس گنہگار کی یہی کوشش رہی ہے کہ اندازہ بیان وہ ہو جو نفع

اُمت ہو اور عوام الناس کو سمجھنے میں آسانی ہو۔ اس کتاب کے لکھنے میں کافی کتب کا مطالعہ کرنا پڑا اور احادیث سے بھی استفادہ کیا۔ جس جس کتاب سے مواد حاصل کیا ہے اس کا موضوع میں ذکر موجود ہے۔ اگر سہواً کوئی حوالہ چھوٹ گیا ہو تو معذرت خواہ ہوں اور اگر مجھ سے موضوع یا حوالہ پیش کرنے کوئی غلطی سرزد ہوئی ہو تو اللہ تعالیٰ سے دعا گو ہوں کہ اپنے خاص فضل و کرم و حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے طفیل اس گنہگار کو بخش دے۔

اللہ بزرگ و بزرگ کا عظیم احسان ہے کہ مجھ جیسا سیہ کار تبلیغ دین کے لیے صلوة و سلام پیش کر رہا ہے تاکہ وسیلہ نجات و وسیلہ سیات ہو۔ جیسے جیسے میں قلم چلا رہا ہوں میرے ہاتھ کانپ رہے ہیں۔ دل کی دھڑکن تیز ہو رہی ہے۔ آنکھیں تر ہو رہی ہیں کہ مبادا کوئی غلطی سرزد ہو جائے۔ ہر باب کے شروع و اختتام پر سب سجد دعا کرتا ہوں کہ یا اللہ! مجھے صراطِ مستقیم عطا فرما۔ مجھے ہمت عطا فرما، کہ میں اس کام کو ختم کر سکوں اور اگر کوئی غلطی سرزد ہو تو معاف فرما۔

آئیے اس موضوع کو شروع کرنے سے پہلے اللہ تعالیٰ کے حضور میں وہ دعا کریں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تہجد کے وقت دعا فرمایا کرتے تھے:

اللَّهُمَّ اجْعَلْ لِي نُورًا فِي قَلْبِي وَنُورًا فِي قَبْرِي وَنُورًا
بَيْنَ يَدَيْ سَاءَ وَنُورًا مِنْ خَلْفِي وَنُورًا عَنِ يَمِينِي
وَ نُورًا عَنِ شِمَالِي وَنُورًا مِنْ فَوْقِي وَنُورًا مِنْ تَحْتِي
وَ نُورًا فِي سَمْعِي وَنُورًا فِي بَصَوْرِي وَنُورًا فِي شَعْرِي وَ

نُورًا فِي بَشَرِي وَنُورًا فِي لَحْمِي وَنُورًا فِي دَمِي وَ
 نُورًا فِي عِظَامِي، اللَّهُمَّ اعْظِمْ لِي نُورًا وَاعْظِمْنِي
 نُورًا وَاجْعَلْ لِي نُورًا.

آخر میں یہ دعا کریں کہ یا باری تعالیٰ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے قدموں
 کے طفیل اس گنہگار امت کو بخش دے۔ صراطِ مستقیم پر چلنے کی ہدایت فرما، اور
 ہم سب کی مغفرت فرما۔

رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا ذُنُوبَنَا وَكَفِّرْ عَنَّا سَيِّئَاتِنَا وَ
 تَوَفَّنَا مَعَ الْأَبْرَارِ.

یہ سلام حضرت سکندر لکھنوی صاحب نے مرحمت فرمایا ہے۔ بصد شکر یہ

سلام بدرگاہ خیر الانام صلی اللہ علیہ وسلم

خلق کے رہنا، رحمت کبریٰ تم پہ لاکھوں درود لاکھوں سلام
 احمد مجتبیٰ خاتم الانبیاء تم پہ لاکھوں درود لاکھوں سلام
 اے قیم ارم اے شفیع اُمم صاحبِ عرش و کرسی و لوح و قلم
 اے امام حرم اے حبیب خدا تم پہ لاکھوں درود لاکھوں سلام
 حامی بے کساں راحتِ عاشقانِ مونسِ مجرماں، ہمدمِ عاصیاں
 رحمتِ ہرزماں، دافعِ ہربلا تم پہ لاکھوں درود لاکھوں سلام
 زائرِ لامکاں، رونقِ دو جہاں رہبرِ کمالاں، ہادیِ مرسلان
 ہے وظیفہ میرا رب یہ صبح و شام تم پہ لاکھوں درود لاکھوں سلام
 منزلِ عشق کے مقتدر راہبر، مسندِ حسن کے بے بدل تابور
 گلشنِ قدس کی رونقِ جانفزا تم پہ لاکھوں درود لاکھوں سلام
 چشمِ صدیق میں آپ کی ہے ضیاء، قلبِ فائق میں ہو تھیں جلوہ گر،
 تم سے پانی ہے عثمان نے شرم و حیا تم پہ لاکھوں درود لاکھوں سلام
 تم سے جینڈ نے سیکھا ہے جو دو کرم تم سے بوڑھے پایا ہے فیضِ اُمم
 تم نے روحِ بلال کو بخشی جلا، تم پہ لاکھوں درود لاکھوں سلام
 میری مھولی کو بھر دو حبیبِ خدا از برائے حسین و حسن، فاطمہ
 غوثِ اعظم کا صدقہ ہو مجھ کو عطا، تم پہ لاکھوں درود لاکھوں سلام
 اب سکندر کو قدموں میں بلوایے، اک نگاہِ کرم اس پہ فرمائیے
 تم کو مخلوق کہتی ہے مشکل گشا، تم پہ لاکھوں درود لاکھوں سلام

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
نَحْمَدُهُ وَنُصَلِّي عَلَى رَسُوْلِهِ الْكَرِیْمِ

اِنْتِسَاب

عَنْ سُفْيَانَ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ
عَنْهُ قَالَ لِكَيْ لِكَيْ مِنْ أَرْبَابِ الْعِلْمِ قَلَّةُ
الَّذِينَ يَعْمَلُونَ بِمَا يَعْلَمُونَ قَالَ فَمَا أَخْرَجَ
الْعِلْمُ مِنْ قُلُوبِ الْعُلَمَاءِ قَالَ الْقَطْمَعُ -

سفیان ثوری کہتے ہیں کہ حضرت عمرؓ نے کعب اجبار سے پوچھا کہ علم
والے کون لوگ ہیں۔ انھوں نے جواب دیا علم والے وہ ہیں جو اپنے
علم پر عمل کرتے ہیں۔ پھر آپ نے پوچھا عالموں کے دلوں سے کون سی
چیز علم کو نکال کر پھینک دیتی ہے؟ انھوں نے جواب دیا کہ دُنیا
کالاجی۔ (مشکوٰۃ شریف، کتاب العلم۔ الفصل الثالث)



میں اس کتاب کو بصد عزت و احترام حضرت پی ٹی۔ احمد صاحب
کے نام سے منسوب کرتا ہوں۔

✽

ان کی وجہ سے میری گناہ گار زندگی میں ایک انقلاب آیا۔ انھوں نے مجھے
عبادت کے معنی سمجھائے۔ انھوں نے ہی اتباع رسولؐ کی اصلیت کو ظاہر
کیا۔ انھوں نے ہی درود شریف کی فضیلت و فوائد پر روشنی ڈالی اور ان کی
باقاعدہ ماہانہ مجالس میلاد نے بھرپور اثر چھوڑا۔
حضرت احمدؒ کی نوجوانوں پر شفقت اور باتوں ہی باتوں میں مومن کے
خیالات کا پائسا پلٹنا دیکھنے سے تعلق رکھتا تھا۔ اسی وجہ سے ان کی مجالس
نوجوانوں سے بھری ہوتی تھیں۔ ان کی وفات نے ایک بڑا خلا پیدا کر دیا
مگر وہ صراطِ مستقیم کا جو ورثہ چھوڑ گئے ہیں وہ ہمیشہ یاد رکھا جائے گا۔
اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ ان کو غریقِ رحمت فرمائے۔

آمین یا رب العالمین

مَلِكٌ مِّنْ عَلَيْهِمَ فَإِنَّ جَلَّ وَجْهَهُ رَبُّكَ ذُو
الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ

جو (مخلوق) زمین پر ہے سب کو فنا ہونا ہے اور تمہارے پروردگار
ہی کی ذات (بابرکت) جو صاحبِ جلال و عظمت ہے باقی رہے گی۔

يَا رَبِّ كُلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا
عَلَىٰ حَبِيْبِكَ خَيْرَ الْخَلْقِ كُلِّهِمْ

یا رسول اللہ ﷺ

میں آپ کو کس نام سے پکاروں

حضرت کعبؓ اجبار فرماتے ہیں کہ جنت میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا نام عبد الکریم ہے اور اہل جہنم کے نزدیک آپ کا نام عبد الجبار ہے۔ عرش کے اٹھانے والے فرشتوں میں عبد الحمید کے نام سے مشہور ہیں سارے فرشتوں میں آپ کا نام عبد المجید ہے۔ انبیائے کرام میں آپ کا نام عبد الوہاب ہے اور شیاطین میں عبد القہار ہے۔ جنتوں میں عبد الرحیم، پہاڑوں میں عبد الخالق، خشکی میں عبد القادر، دریاؤں میں عبد المہمین اور جانوروں میں عبد القدوس ہے۔

اور

مومنوں میں محمد اور احمد کے نام سے مشہور ہیں۔

فصلی اللہ علیہ وسلم قدر شائدہ و اسمائہ

(نزہتہ)

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

سَلَامٌ قَوْلِكَ مِنْ رَبِّ الرَّحِيمِ "الْقَارِئُ"

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ

قُلِ الْحَمْدُ لِلَّهِ وَسَلَامٌ عَلَى عِبَادِهِ الَّذِينَ اصْطَفَى (النمل ۵۹)

دروود کے لغوی معنی دعا اور سلام ہیں اور اصطلاحاً نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر جو دعا و سلام پڑھا جائے اس کو درود شریف کہتے ہیں۔ یہ دعا و سلام ان کی اُمت کی سوچ نہیں ہے بلکہ یہ احکام الہی ہیں۔ اللہ تعالیٰ ذوالجلال نے قرآن مجید میں کئی اجکامات صادر فرمائے ہیں مگر الحمد للہ کسی اور ایسی آیت کا نزول نہیں ہوا جس میں اللہ تبارک و تعالیٰ کا یہ فرمان ہو کہ میں بھی یہ کرتا ہوں، میرے ملائکہ بھی یہ کرتے ہیں اور اسے مومنوں کو بھی یہ کرو۔ یہ صرف اور صرف ایک آیت ہے جو باری تعالیٰ نے اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق نازل فرمائی ہے کہ میں بھی درود بھیجتا ہوں، میرے ملائکہ بھی درود بھیجتے ہیں اور تم بھی درود بھیجو۔ یہی شان حبیب الرحمن ہے اور یہی عالی مرتبہ ہے جو صرف اور صرف رحمتہ العالمین اور خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے اللہ تعالیٰ نے مخصوص فرمایا۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے :

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ

عَلَى النَّبِيِّ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا

عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا

بیشک اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے صلوٰۃ بھیجتے ہیں

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر۔ اے ایمان والو تم بھی درود

بھیجو ان پر اور سلام

آیت مبارک لفظ ان سے شروع ہوتی ہے اور لفظ ان تاکید کے لیے استعمال ہوتا ہے اور صیغہ مضارع میں ہونے کی وجہ سے اس میں دائمی صفت پیدا ہو جاتی ہے اور یہ عمل تا ابد قائم و دائم رہتا ہے۔ قرآن مجید کے مطالعہ سے یہ پتہ چلتا ہے کہ بشیر جگہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو نبی سے مخاطب کیا گیا ہے مگر دوسرے انبیاء کرام علیہم السلام کا نام استعمال ہوا ہے مثال کے طور پر حسب ذیل آیت جس میں ابوالانبیاء حضرت ابراہیم خلیل اللہ کے ساتھ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر نبی کے ساتھ ہوا ہے۔

إِنَّ أَوْلَى النَّاسِ بِإِبْرَاهِيمَ لَلَّذِينَ اتَّبَعُوهُ وَهَذَا النَّبِيُّ
اگر کسی جگہ نام موجود ہے تو اس کی کوئی خاص وجہ ہے۔ یہ حضور اکرم کی غایت شرافت اور غایت عظمت کی وجہ سے ہے۔

قرآن مجید میں کسی جگہ پر انبیاء اور بعض کو فرداً فرداً رب العزت نے سلام سے نوازا ہے مثال کے طور پر: سَلَامٌ عَلَى الْمُرْسَلِينَ۔ سَلَامٌ عَلَى إِبْرَاهِيمَ
سَلَامٌ عَلَى مُوسَى وَهَارُونَ: مگر کسی اور پیغمبر کو صلوات کے لیے مختص نہیں فرمایا۔ اس کی سعادت صرف پیغمبر اسلام سرور کائنات حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو عطا ہوئی ہے۔ اس سے یہ بات صاف ظاہر ہو جاتی ہے کہ باری تعالیٰ تمام انبیاء پر رحمتوں کے ساتھ متوجہ ہوتا ہے۔ اس کی جملہ رحمتیں اور سلام حضور کے وسیلہ سے ہی انبیاء کو ملتی ہیں۔ یہ خصوصی سعادت نہ صرف شرف و فضیلت کی دلالت کرتی ہے بلکہ سرور کائنات کے خاتم النبیین ہونے کی شہادت ہے۔

شاہ عبدالحق صاحب محدث فرماتے ہیں کہ درود پڑھنے والو تم اس بات کو یاد رکھو کہ تم دریلے رحمت کے تیراک ہو جب تم اَللّٰهُمَّ کتے ہو تو تم اپنے آپ کو نور توحید کے دریا میں پاتے ہو صرف اس لفظ کی تلاوت سے بندے

نے تمام اسمائے حسنیٰ کی فضیلت اور فضائل کو پایا۔ اس لفظ کی تلاوت میں نورِ توحید، نور اسم ذات اور نور اسم صفات پنہاں ہے۔ یہ سمجھیے کہ اس لفظ کی تلاوت سے بندے کو ذکر کا رتبہ ملا۔ جب صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کی تلاوت کرتا ہے تو سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی نور رسالت اور فضیلت سے فیض یاب ہوتا ہے اور جب وَعَلٰی اٰلِهٖ وَبَارِكُ وَسَلِّمْ تلاوت کرتا ہے تو نفع کو حصولِ فضل و کرم و کرامت نصیب ہوتی ہے۔ سبحان اللہ، اللہ تبارک و تعالیٰ کی رحمتوں کا کوئی پیمانہ نہیں ہے۔

ابتداءً دنیا سے تاقیامت اگر کوئی کام ایسا ہو جو رب کائنات کا ہو، ملائکہ کا ہو اور مسلمانوں کا ہو تو وہ پیغمبر اسلام پر درود بھیجنا ہے۔ آخر اس کا مدعا کیا ہے۔ درود الہی سے مراد اللہ تعالیٰ کی رحمتوں کا نزول ہے، ملائکہ کا درود دعا، رحمت ہے اور بندے کا درود نبی اکرم، ان کے اہل بیت اور ان کے اصحاب کی خیر مانگنا ہے تاکہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم پر رحمتوں کی بارش ہو اور ہو سکتا ہے، کہ رحمتوں کے بوند کا ایک چھینٹا بندے کی قسمت میں ہو۔ خلاصۃً درود باری تعالیٰ سے مانگنا ہے۔

روح البیان میں اس کو اس طرح بیان کیا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے درود بھیجنے کا مقصد حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو مقام محمود تک پہنچانا جو ایک مقام شفاعت ہے۔ ملائکہ کا درود حضور کے مرتبہ کو بڑھانے کے لیے دعا ہے اور ساتھ ساتھ حضور کی اُمت کے لیے استغفار ہے، مومنوں کا درود حضور کے ساتھ محبت ان کی اتباع اور حضور کے اوصافِ جمیلہ کا تذکرہ تعریف و تحسین ہے۔

کلمہ مبارک لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ افضل الذکر ہے کیونکہ اس کلمہ میں باری تعالیٰ اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم دونوں کے نام ہیں مگر ہم اب درود کی طرف توجہ کریں تو پتہ چلتا ہے کہ اللہ تعالیٰ سے التجا کی گئی ہے اور حضور اکرم

کے لیے دعا مانگی گئی ہے یعنی ہم بذاتِ خود دونوں سے مخاطب ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں ہماری یہ دعا ہے کہ اے باری تعالیٰ حضور اکرم پر اور ان کی آل اولاد پر رحمتیں برسسا اور سلامتی بھیج اور یہی الفاظ تو خود اللہ تعالیٰ نے اس آیت مبارکہ میں فرمائے ہیں۔ ہمارا کام ان لحاظ سے اللہ تعالیٰ سے ہاں میں ہاں ملانا ہے۔ اسی وجہ سے اگر کلمہ مبارک افضل الذکر ہے تو درود شریف افضل الدعاء ہے۔ اس دعا کے مانگنے سے اللہ تعالیٰ بھی خوش اور اس کا رسول بھی راضی ہے۔ اس طرح اس چیز کا تجزیہ کرنا افضل الفلسفہ ہے۔

_____ انسانی خصلت میں تنقید برائے تنقید کا بڑا عمل ہے اور زیادہ تر یہ تنقید جہالت پر مبنی ہوتی ہے۔ کچھ اصحاب گرامی کا یہ اعتراض ہے اور یہ زیادہ صیہونی فلسفہ اور ان کی کارستانیوں کا نتیجہ ہے کہ جب اللہ کا فرمان ہے کہ اے مومنو تم بھی درود بھیجو تو بندہ بجائے اس کے کہ وہ خود کرے اَللّٰهُمَّ کہہ کر وہ اللہ تعالیٰ پر ہی یہی فریضہ لوٹا دیتا ہے۔

یہ ایک اہم فریضہ ہے کہ اس اعتراض کا جواب دیا جائے تاکہ کسی قسم کے شک و شبہ کی کوئی گنجائش نہ ہو۔

۱: اتباع رسول ہمارا فریضہ ہے حضور نے خود بتایا کہ درود کس طرح پڑھا جائے۔ ملاحظہ ہو ایک حدیث:

حدیث نمبر ۱

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلى قَالَ لَقِيَنِي كَعْبُ بْنُ عَجْرَةَ فَقَالَ لَأَهْدِيَنَّكَ هَدِيَّةً سَمِعْتُهَا مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَقُلْتُ بَلَى فَاَهْدِنِي فَقَالَ سَأَلْنَا رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْنَا

يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ الصَّلَاةُ عَلَيْكُمْ أَهْلَ الْبَيْتِ فَإِنَّ اللَّهَ قَدْ عَلَّمَنَا كَيْفَ
 نَسَلِمُ عَلَيْكَ مَا قَوْلُوا اللَّهُ صَلَّى عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا
 صَلَّيْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَعَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مُجِيدٌ -
 اللَّهُمَّ بَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلَى
 إِبْرَاهِيمَ وَعَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مُجِيدٌ -

حضرت عبدالرحمن کہتے ہیں کہ مجھ سے حضرت کعب بن جریج کی ملاقات ہوئی وہ فرماتے تھے کہ میں تمہاری اہلیا
 ہر دوں جو میں نے حضور سے سنا ہے میں نے عرض کیا ضرور مراعت فرمائیے۔ انہوں نے فرمایا کہ ہم
 نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ آپ پر دو روکن الفاظ سے پڑھا جائے یہ تو
 اللہ تعالیٰ نے بھی بتلادیا کہ آپ پر سلام کر طرح بھیجیں۔ حضور اقدس نے ارشاد فرمایا کہ اس طرح پڑھا
 کرو۔ اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ، پر اور انکی آل پر جیسا کہ
 آپ نے بھیجا حضرت بنی مہم پر اور انکی آل پر اور اللہ پر، اے اللہ بڑی بڑی نعمتوں پر
 بزرگی ہے۔ اے اللہ بڑی بڑی نازل فرما محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور انکی آل پر اور اللہ پر جیسا کہ
 ہمت نازل فرمائی حضرت بنی مہم پر اور انکی آل پر اور اللہ پر جیسا کہ آپ نے بتلادیا اور بزرگی ہے

۲۔ بندہ گنہگار ہوتا ہے اور اگر وہ از خود حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ہدیہ پیش
 کرنے تو اس کے تحفے کا درجہ کمترین ہوگا بہ نسبت اس کے وہ باری تعالیٰ
 سے دعا کرے وہ حضور پر خاص الخاص رحمتوں کا نزول کرے۔ اس کا درجہ
 یقیناً افضل ہوگا۔

۳۔ بندہ سراپا عیبوں اور گناہوں کا مجموعہ ہے۔ اس کی کیا مجال ہو سکتی ہے کہ
 حضور اقدس کی پاک اور بے عیب ہستی کی از خود ثنا کرے۔ اس لیے بندے
 پر لازم ہے کہ وہ دعا کرے: "اے رب العالمین تو اپنے حبیب کی پاک اور
 بے عیب ہستی پر صلوة بھیج۔ یہ گنہگار بندہ اس سے قاصر ہے کہ وہ از خود درود
 بھیجے۔"

۴۔ رحمت کا نزول باری تعالیٰ کا کام ہے ہم تو صرف دعا ہی کر سکتے ہیں اور التجا کر سکتے کہ تو ہی اپنے رسول کے مرتبہ کے مطابق صلوة بھیج۔

۵۔ اللہ تعالیٰ کو حضور کے مرتبہ کا پورا علم ہے وہی بندوں کی دُعائیں کران کے عالی مرتبہ کے مطابق رحمت کا نزول فرماتا ہے۔

۶۔ حضور نے اللہ تعالیٰ سے عرض کیا **لَا اُحْمِي شَاءً عَلَيْكَ كَمَا**

اَشَيْتَ عَلَيَّ نَفْسِي یا اللہ میں آپ کی تعریف کرنے سے قاصر

ہوں، آپ ایسے ہی ہیں جیسے کہ اپنے اپنی خود ثنا فرماتی ہے۔ اسی طرح بندے بھی اللہ تعالیٰ سے درخواست کرتے ہیں یا اللہ تو ہی حضور سے مرتبہ سے واقف ہے اور ہماری یہ دعا ہے کہ ان کے مرتبہ کے لحاظ سے رحمتیں نازل فرما۔

۷۔ یہ سوال اکثر کیا جاتا ہے کہ جب اللہ تعالیٰ اور اس کے ملائکہ درود بھیجتے ہیں تو بندے کے درود کی کیا ضرورت ہے؛ بندہ کے درود کا مقصد محبت رسول اتباع رسول اور عظمت رسول کا اظہار ہے۔ اسی طرح جب اللہ تعالیٰ درود بھیجتا ہے تو ملائکہ کے درود کی کیا ضرورت ہے؛ وہ حضور اکرم کے عالی مرتبت کے لیے دعا ہے۔ آئیے اس پر غور کریں کہ اللہ تعالیٰ نے بندوں کو ذکر الہی کا حکم دیا ہے، باری تعالیٰ کو اس ذکر کی مطلق ضرورت نہیں مگر جب انسان اپنے معبود غفور الرحیم کا ذکر کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا سے بندے کے ایمان میں سچنگی پیدا ہوتی ہے۔

۸۔ جب بندہ **اللَّهُمَّ** کہتا ہے تو وہ نور توحید کے دریا میں اپنے آپ کو پاتا ہے۔ صرف اس لفظ کی تلاوت سے بندے نے تمام اسمائے حسنیٰ کی فضیلت اور فضائل کو پایا۔ اسی لفظ کی تلاوت میں نور توحید نور اسم ذات اور نور اسم صفات کا ذکر ہوتا ہے اور بندے کو ذکر کا رتبہ ملتا ہے اللہ تعالیٰ

نے فرمایا: اذْکُرُونِي اذْکُرْکُمْ۔

۹۔ اللہ تعالیٰ اجل شانہ نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے پاک نام کو اپنے نام کے بعد کلمہ مبارک میں شریک فرمایا ہے۔ آپ کی اطاعت کو اپنی اطاعت اور آپ کی محبت کو اپنی محبت قرار دیا ہے آپ پر درود کو اپنے درود کے ساتھ شریک فرمایا ہے۔ (علامہ سخاوی)

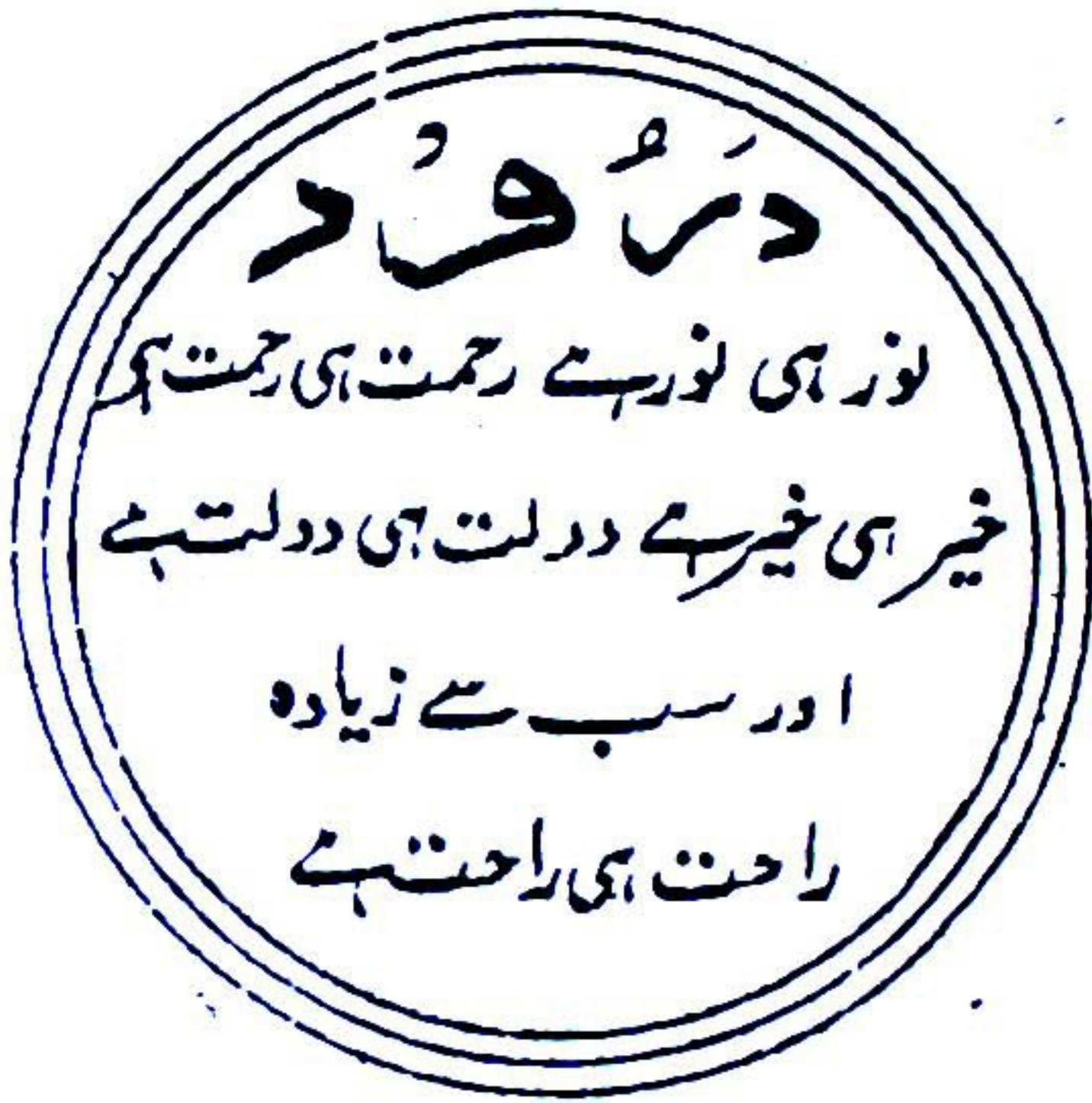
۱۰۔ جب آیت مبارکہ کا نزول ہوا تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا یا رسول اللہ! سلام کا طریقہ تو ہمیں معلوم ہو چکا ہے السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ صلوة کا طریقہ کار بتائیں حضور نے درود ابراہیمی: اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ الخ بتایا جس کا ذکر حدیث نبرا میں موجود ہے۔ یہ طریقہ کار جو حضور اکرم

نے بتلایا لازماً اللہ تعالیٰ کے حکم کے بموجب ہے یعنی بندہ اللہ تعالیٰ سے درخواست کرنے کہ وہ اپنی بیش بہا رحمتیں تا ابد اپنے نبی پر نازل فرمائے۔ اسی موضوع پر اگلے ابواب میں تفصیلاً ذکر ہے۔

يَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا
عَلَىٰ حَبِيْبِكَ خَيْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمْ

حضرت جابر نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک قول نقل کیا ہے حضور نے فرمایا مجھے سوار کے پیالہ کی طرح نہ بناؤ۔ صحابہ نے سوال کیا یا رسول اللہ! سوار کے پیالے سے کیا مراد ہے۔ ارشاد فرمایا مسافر اپنی حاجت سے فارغ ہو کر یرتن میں پانی ڈالتا ہے، اس کے بعد اس کو پینے کی یا وضو کرنے کی ضرورت ہوتی ہے تو پیتا ہے یا وضو کرتا ہے ورنہ پھینک دیتا ہے، مجھے اپنی دعا کی ابتدا، وسط اور آخر میں یاد کرو۔ اسی عنوان پر علامہ سخاوی تحریر فرماتے ہیں کہ مسافر کے پیالے سے مراد

یہ ہے کہ مسافر پہاڑ سوار ہی کے پیچھے لٹکایا کرتا ہے جس کا مطلب یہ ہے مجھے دُعا کے آخر میں ہی نہ رکھا کرو۔ شرح اجیبا میں صاحب اتحاف نے بھی اسی پیرایہ میں بیان فرمایا ہے۔



معزز قارئین کرام سے التماس ہے کہ
اپنی دعاؤں میں
خواجہ فضل رسول و
بگیم خواجہ فضل رسول کو یاد رکھیں

فضائلِ درود

حضرت عبدالرحمن بن عوف سے روایت ہے کہ چار پانچ آدمیوں میں سے کوئی نہ کوئی حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر رہتا، تاکہ ان کو کوئی ضرورت ہو تو اس کو پورا کیا جائے۔ ایک مرتبہ حضور ایک باغ میں تشریف لے گئے، وہاں کے پیچھے پیچھے حاضر ہو گئے حضور اکرم نے وہاں جا کر نماز پڑھی۔ آپ کا سجدہ اتنا طویل تھا کہ نہیں اس بات کا اندیشہ ہو گیا کہ خدا نخواستہ حضور اکرم نے پردہ نہ فرمایا ہو۔ اسی تصور میں وہ رونے لگے۔ نماز سے فارغ ہو کر حضور نے دریافت فرمایا عبدالرحمن کیا بات ہے؟ انھوں نے عرض کیا کہ آپ نے اتنا طویل سجدہ فرمایا مجھے اندیشہ ہو گیا کہ خدا نخواستہ آپ کی روح نہ پرواز کر گئی ہو۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے میری امت کے لیے انعام عطا فرمایا ہے اور وہ طویل سجدہ شکرانہ تھا۔ باری تعالیٰ نے فرمایا کہ جو مجھ پر ایک درود بھیجے گا اس کی دس نیکیاں لکھی جائیں گی اور اس کے دس گناہ معاف ہوں گے۔

اس کے متعلق احادیث تو کافی ہیں صرف دو پر اکتفا کیا گیا ہے :

حدیث نمبر ۲

عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ
ذَكَرْتُمْ عِنْدَكَ فَيُصَلِّ عَلَيَّ وَمَنْ صَلَّى عَلَيَّ مَرَّةً صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ عَشْرًا وَفِي رَوَايَةٍ مَن صَلَّى عَلَيَّ صَلَاةً وَكَلِمَةً
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ عَشْرَ صَلَوَاتٍ وَحَطَّ عَنْهُ عَشْرَ سَيِّئَاتٍ
وَرَفَعَهُ بِهَا عَشْرَ دَرَجَاتٍ -

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ جس کے سامنے میرا تذکرہ
آوے اس کو چاہیے کہ مجھ پر درود بھیجے اور جو مجھ پر ایک دفعہ درود بھیجے
گا اللہ جل شانہ اس پر دس دفعہ درود بھیجے گا اور اس کی دس خطائیں
معاف کرے گا اور اس کے دس درجے بلند کرے گا۔ (ابن حبان)

حدیث نمبر ۲

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
مَنْ صَلَّى عَلَيَّ صَلَاةً وَكَلِمَةً
اللَّهُ عَلَيْهِ عَشْرًا -

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے جو شخص مجھ پر ایک دفعہ درود
پڑھے اللہ جل شانہ اس پر دس دفعہ صلوة بھیجتے ہیں۔ (ابوداؤد)

کذافی التزیغ میں اسی ضمن میں لکھا ہے کہ ایک دن نبی اکرم کا چہرہ نورخوشی کا
اظہار کر رہا تھا صحابہ نے اس کی وجہ دریافت کی حضور نے فرمایا مجھے کیوں نہ خوشی
ہو ابھی حضرت جبائیل میرے پاس سے گئے ہیں اور وہ فرماتے تھے کہ میری امت
میں سے جو شخص ایک مرتبہ درود پڑھے گا اللہ تعالیٰ اس کی دس سیّدیاں سے

دس گناہ معاف فرمائیں گے اور دس درجہ بلندی مرحمت فرمائیں گے۔ ایک فرشتہ وہی کہے گا جو اس نے کہا۔ حضورؐ نے فرمایا کہ میں نے فرشتہ کے متعلق دریافت کیا تو حضرت جبرائیلؑ نے مجھے مطلع کیا کہ اللہ تعالیٰ نے ایک فرشتہ تاقیامت مقرر فرما دیا ہے کہ جو اُمتی مجھ پر درود بھیجے گا وہ اس کے لیے اَنْتَ صَلَّى اللهُ عَلَيْكَ کی دعا کرے گا۔

حضور اقدسؐ کے ایک ارشاد کی حضرت ابن مسعودؓ نے روایت کی ہے:

حدیث نمبر ۴

عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَوَّلِي النَّاسِ فِي يَوْمِ الْقِيَامَةِ الَّذِينَ هُمْ عَلَى صَلَاتِهِ

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ بلا شک قیامت میں لوگوں میں سے سب سے زیادہ مجھ سے قریب وہ شخص ہوگا جو سب سے زیادہ مجھ پر درود بھیجے۔

(کذا فی الترغیب)

اسی موضوع پر کچھ اور روایات بھی ہیں۔ علامہ سخاویؒ نے قول بدیع میں ایک روایت نقل فرمائی کہ حضورؐ نے فرمایا مجھ پر کثرت سے درود بھیجا کرو کیونکہ قبر میں ابتداءً تم سے میرے بارے میں ہی سوال کیا جائے گا۔ ایک اور حدیث یہ روایت حضرت انسؓ سے ہے کہ قیامت کے دن اس کے ہولوں اور مقامات سے وہ نجات کے گا جو دنیا میں مجھ پر سب سے زیادہ درود بھیجتا ہو۔

حضرت انسؓ سے یہ بھی ایک روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو مجھ پر زیادہ درود بھیجے گا وہ عرش کے سایہ میں ہوگا۔ حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اپنی مجالس کو درود شریف کے ساتھ مزین کرو کیونکہ درود پڑھنا تمہارے لیے قیامت میں نور ہے۔ ایک اور روایت میں

84525

ہے کہ جس مجلس میں درود بھیجا جائے وہاں سے ایک خوشبو آسمان کی طرف اٹھتی ہے تو فرشتے کہتے ہیں کہ وہاں درود پڑھا جا رہا ہے۔ علامہ سخاوی قول بذریع میں ایک اور روایت کا ذکر کرتے ہیں: حضور صلی علیہ وسلم نے فرمایا کہ تین آدمی اللہ تعالیٰ کے عرش کے سایہ میں ہوں گے:

۱۔ وہ شخص جو مصیبت زدہ کی مصیبت ہٹائے۔

۲۔ جو میری سنت زندہ کرے۔

۳۔ وہ جو مجھ پر کثرت سے درود بھیجے۔

کئی احادیث میں حضور کا یہ قول نقل ہے کہ میں جہاں کہیں بھی ہوں میری اُمت کا درود مجھ تک پہنچتا ہے۔ رب العزت کے کچھ فرشتے زمین پر پھرتے رہتے ہیں جن کا کام یہی ہے کہ درود کو مجھ تک پہنچائیں۔

حدیث نمبر ۵

عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ إِنَّ لِلَّهِ مَلَائِكَةً يَتْلُونَ عَنِّي عَنِ السَّلَامِ
ابن مسعود رضی عنہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ اللہ جل شانہ کے بہت سے فرشتے ایسے ہیں جو زمین میں پھرتے رہتے ہیں اور میری اُمت کی طرف سے مجھے سلام پہنچاتے ہیں۔

حدیث نمبر ۶

عَنْ عَمْرِو بْنِ يَاسِرٍ رَضِيَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ
اللَّهَ وَكُلَّ بَقِيْرِي مَلَكًا أَعْطَاهُ اسْمَاعَ الْخَلَائِقِ فَلَا يَصِلُ عَلَيَّ
أَحَدٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِلَّا ابْلَغَنِي بِاسْمِهِ وَإِسْمِ أَبِيهِ هَذَا
لَنْ بِنُ فُلَانٍ فَلَا بِنُ فُلَانٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

حضرت عمار بن یاسرؓ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کیا ہے کہ اللہ جل شانہ نے ایک فرشتہ میری قبر پر مقرر کر رکھا ہے جس کو ساری مخلوق کی باتیں سننے کی قدرت عطا فرما رکھی ہے پس جو شخص بھی مجھ پر قیامت تک درود بھیجتا ہے گا وہ فرشتہ مجھ کو اس کا ادا اس کے باپ کا نام لے کر درود پہنچاتا ہے کہ فلاں شخص جو فلاں کا بیٹا ہے اس نے آپ پر درود بھیجا ہے۔ (قول البدیع)

علامہ سخاویؒ نے قول البدیع میں کچھ اور متعلقہ احادیث بھی نقل فرمائی ہیں مگر یہاں ایک حدیث کا ذکر ضروری ہے۔ یہ مضمون نقل کیا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے ملائکہ میں سے ایک فرشتے کو ساری مخلوق کی گفتگو سننے کی قوت عطا فرمائی ہے وہ قیامت میری قبر پر متعین کر دیا گیا ہے جو میری اُمت کا درود مجھ تک پہنچائے گا۔

دلائل خیرات میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک قول نقل کیا گیا ہے کہ حضور اقدسؐ نے فرمایا جس نے میرے اوپر تعظیماً درود بھیجا تو اللہ تعالیٰ اس وجہ سے ایک ایسا فرشتہ پیدا کرتا ہے جس کا ایک ہاتھ مغرب میں اور دوسرا مشرق اور پاؤں ساتوں زمینوں کے بیچ میں ہوتے ہیں اور اس کی گردن عرش سے لگی ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ اس فرشتے کو حکم دیتا ہے کہ اے فرشتہ تو درود بھیج اس بندے پر جس نے میرے نبیؐ پر تعظیماً درود بھیجا اور یہ عمل تا قیامت جاری رہتا ہے۔

حضرت انسؓ کی روایت سے ایک اور حدیث نقل کی گئی ہے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو بندہ مجھ پر جمعہ کے دن یا جمعہ کی رات کو درود بھیجے تو اللہ تعالیٰ اس کی سو حاجتیں پوری کرتا ہے۔ ایک فرشتہ مقرر ہے جو میری قبر تک یہ درود پہنچاتا ہے۔

مجالس ابراہیم ہے کہ ہر انسان کے ساتھ پانچ فرشتے متعین ہیں۔ ایک سیدھی جانب جو نیکیوں کا اندراج کرتا ہے، دوسرا بائیں جانب جو بدیاں لکھتا ہے۔ ایک ادا

آگے رہتا ہے جو نیکیوں کی تلقین کرتا ہے چوتھا بیچھے رہتا ہے جو بلاؤں کو دور رکھتا ہے۔ پانچواں پیشانی پر رہتا ہے جو درود شریف لکھتا ہے اور حضور تک پہنچا دیتا ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

حدیث نمبر ۷

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

مَنْ صَلَّى عَلَيَّ عِنْدَ قَبْرِي سَبْعَةً وَمِنْ صَلَّى عَلَيَّ نَائِبًا أْبْلَغْتُهُ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ جو شخص میرے اوپر میری قبر کے قریب درود بھیجتا ہے میں اس کو خود سنا ہوں اور جو دور سے مجھ پر درود بھیجتا ہے وہ مجھ تک پہنچا دیا جاتا ہے۔ (رواہ البیہقی)

اس حدیث مبارک سے یہ بات بالکل صاف ہو جاتی ہے کہ زمین انبیاء کے کرام کے جسموں کو کھانے سے قاصر ہے۔ اسی ضمن میں علامہ سیوطی نے حیات انبیاء میں تحریر فرمایا کہ رب العزت نے قطعی طور پر زمین کیلئے حرام قرار دیا ہے کہ انبیاء کے کرام کے جسموں کو کھائے۔ انھوں نے مندرجہ بالا حدیث کے حوالہ سے یہ نظریہ قائم کیا ہے:

حدیث نمبر ۸

عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

أَكْثَرُ مَا مِنْ الصَّلَاةِ عَلَى يَوْمِ الْجُمُعَةِ فَإِنَّهُ يَوْمٌ مَشْهُودٌ

تَشْهَدُهُ الْمَلَائِكَةُ وَإِنَّ أَحَدًا لَنْ يَصِلِيَ عَلَيَّ الْآخِرَةَ

عَلَى صَلَاتِهِ حَتَّى يَفْرُغَ مِنْهَا قَالَ قُلْتُ وَرَجَدَ الْمَرْثِ
 قَالَ إِنَّ اللَّهَ حَرَّمَ عَلَى الْأُمَّرِضِ أَنْ تَأْكُلَ أَجَادَ الْأَنْبِيَاءِ
 عَلَيْهِمُ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ۔

حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہما حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے
 ہیں کہ میرے اوپر جمعہ کے دن کثرت سے درود بھیجا کرو اس لیے کہ یہ
 ایسا مبارک دن ہے کہ ملائکہ اس دن حاضر ہوتے ہیں اور جب کوئی شخص
 مجھ پر درود بھیجتا ہے تو وہ درود اس کے فارغ ہوتے ہی مجھ پر پیش کیا
 جاتا ہے۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ کے انتقال کے بعد بھی حضور
 نے ارشاد فرمایا ہاں انتقال کے بعد بھی۔ اللہ تعالیٰ جل شانہ نے زمین پر یہ
 بات حرام کر دی ہے کہ انبیاء کے بدنوں کو کھائے۔ پس اللہ کا نبی زندہ ہوتا ہے
 اور رزق دیا جاتا ہے۔

(ابن ماجہ)

حضرت انس کی حدیث الانبیاء احياء فی قبورہم یصلون الانبیاء اپنی قبروں میں
 زندہ ہیں اور نماز پڑھتے ہیں (کو بنیاد بنا کر حضرت امام مسلم اور حضرت امام بیہقی نے اپنے تحقیقی
 مقالوں میں پندرہ انداز میں تحریر کیا ہے کہ زمین میں یہ طاقت ہی نہیں ہے کہ وہ انبیاء کے
 جسموں کو کھاسکے۔

جمعہ کے دن درود پڑھنے میں اللہ تعالیٰ اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خوشنودی ہے
 حافظ ابن قیم نے بلوغ المسرات میں یہ لکھا ہے کہ جمعہ کے دن درود شریف کی زیادہ
 فضیلت کی وجہ یہ ہے کہ جمعہ کا دن سب دنوں کا سردار ہے اور نبی اکرم ص کی ذات

اطہر ساری مخلوق کی سردار ہے۔ جمعہ کے دن کو حضورؐ کی ذات سے جیسی خصوصیت ہے وہ اور کسی دن کو نصیب نہیں ہے۔

علامہ سخاوی نے حضرت اوسؓ کا ایک قول نقل کیا ہے۔ حضورؐ کا ارشاد ہے کہ میری امت کے لیے جمعہ کا دن افضل ترین ہے۔ یہی دن تھا جس دن ولادت حضرت آدمؑ ہوئی اور یہی دن تھا جس دن ان کی وفات ہوئی۔ اس دن نغمہ پہلا صور اور اسی دن صغفہ (دوسرا صور) ہوگا۔ ابتدا اور اتمام دنیا اسی دن یعنی جمعۃ المبارک کو ہوئی اور ہوگی۔

حضرت ابو امامہؓ کی ایک روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جمعہ کے دن مجھ پر کثرت سے درود بھیجا کرو اس لیے کہ ہر جمعہ کو میری امت کا

درود مجھے پیش کیا جاتا ہے اور جو شخص مجھ پر سب سے زیادہ درود پڑھے گا وہ قیامت کے دن میرے قریب تر ہوگا۔

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی حدیث بھی نقل کی جا رہی ہے کہ فرمایا رسول قبول صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ میرے اوپر روشن رات (جمعہ کی رات) اور روشن دن جمعہ کا دن کثرت سے درود بھیجا کرو اس لیے تمہارا درود مجھے پیش کیا جاتا ہے اور تمہارے لیے دعا اور استغفار کرتا ہوں۔ حضرت ابو سعودؓ نے حضورؐ کا ایک قول نقل کیا ہے: حضورؐ نے فرمایا کہ جمعہ کے دن مجھ پر کثرت سے درود بھیجو اس لیے جمعہ کا درود مجھے فوراً پیش کیا جاتا ہے۔

کنز العمال میں لکھا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے جمعہ کے دن مجھ پر درود بھیجا وہ قیامت کے دن اس حال میں آئے گا کہ اس کے سینا عظیم الشان ہوگا اور اگر اس نور کو تمام مخلوق کے درمیان تقسیم کر دیا جائے تو انہی کفایت دی جائے گی۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے: فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جس نے جمعہ کے دن مجھ پر سو بار درود بھیجا تو اس کے ایک سال کے برابر گناہ معاف کر دیے جائیں گے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جمعرات کے دن اللہ تعالیٰ آسمانوں سے فرشتے روانہ کرتا ہے ان کے پاس سونے کے قلم اور چاندی کے کاغذ ہوتے ہیں جو حضور پر جمعرات کے دن اور جمعہ کی رات کو درود بھیجتے ہیں اس کو وہ لکھ لیتے ہیں۔

اسی ضمن میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ایک روایت ہے :-

حدیث نمبر ۹

عَنْ ابْنِ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
الصَّلَاةُ عَلَى نُوْرٍ عَلَى الصِّرَاطِ وَمَنْ صَلَّى عَلَيَّ يَوْمَ الْجُمُعَةِ
ثَانِينَ مَرَّةً عَفِرْتُ لَهُ ذُنُوبَ ثَمَانِينَ عَامًا

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ مجھ پر درود پڑھنا پل صراط پر گزرنے کے وقت نور

ہے اور جو شخص جمعہ کے دن اسٹی مرتبہ مجھ پر درود بھیجے اس کے انسی سال کے گناہ معاف کر دیے جائیں گے۔ (ذکرہ السنخاوی)

ایک اور حدیث پاک میں آیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے غصہ کو سوائے صدقہ کے کوئی چیز ٹھنڈا نہیں کرتی، لیکن اگر صدقہ دینے کی طاقت نہ ہو تو کیا کرنا چاہیے۔ اس ضمن میں حضرت ابو سعید الخدری کی ایک روایت نقل کی جا رہی ہے :

حدیث نمبر ۱

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخَدْرِيِّ عَنِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 أَنَّهُ قَالَ أَيُّكُمْ أَهْلٌ مُسْلِمٌ لَمْ يَكُنْ عِنْدَهُ صَدَقَةٌ فَلْيَقُلْ فِي
 دَعَائِهِمُ اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُولِكَ وَصَلِّ عَلَى
 الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِينَ وَالْمُسْلِمَاتِ فَإِنَّهَا
 زَكَاةٌ وَقَالَ لَا يَشْبَعُ الْمَوْءُؤْمِنُ مِنْ خَيْرٍ أَحْتَى يَكُونَ مِنْهَا الْجَنَّةُ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہما حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد
 نقل کرتے ہیں کہ جس کے پاس صدقہ کرنے کو کچھ نہ ہو وہ یوں دعا مانگا
 کرے اللہم صلّ سے اخیر تک اسے اللہ درود بھیج حضرت محمد صلی اللہ
 علیہ وسلم پر جو تیرے بندے ہیں اور تیرے رسول ہیں اور رحمت بھیج
 مومن مرد اور مومن عورتوں پر اور مسلمان مرد اور مسلمان عورتوں پر پس یہ دعا
 اس کے لیے زکوٰۃ یعنی صدقہ ہونے کے قائم مقام ہے اور مومن کا پیٹ
 کسی خیر سے کبھی نہیں بھرتا یہاں تک کہ وہ جنت میں پہنچ جائے۔ (بخاری)

حافظ ابن جان نے اسی رستے کا اظہار کیا ہے کہ صدقہ نہ ہونے کی صورت میں
 درود بھیجنا صدقہ کی جگہ لیتا ہے۔ یہاں ایک سوال پیدا ہوتا ہے کہ صدقہ افضل ہے
 یا حضور پر نور پر درود بھیجنا۔ صدقہ کا فرض تو صرف اور صرف بندے پر عائد ہوتا ہے
 اور درود شریف نہ صرف بندے پر فرض ہے بلکہ اس پر اللہ تعالیٰ اور اس کے ملائکہ
 بھی عمل کرتے ہیں۔ سبحان اللہ! غریبوں کے لیے کیسا عمدہ انتظام ہے۔

الخدریؓ کی روایت کے آخر میں مومن کا پیٹ نہیں بھرتا آیا ہے۔ اس کا مطلب
 کچھ یوں ہوا کہ ایک مومن کا ل کا پیٹ نیکیاں کمانے سے نہیں بھرتا۔ اس کی ہمیشہ جستجو
 ہوتی ہے کہ وہ نیکیوں کی تگ و دو میں مصروف رہے۔

حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ایک حدیث سے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک ارشاد نقل کیا گیا ہے کہ جو مجھ پر درود بھیجے گا میں اس کا سفارش بنوں گا۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے کسی نے استفسار کیا کہ یا رسول اللہ! میں سچا مومن کب بنوں گا۔ ارشاد ہوا جب تو اللہ رب العزت کو محبوب رکھے گا۔ دریافت کیا گیا کہ اللہ کو کیسے محبوب رکھوں؟ ارشاد ہوا جب تو اس کے رسول کو محبوب رکھے گا۔ پوچھا کہ رسول کو کیسے محبوب رکھوں۔ ارشاد ہوا جب تو ان کی سنت پر عمل کرے، ان کے دکھائے ہوئے راستے پر چلے۔ اس میں ایمان نہیں جس میں میسری محبت نہیں۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد کہ درود بھیجو اس کا عمل پہلو ہے۔

حضرت اُبی بن کعبؓ کی ایک روایت ہے :

حدیث نمبر ۱۱

عَنْ أَبِي بِنِ كَعْبٍ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي أَكْثَرُ الصَّلَاةِ عَلَيْكَ فَلَمْ أَجْعَلْ لَكَ مِنْ صَلَاتِي فَقَالَ مَا شِئْتَ قُلْتُ الرَّبِيعُ قَالَ مَا شِئْتَ فَإِنْ زِدْتَ فَهُوَ خَيْرٌ لَكَ قُلْتُ النِّصْفُ قَالَ مَا شِئْتَ فَإِنْ زِدْتَ فَهُوَ خَيْرٌ لَكَ قُلْتُ فَالثَّلَاثِينَ قَالَ مَا شِئْتَ فَإِنْ زِدْتَ فَهُوَ خَيْرٌ لَكَ قُلْتُ أَجْعَلْ لَكَ صَلَاتِي كُلَّهَا قَالَ إِذَا لَمْ تَكُنْ هُنَاكَ وَكَفَرُوا لَكَ ذَنْبُكَ

حضرت اُبی بن کعبؓ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! میں آپ پر درود کثرت سے بھیجنا چاہتا ہوں تو اس کی مقدار اپنے اوقات دعا میں کتنی

مقرر کروں۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جتنا تیرا جی چاہے۔
 میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! ایک چوتھائی حضور نے فرمایا تجھے اختیار
 ہے اور اگر اس پر بڑھا دے تو تیرے لیے بہتر ہے۔ تو میں نے عرض
 کیا کہ نصف کر دوں حضور نے فرمایا تجھے اختیار ہے اور اگر بڑھا دے
 تو تیرے لیے زیادہ بہتر ہے۔ میں نے عرض کیا دو تہائی کر دوں۔ حضور
 نے فرمایا تجھے اختیار ہے اور اگر اس سے بڑھا دے تو تیرے لیے
 زیادہ بہتر ہے۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ پھر میں اپنے سارے وقت
 کو آپ پر درود کے لیے مقرر کرتا ہوں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے
 فرمایا تو اس صورت میں تیرے سارے فکروں کی کفایت کی جائے گی اور
 تیرے گناہ بھی معاف کر دیے جائیں گے۔ (ترمذی)

اس ضمن میں کئی روایتیں ہیں جس میں مشکوٰۃ اور امام احمد کی روایت جس کا
 علامہ سخاوی نے ذکر فرمایا ہے پیش پیش ہیں۔

نادا السعیدی طبرانی سے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کیا گیا ہے
 کہ جو شخص مجھے درود بھیجے کتاب میں (یعنی لکھے) فرشتے ہمیشہ اس پر درود بھیجتے
 رہیں گے جب تک کہ میل نام اس کتاب میں رہے گا۔

علامہ شہاب خفاجی نے شرح شریف میں لکھا ہے اگر کوئی کثرت سے درود نہیں
 پڑھ سکتا تو اسے ۳۱۳ مرتبہ درود پڑھنا چاہیے یہی کثرت درود سمجھا جائے گا۔
 مواہب لدنیہ میں تفسیر قشیری سے یہ نقل کیا گیا ہے کہ قیامت کے دن اگر
 کسی مومن کی نیکیوں میں کمی ہو جائے تو سرور کائنات ایک پرچہ سرانگشت کے برابر
 نکال کر میزان میں رکھ دیں گے جس سے نیکیوں کا پتہ بھاری ہو جائے گا۔ مومن
 کے گامیرے ماں باپ آپ پر قربان آپ کون ہیں، آپ کی صورت اور سیرت
 کیسی اچھی ہے۔ آپ فرمائیں گے میں تیرا نبی ہوں اور جو درود شریف تو نے مجھ پر پڑھا

کرتا تھا۔ میں نے تیری حاجت کے وقت اس کو پورا کر دیا۔

فرمانِ رسولؐ ہے کہ جو شخص مجھ پر درود بھیجتا ہے اس پر اللہ کے فرشتے درود بھیجتے ہیں اور جس پر اللہ کے فرشتے درود بھیجتے ہیں اس پر خود اللہ تعالیٰ درود بھیجتا ہے اور جس پر اللہ تعالیٰ درود بھیجتا ہے اس کے لیے ساتوں زمینوں اور آسمانوں کی ہر چیز چوند پرند شجر و حجر دعا کرتے ہیں۔

حضرت ابو بکر صدیقؓ نے فرمایا کہ درود گناہوں سے پاک کرنے والا ہے جیسے آگ کو ٹھنڈا پانی بجھا دیتا ہے اور حضورؐ پر سلام ایک غلام آزاد کرنے سے زیادہ افضل ہے۔

رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ کوئی ایسی دعا نہیں ہے کہ اس میں اور اللہ کے بیچ میں پردہ نہ ہو۔ مگر جب کوئی شخص مجھ پر درود بھیجتا ہے تو اس درود کی برکت سے وہ پردہ پھٹ جاتا ہے اور دعا درود کے ہمراہ بارگاہِ الٰہی میں شرف قبولیت کو پہنچتی ہے اور اگر کوئی شخص دعا کے ساتھ مجھ پر درود نہیں بھیجتا تو اس کی دعا لوٹ آتی ہے۔

ایک اور روایت ہے کہ رسول اللہ نے ارشاد فرمایا کہ جس پر کوئی مصیبت آئے یا کوئی حاجت ہو، اس کو چاہیے کہ کثرت سے مجھ پر درود بھیجے کیونکہ زیادہ درود رنج و غم کو دور کرتا ہے اور رزق زیادہ کرتا ہے۔ اسی ضمن میں حضرت ابوسلمان فرماتے ہیں کہ جو کوئی چاہے کہ اس کی حاجتیں پوری ہوں تو دعائیں زیادہ سے زیادہ درود شریف حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر پڑھے۔ دعا حاجت مانگنے سے پہلے درود پڑھے اور آخر میں درود پڑھے۔ اللہ تعالیٰ درود کو فوراً قبول کرتا ہے اور جب اول و آخر میں درود ہو جس کو رب العزت قبول فرمائے گا تو بیچ کا حصہ یعنی حاجت کی دعا ضرور قبول ہوگی۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم ایک مرتبہ فضائل

سج اور جہاد بیان فرما رہے تھے۔ انھوں نے فرمایا ایک جہاد کا ثواب ۴۰ حج کے برابر ہے جو لوگ بوجہ معذوری جہاد کرنے سے قاصر تھے بہت پریشان اور شکستہ دل ہوئے۔ حضور نے ان کو تسلی دی اور فرمایا کہ درود کا بھی ثواب جہاد کے برابر ہے بشرطیکہ وہ بندہ جہاد کرنے سے قاصر ہو۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب دو مسلمان مصافحہ کرتے وقت درود پڑھتے ہیں غفور رحیم رب العزت ان کے گناہ معاف فرما دیتے ہیں۔ شرح ایضاً علوم دین میں روایت ہے کہ کثرت سے حضور پر درود بھیجنا فاقہ افلاس اور غربت کو دور کرتا ہے۔ اس ضمن میں ایک اور حدیث ہے جو کوئی کثرت سے درود پڑھتا ہے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس کے کاروبار کے متولی اور کیل ہوں گے۔

حضرت امام فخر الدین رازی نے فرمایا ہے استغفار اور درود میں درود کو بہتر سمجھو۔ تم درود پڑھو اور استغفار کا کام حضور پر چھوڑو۔ درود شریف تو فعل الہی ہے اس کے قبول نہ ہونے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ استغفار ایک درخواست ہے جس کے قبول ہونے یا نہ ہونے کا یقین نہیں۔ استغفار میں خلوص وغیرہ شامل ہیں اگر کوتاہی ہو تو اس کے قبول ہونے کی کوئی گارنٹی نہیں۔ یہ بات بھی موجود ہے کہ حضور پر فوراً اپنی اُمت کے لیے ہمیشہ استغفار فرماتے ہیں۔

حضور سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ میرے اوپر زیادہ سے زیادہ درود بھیجو اس لیے کہ وہ موجبِ پاکی ہے (ابوالعلیٰ موصلی)۔ اس لیے درود انسان اور اس کی روح دونوں کو پاک کر دیتا ہے یعنی نسخہ پاکیزگی ہے اس لیے جب قبر میں سب سے پہلا سوال روح سے ہے اور اگر روح پاک ہو تو اللہ تعالیٰ کا رحم و کرم ہوتا ہے۔

احادیث میں یہ بھی آیا ہے کہ جس کے دل میں محبت نہیں ایمان نہیں محبت

پیدا کرنے کا اکسیر نسخہ درود شریف ہے درود شریف سے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت پیدا ہوتی ہے۔
ارشاد رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہے:

حدیث نمبر ۱۲

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَوْلَى النَّاسِ
بِي أَكْثَرُهُمْ عَلَى صَلَاةٍ.

فرمایا حضور رسول اللہ علیہ وسلم نے کہ سب سے اچھا آدمی میرے نزدیک وہ ہے جو سب سے زیادہ درود بھیجتا ہے۔

جس وقت درود شریف پڑھیں تو پاکی بدن و دہن ضروری ہے۔ نہایت ادب و احترام سے اپنے آپ کو حضور پر نور کے سامنے حاضر خدمت سمجھیں گویا کہ حضور بحالت حیات آپ کے سامنے موجود ہیں اور ان کی زیارت کا شرف نصیب ہو رہا ہے اور آپ کا کلام وہ سن رہے ہیں۔

قرآن مجید میں صاف طور سے لکھا ہے کہ منافقوں کی کوشش ہے کہ اللہ تعالیٰ کو وہ دھوکے میں رکھیں حالانکہ وہ خود دھوکا کھا رہے ہیں۔ نماز کے لیے جو لوگ سستی اور بیدلی سے کھڑے ہوتے ہیں وہی حال ان کا درود شریف پڑھنے میں ہے۔

درود پڑھنے میں غلامی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا اقرار ضروری ہے۔ اگر اس سے کوئی منکر ہو تو درود شریف پڑھنا بیکاری کا مشغلہ ہے۔ تاریخ نبوتہ میں شیخ عبدالحق صاحب فرماتے ہیں:۔ درود استمداد اور توسل ہے اور جو استمداد اور توسل حضور سے انکار کرے تو اس کو درود پڑھنے سے کوئی فائدہ نہیں۔

مختصراً صلواتنا حضرت پر انوار اور برکات کا سرچشمہ ہے اور سعادت، خیر اور برکت کے سب دروازوں کی چابی ہے۔

عارف باللہ تاج الدین بن عطاء اللہ اسکندری نے اپنی کتاب تاج العروس میں لکھا ہے کہ جو شخص موت کے قریب ہو اور وفات کی تلافی کرنا چاہے تو اس کو چاہیے کہ اذکار جامع کا ذکر کرے۔

اسی طرح جس شخص نے ہمانوں اور روزوں میں کوتاہی کی ہے اسے چاہیے کہ وہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے میں مشغول رہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اس پر ایک بار صلوٰۃ بھیج دی تو اس کی تمام عمر کی عبادات سے بڑتر ہے اور وہ اپنی ربوبیت کے اعتبار سے بھیجتا ہے یہ اسی صورت میں ہے جبکہ ایک صلوٰۃ ہو تو اس کی کیا کیفیت ہوگی جب کہ وہ ایک کے بدلے دس صلوٰۃ بھیجے جیسا کہ حدیث میں آیا ہے۔ وہ کس قدر عمدہ زندگی ہوگی جبکہ وہ اسے اللہ کے ذکر یا رسول پر صلوٰۃ بھیجنے میں صرف کرے دلائل الخیرات جو سب سے بہتر اور سب سے بڑا مجموعہ درود ہے اس کے مولف حضرت امام محمد بن سلیمان الجزولی ہیں اس کی تالیف کے کچھ عجیب اسباب ہیں حضرت امام محمدؒ پر نماز کا وقت آگیا۔ وہ وضو کرنے کے لیے اٹھے۔ انھیں ایسی کوئی چیز نہ ملی جس سے وہ کنوئیں سے پانی نکالیں اسی اثنا میں انھوں نے ایک لڑکی کو اونچی جگہ کھڑے دیکھا۔ اس نے پوچھا تم کون ہو؟ آپ نے اپنا تعارف کرایا تو اس نے کہا آپ تو ایک بال تعریف مشہور فرد ہیں۔ وہ یہی سوچ رہے تھے کہ کنوئیں سے پانی کیسے نکالوں؟ تو اس لڑکی نے اوپر سے کنوئیں میں تھوکا۔ کنوئیں کا پانی ابل پڑا اور باہر بہنے لگا۔ امام مذکور نے وضو سے فارغ ہونے کے بعد کہا کہ میں تجھ کو قسم دیتا ہوں بتاؤ تم نے یہ مزید کیسے پایا۔ اس نے کہا، اس ذات اقدس پر کثرت صلوٰۃ سے کہ اگر وہ چٹیل میدان میں چلے تو درندے آپ کے دامن فیض سے برکت حاصل کریں۔ اس واقعہ کا امام مذکور پر اتنا اثر ہوا کہ انھوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود شریف بھیجنے کے لیے کتاب تالیف کرنے کی قسم کھائی :-

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ
إِنِّي كُنْتُ مِنَ الظَّالِمِينَ

وَقُلِّبَتْ أَخْفَرُ وَارِدًا
أَنْتَ خَيْرُ الْبَرِّهِمِينَ

اے محمد! کہو میرے رب! دگر فرما اور دم کرا اور تو سب رحیموں سے اچھا رحیم ہے

درود شریف نہ پڑھنے کی وعید

زاد السعید میں حضرت تھانویؒ نے تحریر فرمایا ہے کہ جس طرح حدیث شریف کی تصریح سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ ایک بار درود بھیجنے سے دس جہنمیں نازل ہوتی ہیں۔ اسی طرح قرآن مجید میں یہ واضح ارشادات موجود ہیں کہ جو کوئی حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں گستاخی کرے گا اس پر دس لعنتوں کا نزول ہوگا جو شخص درود نہیں پڑھتا وہ احکام الہی کی نافرمانی اور حضور کی گستاخی کرتا ہے۔ اس کا مطلب یہ ہوا کہ جو شخص درود سے منکر ہو یا دکھاؤ کے لیے درود پڑھتا ہے وہ گستاخی کا موجب ہوتا ہے۔

ولید بن مغیراہل قریش کا ایک رکن تھا جو ہر وقت حضور اکرم کی گستاخی کرتا اور آپ کو مجنون پکارتا۔ اللہ رب العزت نے اس کے لیے خاص طور پر دس لعنتیں نازل فرمائیں۔ جو حلاف (بہت قسمیں کھلنے والا) ہیں (بے وقعت) ہماز (طعنہ دینے والا) مشابہ بنیم (جھیل خور) معتد (حد سے بڑھنے والا) متاع للیجر (اچھی باتوں سے روکنے والا) ائیم دگنہ کار (عقل (درشت خو) زنیم (حرام زادہ) کذب الایت (آینوں کو جھٹکانے والا) ہیں۔ ولید بن مغیر نے جب یہ سنا تو وہ بیدھا اپنی ماں کے پاس گیا اور کہا کہ ان دس کلمات میں سے نو تو میرے اوپر لاگو ہوتے ہیں لیکن زنیم کے متعلق تو تو ہی مجھ کو بتلا سکتی ہے۔ مجھ سے سیح بوبورنہ میں تجھے مار ڈالوں گا۔ ماں نے اس بات کا اعتراف کر لیا کہ تو ایک چرواہے کی اولاد ہے کیونکہ تیرا باپ نامرد تھا۔

یہ کلمات جن کا ذکر مولانا تھانوی نے کیا وہ سب کی سب سورۃ ن کی
دس پندرہ آیات پر موجود ہیں۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَلَا تَطْعُ كُلَّ حَلَاةٍ مَّهِينٍ ۝ هَتَّارٍ مَّشَاءٍ ۝
بِنَمِيمٍ ۝ مِّنَّا لِلْخَيْرِ مُعْتَدٍ أَشِيرٍ ۝ عَمَلٍ لِّعَدُوِّ
ذَلِكَ زَنِيءٍ ۝ إِنَّكَ كَانَتْ ذَا مَالٍ وَبَنِينَ ۝
إِذَا تَشَلَّىٰ عَلَيْهِ آيَتُنَا قَالَ أَسَاطِيرُ الْأَوَّلِينَ ۝
« الْقُرْآن »

اور آپ کسی ایسے شخص کا کہنا نہ مایں جو بہت قسب کھانے والا
ہو، بے وقعت ہو، طعنہ دینے والا ہو، چغلیاں لگانا پھرتا ہو، نیک
کام سے روکنے والا ہو، گناہ کرنے والا ہو، حد سے گزرنے والا ہو،
سخت مزاج ہو، اس کے علاوہ حرام زادہ ہو، اس سبب کہ وہ مال و اولاد
والا ہے۔ جب ہماری آیتیں اس کے سامنے پڑھ کر سنائی جاتی ہیں
تو وہ کہتا ہے کہ یہ بے سند باتیں ہیں جو انکوں سے منقول چلی آتی
ہیں (بیان القرآن)

حضرت کعب بن عجرہ کی ایک حدیث ہے جس میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی
حضرت جبرائیل سے گفتگو ہوئی تھی حضرت جبرائیل آپ کو پیغام دے رہے تھے،
اور حضور ان کے جواب میں آمین فرما رہے تھے۔ اسی طرح کئی احادیث موجود ہیں
جن میں روایات مالک بن جویرت، حضرت انس، حضرت جابرؓ اور حضرت عمارؓ
بن یاسر خاص طور سے قابل ذکر ہیں:

حدیث نمبر ۱۳

عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحْضِرُوا السُّبْرَ وَالْمَضْرُوفَ فَلَمَّا
 ارْتَفَعَتِ دَرَجَةٌ قَالَ آمِينَ ثُمَّ ارْتَفَعَتِ الثَّانِيَةَ
 فَقَالَ آمِينَ ثُمَّ ارْتَفَعَتِ الثَّلَاثَةَ فَقَالَ آمِينَ
 فَلَمَّا نَزَلَ فَلَمَّا نَزَلَ رَسُولُ اللَّهِ قَدْ سَمِعْنَا مِنْكَ الْيَوْمَ
 شَيْئًا مَا كُنَّا نَسْمَعُهُ فَقَالَ إِنَّ جِبْرِيلَ عَرَضَ لِي
 فَقَالَ لُبِّدْ مِنْ أَدْرِكَ رَمَضَانَ فَلَمْ يُعْفِرْ لَهُ مَا قُلْتُ
 آمِينَ فَلَمَّا رَقِيتِ الثَّانِيَةَ قَالَ بَعْدَ مِنْ ذَكَرْتِ
 عِنْدَهُ فَلَمْ يُجِبْ عَلَيْكَ فَقُلْتُ آمِينَ فَلَمَّا
 رَقِيتِ الثَّلَاثَةَ قَالَ بَعْدَ مِنْ أَدْرِكَ
 أَبُو يَسَّافٍ الْكَبِيرُ عِنْدَهُ أَوْ أَحَدُهُمَا فَلَمْ يُفْخِرْ لَهُ
 الْحِجْنَةَ قُلْتُ آمِينَ -

حضرت کعب بن عجرہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
 نے ارشاد فرمایا کہ منبر کے قریب ہو جاؤ۔ ہم لوگ حاضر ہو گئے جب
 حضور نے منبر کے پہلے درجہ پر قدم مبارک رکھا تو فرمایا آمین جب دوسرے
 پر قدم رکھا تو پھر فرمایا آمین جب تیسرے پر قدم رکھا تو پھر فرمایا آمین

جب آپ خطبہ سے فارغ ہو کر نیچے اترے تو ہم نے عرض کیا کہ ہم نے آج آپ سے (منبر پر چڑھتے ہوئے) ایسی بات سنی جو پہلے کبھی نہیں سنی۔ آپ نے ارشاد فرمایا کہ اس وقت جبریل علیہ السلام میرے سامنے آئے (جب پہلے درجہ پر میں نے قدم رکھا تو) انھوں نے کہا ہلاک ہو جو وہ شخص جس نے رمضان کا مبارک مہینہ پایا پھر بھی اس کی مغفرت نہ ہوئی۔ میں نے کہا آمین۔ پھر جب میں دوسرے درجہ پر چڑھا تو انھوں نے کہا ہلاک ہو جو وہ شخص جس کے سامنے میرا ذکر مبارک ہو اور وہ درود نہ بھیجے میں نے کہا آمین۔ جب میں تیسرے درجہ پر چڑھا تو انھوں نے کہا ہلاک ہو وہ شخص جس کے سامنے اس کے والدین یا ان میں سے کوئی ایک بڑھاپے کو پاویں اور وہ اس کو جنت میں داخل نہ کر لیں۔ میں نے کہا آمین۔ (بخاری)

حضرت جابرؓ نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ قول نقل کیا ہے کہ اگر کسی کے سامنے میرا ذکر کیا جائے اور وہ مجھ پر درود نہ بھیجے تو وہ بد بخت ہے۔ اسی میں حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی یہ روایت موجود ہے :

حدیث نمبر ۱۱

عَنْ عَلِيٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

قَالَ الْبَخِيلُ مَنْ ذَكَرْتُ عِنْدَهُ فَلَمْ يُصَلِّ عَلَيَّ

حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد نقل کیا گیا ہے کہ بخیل ہے وہ شخص جس کے سامنے میرا ذکر کیا جائے اور وہ مجھ پر درود نہ بھیجے۔ (ترمذی)

اسی طرح کی روایتیں حضرت امام حسنؓ، حضرت ابو ہریرہؓ اور حضرت ابو ذر غفاریؓ

سے منسوب ہیں۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی ایک روایت ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہلاکت ہے اس شخص کے لیے جو مجھے قیامت میں نہ دیکھے۔ حضرت عائشہ نے دریافت فرمایا کہ وہ شخص کون ہے جو آپ کی زیارت سے محروم رہے۔ حضور نے فرمایا بجیل۔ حضرت عائشہ نے دریافت فرمایا بجیل کون ہے حضور نے فرمایا جو میرا نام سُننے اور درود نہ بھیجے۔

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ جو قوم کسی مجلس میں بیٹھتی ہے اور اللہ کے ذکر اور درود نبیؐ کے بغیر اختتام پذیر ہوتی ہے تو ان کو حسرت رہے گی۔ حضرت ابو امامہؓ سے بھی اسی قسم کی روایت منسوب ہے۔ حضرت ابو سعید خدریؓ نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد نقل کیا ہے کہ جو لوگ کسی مجلس میں بیٹھیں اور بغیر حمد و ثنا اور درود کے مجلس برخاست کر دیں تو ان کو ہمیشہ حسرت رہے گی گو وہ اپنے دوسرے اعمال کی وجہ سے جنت میں داخل ہو جائیں تب بھی ان کو درود شریف کا ثواب دیکھ کر ایک حسرت رہ جائے گی کہ انہوں نے مجلس بغیر حمد و ثنا اور درود شریف کے کیوں ختم کی۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک ارشاد نقل کیا ہے کہ جب کسی مجلس سے بغیر حمد و ثنا باری تعالیٰ اور حضور پر درود کے بغیر اٹھ کھڑے ہوں تو ایسا ہے جیسے کسی سڑے ہوئے جانور پر سے اٹھیں یعنی ایسی گندگی محسوس ہوگی جیسے کسی سڑے ہوئے جانور کے پاس بیٹھ کر دماغ سڑ جاتا ہے۔ یہ موضوع پر حضرت ابو ہریرہؓ نے ایک حدیث بیان فرمائی ہے :

حدیث نمبر ۱۵

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

قَالَ مَا جَلَسَ قَوْمٌ مَجْلِسًا لَمْ يَذْكُرُوا اللَّهَ تَعَالَى فِيهِ
وَلَمْ يُصَلُّوا عَلَيَّ نَبِيِّهِمْ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
إِلَّا كَانَ عَلَيْهِمْ مِنْ اللَّهِ تَرْكَاتٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَإِنْ
شَاءَ عَذَّبَهُمْ وَإِنْ شَاءَ عَفَرَ لَهُمْ -

حضرت ابو ہریرہ رضی عنہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے
ہیں، جو قوم کسی مجلس میں بیٹھے اور اس مجلس میں اللہ کا ذکر اور اس کے
نبی پر درود نہ ہو تو یہ مجلس ان پر قیامت کے دن ایک وبال ہوگی پھر
اللہ کو اختیار ہے کہ ان کو معاف کر دے یا عذاب دے۔ (اممہ داد)
حضرت جابر رضی عنہ کا ایک قول پہلے باب میں نقل کیا گیا ہے کہ حضور نے فرمایا
کہ مجھے سوار کے پیالہ کی طرح نہ بناؤ یعنی پہلے حمد و ثنا پھر درود اور پھر دعا پڑھو۔
اسی ضمن میں ایک اور حدیث کا حوالہ دیا جا رہا ہے۔

حدیث نمبر ۱۶

عَنْ فَضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ قَالَ بَيْنَمَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَاعِدٌ إِذْ دَخَلَ رَجُلٌ فَصَلَّى فَقَالَ اللَّهُمَّ
اغْفِرْ لِي وَارْحَمْنِي فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
عَمِلْتَ بِهَا الْمُصَلِّيَ فَإِذَا صَلَّيْتَ فَقَعَدْتَ فَأَحْمَدُ اللَّهَ
بِأَهْوَاهُ لَهُ وَصَلَّى عَلَيَّ شَرَّادِعَةٍ قَالَ ثُمَّ صَلَّى رَجُلٌ
آخَرَ بَعْدَ ذَلِكَ فَحَمِدَ اللَّهَ وَصَلَّى عَلَيَّ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَلَّمَنِي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّهَا
الْمُهَلَّبِيُّ ادْعُ حُبَّ -

حضرت فضالہ فرماتے ہیں، ایک مرتبہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم
تشریف فرماتے تھے ایک صاحب داخل ہوئے اور نماز پڑھی پھر اللہم اغفر لی
دارحمنی کے ساتھ دعا کی حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا
اوستازی جلدی کر دی جب تو نماز پڑھے تو اول تو اللہ جل شانہ کی حمد
کر، جیسا کہ اس کی شان کے مناسب ہے پھر مجھ پر درود پڑھ پھر دعا
مانگ حضرت فضالہ کہتے ہیں، پھر ایک اور صاحب آئے انھوں نے
پہلے اللہ کی حمد کی اور حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجا حضور نے
ان صاحب سے ارشاد فرمایا اے نمازی اب دعا کرتیری دعا قبول کی
جائے گی۔ (مشکوٰۃ)

حضرت علی کرم وجہہ سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد نقل کیا گیا ہے
کہ تمہارا مجھ پر درود بھیجنا تمہاری دعاؤں کی حفاظت کرنے والا ہے تمہارے رب
کی رضا کا سبب ہے۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ دعا زمین اور آسمان کے درمیان معلق
رہتی ہے اور اوپر نہیں چڑھتی جب تک کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر درود نہ بھیجا
جاتے حضرت عبد اللہ بن لیسیر سے یہ ارشاد نقل کیا گیا ہے کہ دعائیں ساری کی ساری
رکھی رہتی ہیں جب تک کہ اس کی ابتدا اللہ تعالیٰ کے حمد و ثناء سے نہ کی جائے
ان دونوں کے بعد دعا کی جائے تو قبولیت ہوتی ہے۔

مختصراً اگر ان احادیث کو جمع کیا جائے تو درود نہ پڑھنے والے کے لیے ہلاکت کا بددعا

ہے، شقاوت حاصل ہونے کی خبر ہے، جنت کا راستہ ٹھوکنے اور جہنم میں داخل ہونے کا ثرہ ہے۔ وہ شخص ظالم، بد نعت و بخیل ہے، اس کا دین سالم نہیں اور اس کو آخرت میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرہ انور مطہرہ کا دیدار نصیب نہ ہوگا۔ ان مجالس میں بغیر حمد و ثنا اور درود کے ختم ہو جاتی ہیں ان کی وعیدوں کا ذکر تو ہو ہی چکا ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلٰی
 اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُولِكَ
 النَّبِيِّ بَعْدَ دَانَفَاسِ الْخَلَائِقِ صَلَوَةً
 دَائِمَةً بِدَوَامِ خَلْقِ اللّٰهِ۔

دَعْوَةُ الصَّلَاةِ

موذن کی ندا (اذان) وہ دل پذیر دعوت الصلوة ہے جو بندہ کے جگر گوشوں میں سما جاتی ہے اور دل میں عبادتِ معبود، اتباعِ سنت اور محبتِ رسول کا ہیجان پیدا کرتی ہے۔ بندہ سب کام چھوڑ کر اس ندا پر دھیان دیتا ہے اور اس کے بعد ہی پنجگانہ کے ایک رکن مصروف ہو جاتا ہے۔ وہ اللہ تعالیٰ کے نامِ گرامی اور درجہ اکبری سے شروع ہوتی ہے۔ پھر وہ الفاظ جو کلمہ شہادت کا حصہ ہیں کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ ایک ہے اور محمد اس کے رسول ہیں پھر اس کے بعد صلاح اور فلاح کی دعوت ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ کے درجہ اکبری کو دہرایا گیا ہے اور آخر میں یہ عہد کہ اللہ تعالیٰ کے سوا اور کوئی معبود نہیں۔ نماز فجر کی اذان میں حضرت بلال کے ان الفاظ کا اضافہ ہے جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے سجدہ پسند فرمائے یعنی الصَّلَاةُ خَيْرٌ مِنَ النَّوْمِ یہ الفاظ جب کسی سوتے ہوئے بندے کے کانوں پر پڑتے ہیں تو بچل مچا دیتے ہیں اور اس کو اٹھا کر بٹھا دیتے ہیں کہ وہ عبادت کی تیاری کرے۔

اذان اللہ کی طرف، اللہ کے لیے، اللہ کے گھر یعنی مسجد جانے کا بلاوا ہے تاکہ بندہ باجماعت اللہ رب العزت کی یاد میں محو ہو جائے۔ اگر کسی وجہ سے وہ مسجد نہ جاسکے تو اپنے گھر کے کسی گوشہ میں اللہ تعالیٰ کی عبادت کرے۔ یہ وہ پکار ہے جو دل میں اللہ تعالیٰ کی عبادت اور اس کے محبوب کی محبت پیدا کرتی ہے اور بندہ اپنی صلاح

اور فلاح کے لیے اللہ تعالیٰ کے حضور میں سزجود ہو جاتا ہے۔

اذان کے بعد حضور نے دعائی تلقین فرمائی۔ دعائیں تو کافی ہیں یہاں صرف دو پیش کی جا رہی ہیں جو اس موضوع کتاب کو آئینہ دار بنا دیتی ہیں۔ پہلی دعا ترتیب شریف سے ماخوذ ہے :

دعا نمبر ۱

اللَّهُمَّ رَبَّ هَذِهِ الدَّعْوَةِ التَّامَّةِ وَالصَّلَاةِ
الْقَائِمَةِ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآرِضْ عَنَّا رِضَى لَا سَخَطَ
بَعْدَ لَا
دعا نمبر ۱

اللَّهُمَّ رَبَّ هَذِهِ الدَّعْوَةِ التَّامَّةِ وَالصَّلَاةِ
الْقَائِمَةِ اتِّ مُحَمَّدٍ الْوَسِيلَةَ وَالْفَضِيلَةَ
وَابْعَثْهُ مَقَامًا مُمُودًا الَّذِي وَعَدْتَهُ هُ
اسی ضمن عبداللہ بن عمرو بن العاص کی ایک روایت نقل کی جا رہی ہے :

حدیث نمبر ۱

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ عَمْرٍو بْنِ الْعَاصِ أَنَّهُ سَمِعَ
النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِذَا سَمِعْتُمْ
الْمُؤَذِّنَ فَقُولُوا مِثْلَ مَا يَقُولُ ثُمَّ صَلُّوا عَلَيَّ فَإِنَّهُ
مَنْ صَلَّى عَلَيَّ صَلَاةً صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ عَشْرًا ثُمَّ
سَلُوا اللَّهَ لِي الْوَسِيلَةَ فَإِنَّهَا مَنْزِلَةٌ فِي الْحَنَّةِ

لَا تَتَّبِعُنِي إِلَّا لِعَبْدٍ مِنْ عِبَادِ اللَّهِ دَارِ حُبِّوَانِ الْكُونِ
 أَنَا هُوَ فَمَنْ سَأَلَ لِي الْوَسِيلَةَ حَلَّتْ عَلَيْهِ الشَّفَاعَةُ

حضرت عبد اللہ بن عمر و حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے
 ہیں کہ جب تم اذان سنا کرو تو جو الفاظ مؤذن کہے وہی تم کہا کرو۔ اس
 کے بعد مجھ پر درود بھیجا کرو، اس لیے کہ جو شخص مجھ پر ایک دفعہ درود بھیجتا
 ہے اللہ جل شانہ اس پر دس دفعہ درود بھیجتے ہیں۔ پھر اللہ جل شانہ
 سے لیے وسیلہ کی دعا کیا کرو۔ وسیلہ جنت کا ایک درجہ ہے جو صرف
 ایک ہی شخص کو ملے گا اور مجھے امید ہے کہ وہ ایک شخص میں ہی ہوں
 پس جو شخص میرے لیے اللہ سے وسیلہ کی دعا کرے گا اس پر
 میری شفاعت اتر پڑے گی۔ (مسلم)

دعاء ۲: اور حدیث بالا میں لفظ وسیلہ استعمال ہوا ہے حضرت ابو ہریرہ رضی
 کا قول نقل کیا جا رہا ہے کہ حضور اکرم نے فرمایا کہ جب تم مجھ پر درود پڑھا کرو تو میرے
 لیے وسیلہ بھی مانگا کرو۔ کسی صحابی نے دریافت فرمایا، حضور وسیلہ کے کیا معنی
 ہیں؟ حضور نے ارشاد فرمایا وسیلہ جنت کا وہ اعلیٰ درجہ ہے جو صرف ایک شخص کی قسمت
 میں ہے اور مجھے امید ہے کہ اللہ تعالیٰ کے رحم و کرم سے وہ مجھے ہی ملے گا۔ اسی
 واسطے حضور نے تلقین فرمائی ہے کہ ان کے لیے وسیلہ کی بھی دعا کی جائے۔

اذان کی دونوں دعاؤں میں ایک مختلف درود موجود ہے۔

آداب مسجد کے متعلق بھی یہاں کچھ بیان کرنا مناسب ہوگا متعدد حدیثیں
 موجود ہیں۔ ایک حدیث جو حضرت فضالہ رضی اللہ عنہ کی ہے جس کا پچھلے باب میں ذکر آچکا
 ہے۔ دوسری حدیث یہاں پیش کی جا رہی ہے۔

حدیث نمبر ۱۸

عَنْ أَبِي حُمَيْدٍ أَوْ أَبِي أُسَيْدٍ السَّاعِدِيِّ قَالَ
 قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلَ
 أَحَدُكُمْ فِي الْمَسْجِدِ فَلْيَسَلِمْ عَلَيَّ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ لِيَقُلْ اللَّهُمَّ افْتَحْ لِي أَبْوَابَ
 رَحْمَتِكَ وَإِذَا خَرَجَ مِنَ الْمَسْجِدِ فَلْيَسَلِمْ عَلَيَّ
 النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ لِيَقُلْ
 اللَّهُمَّ افْتَحْ لِي أَبْوَابَ فَضْلِكَ ۵

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ جب تم میں سے کوئی شخص
 مسجد میں داخل ہو کرے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر سلام بھیجا
 کرے پھر یوں کہا کرے اللَّهُمَّ افْتَحْ لِي أَبْوَابَ رَحْمَتِكَ
 اے اللہ میرے لئے اپنی رحمت کے دروازے کھول دے اور جب مسجد
 سے نکلا کرے تب بھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر سلام بھیجا کرے
 اور یوں کہا کرے اللَّهُمَّ افْتَحْ لِي أَبْوَابَ فَضْلِكَ۔ اے
 اللہ میرے لئے اپنے فضل (یعنی رزق) کے دروازے کھول دے۔

(ابن جان)

اس بات کو سوچیے کہ دعوت الصلوٰۃ سے ہی اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا اور ان کے محبوب
 پر درود و سلام شروع ہو جاتا ہے کیا یہ اسی آیت المبارک کی نورانی شعاعوں کا فیض
 نہیں ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

اِنَّا اَعْطَيْنَاكَ الْكَوْثَرَ فَصَلِّ لِرَبِّكَ
وَاحْزَرْهُ اِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الْاَبْتَرُ ؕ

ترجمہ - ہم نے تجھ کو دی کوثر۔ سو نماز پڑھ اپنے رب کے آگے اور قربانی
کر۔ بیشک جو بیری سے تیرا، وہی رہا پیچھا کٹا۔ (القرآن)

باب

صَلٰوة الصَّلٰوة

جب آیت مبارکہ کا نزول ہوا تو ایک صحابی حضرت بشیرؓ نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ
وسلم سے عرض کیا، یا رسول اللہ، باری تعالیٰ نے ہمیں درود پڑھنے کا حکم صادر فرمایا۔ سلام کا
تو ہمیں علم ہے، السلام علیک یا نبی رحمتہ اللہ وبرکاتہ صلوة کا طریقہ ہمیں ارشاد فرمائیں
حضور نے سکوت فرمایا یہاں تک کہ حاضرین تمنا کرنے لگے کہ وہ صحابی سوال ہی نہ کرتا۔
کھوڑے رتوقف کے بعد حضور نے ارشاد فرمایا کہ یوں پڑھا کرو۔

درود نمبر ۱

اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ
عَلٰى اٰلِ اِبْرٰهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ
اللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ
عَلٰى اٰلِ اِبْرٰهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ ۝ ۵ ۝

احادیث میں اور بھی درود لکھے گئے ہیں مگر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جو درود قدرے توقف سے ارشاد فرمایا تھا اور جس کو درود ابراہیمی کہتے ہیں وہ مندرجہ بالا پیش کیا گیا ہے۔ اسی کے متعلق ایک اور روایت ہے کہ جب حضور نے سوال کے جواب میں ذرا توقف فرمایا تو اسی وقت حضور پر وحی نازل ہوئی۔ اس سے اس کی اہمیت اتنی بڑھ گئی کہ یہ درود نماز کا حصہ بن گیا۔

نماز کے لیے یہ درود کا انتخاب بڑی اہمیت کا حامل ہے۔ اسی موضوع پر حضرت تھانویؒ نے زاد السعید میں لکھا ہے: "اول یہ کہ دین اسلام اور حضرت ابراہیمؑ کی شریعت میں بڑی مطابقت ہے، نہ صرف اصول میں ہی بلکہ بہت سے فروغ میں بھی۔"

دوسرے یہ کہ شب معراج میں حضرت ابراہیمؑ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا تھا کہ اپنی امت کو ہمارا سلام کیے گا۔ اسی لیے یہ درود نماز میں اور نماز کے علاوہ بھی رائج ہے۔ تیسری وجہ حضرت ابراہیمؑ کی وہ دعا ہے جو انھوں نے حضور کے مبعوث کیے جانے کی بارگاہِ رب العزت میں کی۔

اس درود میں سلام نہیں ہے کیونکہ التَّحِيَّاتُ مِثْلُ السَّلَامِ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ پڑھا جا چکا ہے درود ابراہیمی صلوٰۃ ہے اور دونوں سے درود شریف کی تکمیل ہوتی ہے۔ اسی موضوع کو جاری رکھتے ہوئے حضرت احمد عبد الصمدؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیمؑ ہی وہ نبی ہیں جن کو آگ میں پھینکا گیا اور باری تعالیٰ کے حکم سے آگ ٹھنڈی ہو گئی اور سلامتی والی بن گئی کیا ہر مومن کی یہ تمنا نہیں ہوتی کہ اس کے لیے ہر آگ خواہ نارِ جہنم ہو یا نارِ دوری و مہجوری ٹھنڈی ہو جائے؟ اور اللہ تعالیٰ اس سے نجات دے اسے اپنا دوست اپنا ولی بنائے یا اس کو بخش دے۔ یہ درود نارِ دوزخ سے نجات اور اللہ تعالیٰ کے پاس سلامتی پانے کا بڑا وسیلہ ہے۔ اسی لیے بعض لوگ درود ابراہیمی کے بعد یہ دعا پڑھتے ہیں۔

رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ

حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ

چاہے مندرجہ بالا دعا ختم نماز سے پہلے پڑھیں یا بعد میں یا زبان سے نہ کہیں لیکن اللہ تعالیٰ جل شانہ نے سلام و سلامتی کی دعا پر نماز ختم کرنے کی تعلیم فرمائی ہے یعنی نماز السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللَّهِ ط پر ہی اختتام پذیر ہوتی ہے۔ نماز کے بعد سلام یعنی دُعا دائیں بائیں دونوں جانب کے لوگوں کے لیے عظیم دعا ہے جو لذت سے بھر پور ہے اور نارہنم سے خلاصی کا ایک وسیلہ ہے یہ سب کچھ ہماری توجہ حضرت ابراہیم کی طرف مبذول کرتی ہے جن کی زندگی انعامات الہی سے بھر پور ہے جس کا خصوصی پہلو نار کا گلزار میں تبدیل ہونا ہے۔

ارشاد حضور ہے کہ بسم اللہ الرحمن الرحیم میں ۱۹ حروف ہیں جو دوزخ کے ۱۹ فرشتوں کے لیے ڈھال ہیں۔ درود ابراہیمی کے دو حصے ہیں اور ہر حصہ میں ۱۹ الفاظ ہیں۔ ممکن ہے یہی ۱۹ الفاظ نارہنم سے دائمی نجات کا وسیلہ ہو اور داخل جنت کی چابی ہو۔ ۱۹ کے موضوع پر اگر مزید مطالعہ مطلوب ہو تو راقم الحروف کی تفسیر بسم اللہ الرحمن اور راشد خلیفہ کی تحقیق کا ترجمہ معجزہ محمدی کالافانی تسلسل پڑھیں۔

اس بات پر بھی غور کریں کہ نماز جو حمد و ثنا کے بعد بسم اللہ الرحمن الرحیم سے شروع ہوتی اور جب کلمہ شہادت پر ختم ہونے آتی تو باری تعالیٰ نے صلوة الصلوٰۃ کا تحفہ عطا فرمایا تاکہ اس نماز کی قبولیت کی راہ ہموار ہو۔ یہ خاص رحمت شب معراج میں تحفہ حضور کو اور ان کے وسیلے سے ان کی امت کو عطا ہوئی۔ کیا اس میں کوئی شک ہے کہ یہ سب کچھ اس آیت مبارک کی نورانی شعاعوں کا فیض ہے۔

درود ابراہیمی کے الفاظ میں اختلافات پائے جاتے ہیں اور یہ ضروری ہے کہ روایات میں اختلافات ہوں۔ اس جگہ یہ پتہ چلتا ہے کہ سرکارِ دو عالم صلی اللہ

علیہ وسلم نے مختلف صحابہ کو مختلف الفاظ ارشاد فرمائے تاکہ کوئی لفظ خاص طو سے واجب نہ بن جائے حضور سرور کائنات نے اس سوال کے جواب میں کہ درود کس طرح پڑھا جائے اسی درود ابراہیمی کی معمولی ردو بدل کے ساتھ تعلیم فرمائی تاکہ حضور کی پیشوا مذاہب حضرت ابراہیم سے ان کی خصوصی نسبت واضح ہو جائے۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے درود ابراہیمی جو تھوڑے ردو بدل کے ساتھ صحابہ کرام کو تعلیم فرمایا وہ پیش خدمت ہے۔

درود نمبر ۲

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا
صَلَّيْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَعَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ
حَمِيدٌ مُجِيدٌ وَبَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ
كَمَا بَارَكْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مُجِيدٌ

درود نمبر ۳

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ
عَلَى إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مُجِيدٌ
اللَّهُمَّ بَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ
كَمَا بَارَكْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مُجِيدٌ

دردنمبر ۱

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا
 صَلَّيْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَبَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى
 آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مُجِيدٌ

ملاحظہ ہو دردنمبر ۱ اور ۲ میں محمد اور آل محمد کے لیے دعائے رحمت اس
 طرح کی گئی ہے جیسے اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم پر نازل فرمائی۔

دردنمبر ۲

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا
 صَلَّيْتَ عَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ
 مُجِيدٌ - اللَّهُمَّ بَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى
 آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ
 إِنَّكَ حَمِيدٌ مُجِيدٌ

اسی طرح دردنمبر ۲ میں محمد اور آل محمد کے لیے دعائے رحمت اس طرح
 کی گئی ہے جیسے اللہ تعالیٰ نے آل ابراہیم پر نازل فرمائی۔

دردنمبر ۳

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَأَزْوَاجِهِمْ وَأُمَّهَاتِهِمْ
 الْمُؤْمِنِينَ وَذُرِّيَّاتِهِمْ وَأَهْلَ بَيْتِهِمْ كَمَا صَلَّيْتَ

عَلَىٰ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ

درود نبرہ

اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَعَلٰی اٰزْوٰجِهِ

وَذُرِّيَّاتِهِمْ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرٰهِيْمَ

وَبٰرِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَعَلٰى اٰزْوٰجِهِ

وَذُرِّيَّاتِهِمْ كَمَا بٰرَكْتَ عَلٰى اِبْرٰهِيْمَ

اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ

احادیث میں جن درودوں کا ذکر ہے ان میں سے بیشتر وہ ہیں جن میں حضرت
ابراہیم کی یادیں تازہ کی گئی ہیں۔

باب ۶

احادیث مبارکہ سے چندہ چندہ درود

حضرت ابوبکر صدیق رض سے روایت ہے کہ میں سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے
ساتھ تھا تو ایک آدمی آیا اور حضور کو سلام کیا حضور نے سلام کا جواب دیا اور اس کی
بات سنی۔ وہ پھر رخصت ہو گیا۔ حضور نے ارشاد فرمایا کہ اس شخص کو ساری زمین
والوں کے برابر بلندی دی ہے۔ حضرت ابوبکر صدیق رض نے پوچھا وہ کیسے؟ تو

ارشاد فرمایا یہ محمد پر ایسا درود پڑھتا ہے جو ساری مخلوق کے درجہ کے برابر ہے اور وہ درود یہ ہے :

درود نمبر ۹

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ عَلَاكَ مَنْ صَلَّى عَلَيْهِ
مِنْ خَلْقِكَ وَصَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ كَمَا يُبْغِي لَنَا
أَنْ نُصَلِّيَ آيَهُ وَصَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ كَمَا
أَمَرْتَنَا أَنْ نُصَلِّيَ عَلَيْهِ

درود ۹ : حدیث ۱۹

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَرَّ أَنْ يُكْتَالَ بِالْمِكْيَالِ
لَا وَفِي إِذَا صَلَّيْتُ عَلَيْكَ أَهْلَ الْبَيْتِ فَلْيَقُلْ اللَّهُمَّ
صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْأَمْرِيِّ وَأَزْوَاجِهِ أُمَّهَاتِ
السُّوْحَيْنِ وَذُرِّيَّتِهِمْ وَأَهْلِ بَيْتِهِمْ كَمَا
صَلَّيْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مُجِيدٌ

حضرت ابو ہریرہ نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد نقل کیا ہے کہ جس شخص کو یہ بات پسند ہو کہ جب وہ درود پڑھا کرے ہمارے گھرانے پر تو اس کا ثواب بہت بڑے پیمانہ میں ناپا جائے تو وہ ان الفاظ سے درود پڑھا کرے اللہم صل علی محمدؐ ان سے اخیر تک ترجمہ، اے

اللہ درود بھیج محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر جو نبی اُمّی ہیں اور آپ کی آل اولاد پر اور آپ کے گھرانے پر جیسا کہ درود بھیجا آپ نے آل ابراہیم پر بیشک آپ ہی سزاوار حمد میں بزرگ ہیں۔

علامہ سخاویؒ نے حضرت ابو مسعودؓ اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے اقوال کو نقل کیا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد تھا کہ اگر کوئی شخص یہ چاہتا ہو کہ اس کا درود بڑے پیمانہ میں ناپا جائے تو اس کو درود میں اہل بیت کو نہیں شامل کر لینا چاہیے۔
 علامہ سخاویؒ نے حضرت ابو مسعودؓ اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے یہ نقل کیا ہے کہ اگر کوئی چاہے اس کا درود بڑے پیمانہ پر ناپا جائے تو یہ درود پڑھے :

درود نمبر ۱

اللَّهُمَّ اجْعَلْ صَلَاتِكَ وَبِرِّكَاتِكَ عَلَى مُحَمَّدٍ
 وَالنَّبِيِّ وَأَنْزِلْهَا عَلَى أُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِينَ
 وَذُرِّيَّتِهِمْ وَأَهْلِ بَيْتِهِمْ كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى
 آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مُجِيدٌ (قول بدیع)

حضرت ابو ہریرہؓ کی یہ روایت ہے ایک اور درود شامل کیا جا رہا ہے جو مندرجہ بالا درود سے ذرا سا مختلف ہے۔

درود نمبر ۲

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ وَأَنْزِلْهَا عَلَى
 أُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِينَ وَذُرِّيَّتِهِمْ وَأَهْلِ بَيْتِهِمْ
 كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَالْإِبْرَاهِيمِيَّةِ حَمِيدٌ مُجِيدٌ

آپ حضرات کو بخوبی علم ہے کہ روایات میں قدرے اختلاف ہوتا ہے اگر روایات میں اختلاف نہ ہو تو روایت ہی نہیں ہوتی مندرجہ بالا درود میں ذرا اختلاف کے ساتھ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا درود پیش کیا جا رہا ہے۔

درود نمبر ۱۲

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ وَأَهْلِ
بَيْتِهِ كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَأَزْوَاجِهِ
أُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِينَ وَذُرِّيَّتِهِ إِنَّكَ حَمِيدٌ مُجِيدٌ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا یہ ایک قول نقل کیا جا رہا ہے جس کے متعلق ایک روایت حضرت انس رضی اللہ عنہ کی بھی ہے۔ اگر کوئی شخص عصر کی نماز کے بعد اپنی جگہ سے اٹھے بغیر اسی مرتبہ مندرجہ ذیل درود پڑھے تو اس کے ۸ سال کے گناہ معاف ہوں گے اور سال کی عبادت کا ثواب ملے گا۔

درود نمبر ۱۳

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ وَعَلَى
آلِهِ وَسَلَّمَ تَسْلِيمًا

حضرت روبیع بن ثابت الانصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: درود ۱۳ حدیث

عَنْ رُوَيْفِعِ بْنِ ثَابِتٍ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَالَ اللَّهُمَّ

صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَأَنْزِلْهُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَكَ يَوْمَ
الْقِيَامَةِ وَحَبِطْ لَهُ شَفَاعَتِي۔

حضرت روایف حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد نقل کرتے ہیں کہ
جو شخص اس طرح کہے: اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ اَنْزِلْهُ الْمَقْعَدَ
الْمُقَرَّبَ عِنْدَكَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ اس کے لیے میری شفاعت واجب
ہو جاتی ہے۔

ملاقاتی کا ارشاد ہے مقعد مقرب کا مطلب مقام محمود ہے اسی وجہ سے روایت
میں یوم القیامت کا ذکر ہے۔ بعض روایات میں المقرب عندک فی الجنة ہے یعنی وہ
ٹھکانا جو جنت میں مقرب ہو۔ اس سے مراد وہ وسیلہ ہوگا جو جنت کے درجات میں
سب سے اعلیٰ ہو۔ بلگرامی صاحب لکھتے ہیں کہ علمائے مقعد مقرب سے وسیلہ مقام محمود
اور حضور اکرم محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا عرش پر تشریف فرما ہونا مراد لیا ہے اور یہی وہ مقام
ہے جس پر فائز نبی اللہ کے حبیب ہم جیسے گنہگاروں کے لیے دعا فرمائیں گے۔
حضرت ابن عباس رضی عنہما سے روایت ہے: درودہ! حدیث ۲۱

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مَنْ قَالَ جَزَى اللَّهُ عَنَّا مُحَمَّدًا أَمَا هُوَ أَهْلُهُ أَتَعَبَ
سَبْعِينَ كَاتِبًا أَلْفَ صَبَاحٍ۔

حضرت ابن عباس رضی عنہما سے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں:
جو شخص یہ دعا کرے: جَزَى اللَّهُ عَنَّا مُحَمَّدًا أَمَا هُوَ أَهْلُهُ ترجمہ
اللہ جل شانہ جزا دے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو ہم لوگوں کی طرف سے جس بلے

کے وہ مستحق ہیں تو اس کا ثواب ستر فرشتوں کو ایک ہزار دن تک مشقت میں ڈالے گا۔
(الطبرانی)

نزہۃ المجالس میں طبرانی کی روایت سے حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی حدیث سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا قول نقل کیا گیا ہے جو مندرجہ بالا حدیث کے ضمن میں ہے۔ درود ۱۶

اللَّهُمَّ رَبَّ مُحَمَّدٍ صَلَّى عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ وَ
أَجْزَمِ مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا هُوَ أَهْلُهُ ۝

جو شخص صبح و شام یہ درود پڑھے گا وہ اس کے ثواب لکھنے والوں کو ہزار دن تک مشقت میں ڈالے گا۔ یعنی وہ ہزار دن تک ثواب لکھتے لکھتے تھک جائیں گے۔ حضرت ابن عباس کی حدیث ۱۱ میں وہ الفاظ جس بدلے کے وہ مستحق ہیں کے معنی یہ ہوں گے جتنا بدلہ عطا کرنا تیری شایان شان ہو وہ عطا کر۔ اللہ رب العزت کی شان کی مناسبت خاص طور سے جب صیب اللہ کے لیے ہو لازماً بے انتہا ہوگی۔

حضرت عبداللہ بن مسعود نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک قول نقل کیا ہے۔ حضور نے ارشاد فرمایا کہ تم لوگ درود بھیجو تو خوبصورت اور اچھا کر کے بھیجو۔ تم درود پڑھو تو اچھی طرح پڑھو، اس لیے کہ وہ پیش کیا جائے گا۔ اس طرح درود پڑھو۔ اس درود کو درود واحد بھی کہتے ہیں۔ درود نمبر ۱۔

اللَّهُمَّ اجْعَلْ صَلَاتِكَ وَرَحْمَتَكَ وَبَرَكَاتِكَ عَلَى
سَيِّدِ الْمُرْسَلِينَ وَإِمَامِ الْمُتَّقِينَ وَخَلِائِمِ
النَّبِيِّينَ عَبْدِكَ وَرَسُولِكَ إِمَامِ الْخَيْرِ وَقَائِدِ

الْخَيْرِ وَرَسُولِ الرَّحْمَةِ اللَّهُمَّ اُبْعَثْهُ الْمَقَامِ
الْمُكْرَمِ الَّذِي يَخْبِطُهُ بِهِ الْأَوَّلُونَ وَالْآخِرُونَ ط

حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ایک اور روایت ہے
حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ درود بھی پڑھنے کی تلقین فرمائی ہے : درود

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ
فِي الْأَوَّلِينَ وَالْآخِرِينَ وَفِي الْمَلَائِكَةِ

إِلَى يَوْمِ الدِّينِ .

علامہ سخاوی فرماتے ہیں کہ حضور کی زوجہ محترمہ ام المومنین حضرت جویریہ بنت الحارث
سے نقل کیا ہے کہ آپ نے فرمایا کہ اگر کوئی شخص حلف اٹھائے کہ میں آقائے
نامدار پر افضل ترین درود پڑھوں گا تو یہ ”درود افضل“ پڑھے : درود نمبر ۱۶

اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا
وَحَبِيبِنَا مُحَمَّدٍ نَبِيِّ الْأُمَمِ وَعَلَى آلِهِ
وَأَصْحَابِهِ وَعِترته بَعْدَ كُلِّ مَعْلُومٍ لَكَ وَ
بَعْدَ خَلْقِكَ وَرِضَى نَفْسِكَ وَزِينَةِ عَرْشِكَ
وَمِدَادِ كَلِمَاتِكَ

ایک روایت ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص کے پاس درود العارفين ہو اور وہ نہ سکھلائے اپنے مسلمان بھائیوں کو، پس وہ مجھ سے رہے اور میں اس سے دور ہوں۔ اسی ضمن میں حضرت عمر بن خطابؓ کا ارشاد ہے میں نے رسول اکرمؐ کو کبھی نہیں دیکھا کہ اس درود شریف کو آپ نے ترک کیا ہو۔ حضرت عثمان بن عفانؓ نے ارشاد فرمایا کہ میں قرآن حکیم یاد نہیں کر سکتا تھا۔ پس رسول اکرمؐ نے مجھ کو یہ درود شریف سکھلایا پھر اس کی برکت سے اللہ تعالیٰ نے مجھ کو قرآن مجید کا حفظ عطا کیا۔ درود نمبر ۲

درود العارفين

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مَنْ سَمَّيْتَهُ ذَاكِرًا حَبِيبًا
 وَمَذْكُرًا مُحَمَّدًا وَرَسُولًا اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى
 مَنْ سَمَّيْتَهُ أَحْمَدًا وَمُحَمَّدًا وَسَيِّدًا مُحَمَّدًا
 وَرَسُولًا اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مَنْ سَمَّيْتَهُ
 صَابِرًا وَنَبِيًّا وَرَاقِبًا مُحَمَّدًا وَرَسُولًا اللَّهُمَّ
 صَلِّ عَلَى مَنْ سَمَّيْتَهُ غَلِيًّا وَرَحِيمًا وَحَلِيمًا
 مُحَمَّدًا وَرَسُولًا اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مَنْ سَمَّيْتَهُ
 عَاقِبًا وَكَرِيمًا وَحَكِيمًا مُحَمَّدًا وَرَسُولًا اللَّهُمَّ
 صَلِّ عَلَى مَنْ سَمَّيْتَهُ عَدْلًا وَجَوَادًا

وَمُرْتَلًا مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللهِ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مَنْ
 سَمَّيْتَهُ قَاسِمًا وَمَهْدِيًّا وَهَادِيًّا مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ
 اللهُ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مَنْ سَمَّيْتَهُ شَكُوْرًا وَ
 حَرِيْصًا مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللهِ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى
 مَنْ سَمَّيْتَهُ قَاسِمًا وَحَفِيًّا وَعَبْدَ اللهِ مُحَمَّدٌ
 رَسُوْلُ اللهِ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مَنْ سَمَّيْتَهُ
 شَهِدًا اَوْ بَصِيْرًا وَمَهْدِيًّا مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ
 اللهُ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مَنْ سَمَّيْتَهُ بَاهِيًّا وَنُوْرًا وَ
 مَلِيًّا مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللهِ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مَنْ سَمَّيْتَهُ
 شَاكِرًا وَوَلِيًّا وَنَذِيْرًا مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللهِ اَللّٰهُمَّ
 صَلِّ عَلٰى مَنْ سَمَّيْتَهُ طَاهِرًا وَصَفِيًّا وَ
 مَخْتَارًا مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللهِ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مَنْ سَمَّيْتَهُ
 بُرْهَانًا وَصِيْحًا وَشَرِيْفًا مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللهِ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى
 مَنْ سَمَّيْتَهُ مُسْلِمًا رَعُوْفًا رَحِيْمًا مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ
 اللهُ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مَنْ سَمَّيْتَهُ مُؤْمِنًا وَحَلِيْمًا

مَعْمَدٌ رَسُوْلُ اللهِ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مَنْ سَمَّيْتَهُ
 قِيَامًا وَجُحُوْدًا وَحَامِلًا مَعْمَدٌ رَسُوْلُ اللهِ
 اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مَنْ سَمَّيْتَهُ مُصْبِحًا وَامْرًا
 وَنَاهِيًا مَعْمَدٌ رَسُوْلُ اللهِ صَلِّ اللهُ عَلَيْهِ
 وَعَلٰى اٰلِهِ وَاَصْحَابِهِ وَاَزْوَاجِهِ وَدَرَجَاتِهِ
 وَاَهْلِ بَيْتِهِ وَرَضِيَ اللهُ عَنْ كُلِّ الصَّحَابَةِ
 اَجْمَعِيْنَ

حضرت ابو سعید خدریؓ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے قول کی نقل کرتے ہیں
 کہ حضورؐ نے فرمایا جس کے پاس صدقہ دینے کی استطاعت نہ ہو وہ یہ درود پڑھے۔

درود نمبر ۲۱

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ وَصَلِّ
 عَلٰى اٰلِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ

سید احمد ابودی رضا اپنے معمولات سے یہ درود بیان فرماتے ہیں جس کو عام
 طور پر درود الاقطاب کہا جاتا ہے۔ درود نمبر ۲۲

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى نُوْرِ الْاَنْوَارِ وَسِرِّ الْاَسْرَارِ

وَتَرِيَاقِ الْأَغْيَارِ وَمِفْتَاحِ بَابِ النَّسَائِ سَيِّدِنَا
 مُحَمَّدِنِ الْمُنْتَخَرِ وَالْإِلَهِ الْأَطْهَارِ وَأَمْحَابِهِ
 الْأَغْيَارِ عَدَدِ نِعَمِ اللَّهِ وَأَنْضَالِهِ ٥

حضرت ابوالمقاربؓ فرماتے ہیں مندرجہ ذیل درود جس کو عام طور سے درود الفاتح
 کہا جاتا ہے کہ اگر کوئی چالیس دن پڑھے تو اللہ تعالیٰ اس کے جتنے گناہ ہیں معاف
 فرمادیتے ہیں حضرت محمدؐ فرماتے ہیں کہ صدق دل سے اس درود کا زندگی میں ایک بار
 بھی پڑھنا آخرت میں دوزخ کی آگ سے نجات دلا سکتا ہے۔

درود نمبر ۲۳
 درود الفاتح

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ٥

اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ
 الْفَاتِحِ لِمَا أُغْلِقَ وَالْمُخَاتِمِ لِمَا سَبَقَ وَالنَّاصِرِ
 الْحَقِّ بِالْحَقِّ وَالْهَادِي إِلَى صِرَاطِكَ الْمُسْتَقِيمِ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَمْحَابِهِ حَقِّ
 قَدْرِهِ وَمَقْدَامِهِ لَا الْعَظِيمِ ٥

بزرگانِ دین کے چند درود

بزرگانِ دین کے چند درود جو ان کی خاص کیفیتِ محبت کے آئینہ دار اور عشقِ رسول اور معرفتِ حق کے مخزن ہیں وہ بھی شامل کر لیے گئے ہیں۔ مشائخِ کرام صوفیائے عظام اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کرنے والے غلامانِ مصطفیٰ کی نشان میں جو درود باری تعالیٰ کے حضور میں والہانہ محبت اور عقیدت سے پیش کیے ہیں وہ ان گنت ہیں اور ان سب کا شمول یہاں ممکن نہیں جو درود شامل کیے گئے ہیں وہ ہیں کہ آپ نے جب اپنی امت کی کسی جماعت کو مشکل میں پایا تو ان کو کوئی درود بطور دعا خواب میں تعلیم فرمایا جو موجبِ نجات بنا۔ چند وہ ہیں جو مشائخ کی قلب کی آواز ہیں اور جن کو حضور نے پسند فرمایا۔ چند وہ ہیں جن کے پڑھنے والوں کو حضور نے اپنی زیارت سے نوازا، اور چند درود وہ ہیں جن کا کسی خاص موقع پر پڑھنا باعثِ فلاح و بہبود اور خیر و برکت ہے۔

بائیں ہمہ ان میں سے چند درود شریف پیش کرنے کی سعادت حاصل کی جا رہی ہیں۔ حضرت حسن بصریؒ سے نقل کیا جا رہا ہے کہ جو شخص حضور کے حوض کوثر سے بھر پور پیالہ نوشی کرنے کا آرزو مند ہو، یہ درود پڑھے:

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِهِ وَاصْحَابِهِ وَأَوْلَادِهِ وَ
 أَنْزِلْ عَلَيْهِمْ وَذُرِّيَّتِهِمْ وَأَهْلَ بَيْتِهِمْ وَأَهْلَ بَارِكِ وَأَنْصَارِهِمْ

۴۶
وَأَشْيَاعِهِ وَمُحِبِّيهِ وَأُمَّتِهِ وَعَلَيْنَا مَعَهُمْ أَجْمَعِينَ

يَا أَرْحَمَ الرَّحِيمِينَ ۵

امام بیہقیؒ نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خواب میں زیارت کی انہوں نے حضور سے دریافت کیا کہ امام شافعیؒ نے جو درود تحریر کیا اس کا ان کو کیا بدلہ ملا حضور نے ارشاد فرمایا میری طرف سے یہ بدلہ دیا گیا کہ وہ حساب کے لیے نہیں روکے جائیں گے
درود نمبر ۲۵

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ كُلَّمَا
ذَكَرَهُ الذَّاكِرُونَ وَصَلِّ
عَلَى مُحَمَّدٍ كُلَّمَا غَفَلَ عَنْ
ذِكْرِهِ الْخَافِلُونَ ط

امام شافعیؒ کے وصال کے بعد کسی نے ان کو خواب میں دیکھا اور مغفرت کی وجہ پوچھی انہوں نے اس کا لازد درود خمسہ (پانچ درود) بتایا جو جمعہ کی رات کو پڑھا کرتے تھے۔ (زاد راہ)
درود ۲۶

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ بَعْدَ مَنْ صَلَّى عَلَيْهِ
وَصَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ بَعْدَ مَنْ لَمْ يُصَلِّ عَلَيْهِ
وَصَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ كَمَا أَمَرْتَ بِالصَّلَاةِ عَلَيْهِ
وَصَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ كَمَا حَبَّبْتَ أَنْ يُصَلَّى عَلَيْهِ وَصَلِّ

عَلَى مُحَمَّدٍ كَمَا يَنْبَغِي أَنْ يُصَلَّى عَلَيْهِ ۵

درود تنجینا ایک مشہور درود ہے۔ یہ درود ایک بزرگ کو اس وقت عطا ہوا جب ان کا جہاز طوفان میں پھنس گیا تھا۔ لوگوں نے شور و غل مچانا شروع کر دیا مگر ان بزرگوار کو غنودگی طاری ہو گئی اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت نصیب ہوئی۔ حضورؐ نے فرمایا کہ تمام مسافروں سے کہو ہزار بار مجھ درود تنجینا پڑھیں۔ تین سو مرتبہ ہی اس کا ورد ہوا تھا کہ ہواؤں کا رخ بدل گیا اور مسافروں کو خلاصی مل گئی (ترتیب شریف)۔
 (سہاج الحنات ماخوذ از ابن ناکھانی جبریسرا میں مکرمی عماد الدین قادری صاحب کا مشکور ہوں کہ انھوں نے بعد از تحقیق اور تفتیش یہ تعین کیا ہے کہ درود تنجینا شیخ اکبر علی الدین ابن عربیؒ کا مرتب کردہ ہے۔ درود ۲۷

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَىٰ آلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ

صَلَاةً تُنَجِّنَا بِهَا مِنْ جَمِيعِ الْأَهْرِ وَالْأَفَاتِ

وَتَقْضِي لَنَا بِهَا جَمِيعَ الْحَاجَاتِ وَتُطَهِّرُنَا مِنْ جَمِيعِ

السَّيِّئَاتِ وَتَرْفَعُنَا بِهَا عِنْدَكَ أَعْلَى الدَّرَجَاتِ وَ

تُبَلِّغُنَا بِهَا أَقْصَى الْغَايَاتِ مِنْ جَمِيعِ الْخَيْرَاتِ

فِي الْحَيَاةِ وَالْعَدَدِ السَّمَاوَاتِ إِنَّكَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ

روایت ہے ایک صاحب نے عارف باللہ حضرت شیخ شہاب الدین ابن ارسلانؒ، جو زہد و تقویٰ کے لیے مشہور تھے، خواب میں دیکھا۔ ان صاحب نے شیخ صاحب سے اپنے مرض کی تکلیف بیان کی حضرت شیخؒ نے یہ درود پڑھنے کے لیے فرمایا۔ درود

اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى رُوحِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ
 فِي الْأَرْوَاحِ وَصَلِّ وَسَلِّمْ عَلَى قَلْبِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ
 فِي الْقُلُوبِ وَصَلِّ وَسَلِّمْ عَلَى جَسَدِ سَيِّدِنَا
 مُحَمَّدٍ فِي الْأَجْسَادِ وَصَلِّ وَسَلِّمْ عَلَى
 قَبْرِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ فِي الْقُبُورِ ۵

حضرت شیخ المشائخ شاہ ولی اللہ کے والد بزرگوار نے انھیں ایک درود
 پڑھنے کو فرمایا تھا۔ شاہ صاحب کو ایک روز حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت
 نصیب ہوئی۔ انھوں نے یہ درود حضور کی خدمت میں پڑھا جس کو حضور نے پسند فرمایا۔
 درود نمبر ۲۹

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ
 النَّبِيِّ الْأَمِيِّ وَعَلَى آلِهِ
 وَحَبِيْبِهِ وَبَارِكْ
 وَسَلِّمْ

حضرت غوث پاک عبد القادر جیلانی نے اپنے وظائف کا اختتام اس درود سے
 فرماتے تھے (مطالع المرتب)۔ یہ درود عام طور پر درود غوثیہ کے نام سے مشہور ہے۔ مگر
 اس درود کو درود جیلانیہ بھی کہا جاتا ہے۔ (فضائل البرکات درود) درود نمبر ۳۰

دُرُودِ عَزِيزِيَّةِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ نِ السَّابِقِ الْاَخْتِ
 نُورِكَ وَرَحْمَتِكَ لِلْعَالَمِيْنَ ظَهْرُكَ لَا عَدَدَ مِنْ
 مَخْرَجٍ مِنْ خَلْقِكَ وَمِنْ بَقِيَّتِي وَمِنْ سَعِدَتِهِمْ
 وَمِنْ شَقِيَّتِي صَلَاةٌ تَسْتَفِرُّ الْعَدُوَّ
 تَحِيَّتُكَ بِهِ الْاِحْدَ صَلَاةٌ لَا نِكَايَةَ
 لَهَا وَلَا مُنْتَهَى وَلَا الْقَضَاءِ صَلَاةٌ
 دَائِمَةٌ بِدَوْمِكَ وَعَلَى اِلَيْهِ
 وَمَحْبَبَةٍ وَسَلَامٍ تَسْلِيْمًا مِثْلَهُ
 ذَالِكَ

حضرت یوسف بہانی اور سید ابی عبداللہ محمد بن سلیمان البحرزول الشریف الحسینی
 نے اس درود کے فوائد بیان فرمائے ہیں۔ آخر الذکر نے تو یہاں تک لکھا ہے کہ جس شخص
 نے یہ درود ایک مرتبہ پڑھا تو اس نے کتاب دلائل الخیرات کو ختم کیا۔ (درود شریف)
 درود نمبر ۳

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰی سَيِّدِنَا

مُحَمَّدٍ وَآدَمَ وَنُوحَ وَإِبْرَاهِيمَ وَ
 هُوسَى وَعِيسَى وَآبَائِنَهُمْ مِنَ النَّبِيِّينَ
 وَالْمُرْسَلِينَ صَلَوَاتُ اللَّهِ وَسَلَامُهُ
 عَلَيْهِمْ أَجْمَعِينَ

صلوٰۃ النعام جو عرب کے گوشہ گوشہ میں مشہور ہے اس کے متعلق حضرت سید محمد
 انصاری فرماتے ہیں کہ یہ درود شریف دین و دنیا کی نعمتوں کا دروازہ ہے اور اظہار فرمایا ہے
 کہ عشا کے بعد اس کو پڑھنا چاہیے۔ (فضائل و برکات درود) درود نمبر ۳۲

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
 اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ
 وَعَلَى آلِهِ عَدَدَ أَنْعَامِ اللَّهِ وَأَفْضَالِهِ

ایک روایت ہے کہ حضرت امام شافعی نے خواب میں ایک بزرگ کو دیکھا۔ ان
 سے ان کے حالات دریافت کیے۔ انھوں نے بتایا کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو بخش دیا ہے
 اس کی وجہ دریافت کی تو انھوں نے بتایا کہ میں درود اعلیٰ پڑھا کرتا تھا۔ (صلوٰۃ ناصری)

درود نمبر ۳۳

صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ كَمَا يُبَغَى الصَّلَاةُ عَلَيْهِ

اللی حضرت محمد پر درود بھیج جو ان کے لائق ہے۔
 مزرع الحسنات میں درج ہے کہ اگر کوئی شخص یہ درود پڑھے تو ستر فرشتے

ایک ہزار روز تک اس اعمال نامہ میں نیکیاں لکھتے رہتے ہیں۔

درود نمبر ۳۴

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَىٰ آلِ سَيِّدِنَا
مُحَمَّدٍ كَمَا تَحِبُّكَ وَتَرْضَاهُ لَكَ -

حضرت حسن بصری نے فرمایا کہ اگر کوئی انسان یہ تمنا رکھتا ہو کہ اللہ کا
قرب حاصل ہو تو درود کو ٹرپٹھا کرے۔ درود نمبر ۳۵

درود کو ٹرپٹھا کرے

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ فِي الْأَوَّلِينَ
وَصَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ فِي الْآخِرِينَ وَصَلِّ عَلَى
سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ فِي النَّبِيِّينَ وَصَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا
مُحَمَّدٍ فِي الْمُرْسَلِينَ وَصَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا
مُحَمَّدٍ فِي الْمَلَائِكَةِ الْأَعْلَىٰ يَوْمَ الدِّينِ ط

حضرت شیخ عبد اللہ بن نعمان نے سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک بار
خواب میں دیکھا تو عرض کیا کہ حضورؐ میں کون سا درود پڑھوں جو آپ کو پسند ہو۔
حضور اکرمؐ نے یہ پڑھنے کے لیے فرمایا :

درود نمبر ۳۶

اس درود کو درودِ حضوری کہا جاتا ہے۔ (فضائل و برکات درود)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ الَّذِيْ مَلَكَتْ
 قَلْبُهُ مِنْ جَلَالِكَ وَعَيْنُهُ مِنْ جَمَالِكَ فَأَمْبِمْ
 فَرِحًا مَسْرُورًا مُّوَبِّلاً مَنْصُورًا وَعَلَىٰ اٰلِهِ

وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ تَسْلِيمًا

يَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا
 عَلَىٰ حَبِيْبِكَ خَيْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمْ

تفسیر روح البیان میں یہ لکھا ہے کہ مندرجہ ذیل درود بابرکت رحمتوں
 سے بھرا ہوا ہے۔ شہنشاہ محمود غزنویؒ اس کو برابر پڑھتے تھے اسے اس ایک درود
 کا ثواب دس ہزار درود کے برابر ہے۔ درود نمبر ۳

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ مَا اٰخْتَلَفَ الْمَلٰٓئِكَةُ
 وَتَعَاقَبَ الْعَمْرَانِ وَكَرَّ الْجَدِيْدَانِ وَاسْتَقَلَّ
 الْفُرْقَدَانِ وَبَلَغَ رُوْحَهُ وَاَرْوَاحَ اَهْلِ بَيْتِهِ مِنْ سَائِلِ
 التَّحِيَّةِ وَالسَّلَامِ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ عَلَيْهِ كَثِيْرًا

حضرت محمد بن عباس رضی سے یہ روایت ہے کہ وہ ۶۳ برس حضرت
 حسینؑ کی قبر کے پاس رہا اور ہر جمعرات کو قبر میں سے اس درود شریف کی آواز آتی۔
 یہ بھی ایک روایت ہے جو بالاسناد نہیں ہے۔ حضور نے فرمایا کہ جس شخص نے
 ۱۲ مرتبہ یہ درود پڑھا اس کی مراد پوری ہوگی۔ اس کے فضائل تو بہت بیان کیے
 گئے ہیں لیکن مختصراً خیر و برکت فلاح و بہبود دینی اور دنیوی کا حامل ہے اس درود
 کو درود فاضل کہتے ہیں۔ درود ۳۵

اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ سَيِّدِ

الْمُرْسَلِينَ اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلَى سَيِّدِنَا

مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الْمَجَاهِدِينَ اللَّهُمَّ صَلِّ

وَسَلِّمْ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الشَّاهِدِينَ

اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ

سَيِّدِ الْخَائِفِينَ اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ

عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الطَّالِبِينَ اللَّهُمَّ

صَلِّ وَسَلِّمْ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ سَيِّدِ

التَّائِبِينَ اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلَى سَيِّدِنَا

مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الْعَابِدِينَ اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ

عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الْحَامِدِينَ
 اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الصَّالِحِينَ
 اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ سَيِّدِ
 الْأَكْرَمِينَ اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلَى سَيِّدِنَا
 مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الْمُتَّقِينَ اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ
 عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الْمُبَشِّرِينَ
 اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ
 سَيِّدِ الطَّيِّبِينَ اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ
 عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الْعَالَمِينَ
 اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ
 وَالنَّبِيِّ النَّزْكَى النَّقَى اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلَى
 سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الرَّكْعِينَ اللَّهُمَّ
 صَلِّ وَسَلِّمْ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ سَيِّدِ

السَّاجِدِينَ اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلَى
 سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الْقَائِمِينَ اللَّهُمَّ
 صَلِّ وَسَلِّمْ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الْقَاعِدِينَ
 اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ سَيِّدِ
 الْمُتَّقِينَ اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلَى سَيِّدِنَا
 مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الْمُسْتَغْفِرِينَ اللَّهُمَّ صَلِّ
 وَسَلِّمْ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ سَيِّدِ النَّارِمِينَ
 اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ سَيِّدِ
 الشَّاكِرِينَ اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ
 سَيِّدِ الْخَافِظِينَ اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلَى
 سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الذَّاكِرِينَ اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ
 عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الْعَاقِلِينَ اللَّهُمَّ
 صَلِّ وَسَلِّمْ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ سَيِّدِ

اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ بِأَرْبَعِي سَيِّدِنَا
 مُحَمَّدٍ الْقَرَشِيِّ الْهَاشِمِيِّ اللَّهُمَّ صَلِّ
 وَسَلِّمْ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ الْبَدْرِيِّ الْعَرَبِيِّ
 الْفَكْرِيِّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ
 عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ سَيِّدِ أَهْلِ الْجَنَّةِ
 اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلَى مُحَمَّدٍ صَاحِبِ الْمَقَامِ
 الْحَمْدِيِّ اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ
 صَاحِبِ الصِّرَاطِ الْمُسْتَقِيمِ اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ
 عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ أَفْضَلِ الْآخِرِينَ اللَّهُمَّ
 صَلِّ وَسَلِّمْ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَى
 جَمِيعِ الْأَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِينَ وَعَلَى جَمِيعِ
 الْمَلَائِكَةِ الْمُقَرَّبِينَ وَعَلَى عِبَادِ اللَّهِ
 الصَّالِحِينَ مِنْ أَهْلِ السَّمَوَاتِ وَأَهْلِ

الْأَرْضَيْنِ وَعَلَيْنَا مَعَهُمْ أَجْمَعِينَ

بِرَحْمَتِكَ يَا أَرْحَمَ

الرَّاحِمِينَ

صَلَّى اللَّهُ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَى

آلِهِ وَآصْحَابِهِ وَسَلَّمَ

أَجْمَعِينَ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت ابو الفضل قومانیؒ سے روایت ہے: ایک شخص نے لکھا ہے کہ ایک شخص خراسان سے میرے پاس آیا۔ اس نے بیان کیا کہ وہ مدینہ منورہ میں تھا تو اس کو حضورؐ کی زیارت کا شرف حاصل ہوا۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا کہ جب تو ہمدان جائے تو ابو الفضل بن زبیر کو مدینہ منورہ لکھنا۔ اس شخص نے حضور اکرمؐ سے دریافت کیا کہ ان کو یہ کس بات کا اعزاز مل رہا ہے حضورؐ نے فرمایا کہ وہ مجھ پر سو یا اس سے زیادہ مرتبہ روزانہ یہ درود پڑھتا ہے۔ درود نمبر ۳۹

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ وَعَلَى

اَلِ مُحَمَّدٍ جَزَى اللهُ مُحَمَّدًا صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ عَنَّا مَا هُوَ اَهْلُهُ ط

قومانی نے فرمایا کہ اس شخص نے قسم کھائی، وہ مجھے تو کجا میرے نام سے بھی
اس سے پہلے واقف نہ تھا۔ انھوں نے اس شخص کو کچھ گہیوں کی پیش کش کی۔ اس
نے اس پیش کش کو یہ کہہ کر ٹھکرا دیا کہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا پیغام نہیں بیچتا۔ اس
کے بعد وہ شخص کبھی نہیں دکھائی دیا۔ (درود شریف)

حضرت معروف کرمی نے درود العابدین کی بہت خاصیتیں بیان کی
ہیں۔ فرمایا کہ جب سفینہ بجنور میں پھنس جائے تو ہر کام آسان کرنے کے لیے یہ درود
شریف پڑھنا چاہیے۔ (دلائل الخیرات)

درود نبرہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ مَّلَءِ
الدُّنْيَا وَمِلَّةِ الْاٰخِرَةِ وَمُحَمَّدٍ وَاٰلِ مُحَمَّدٍ
مِلَّةِ الدُّنْيَا وَمِلَّةِ الْاٰخِرَةِ وَاجْزِ مُحَمَّدًا
وَاٰلِ مُحَمَّدٍ مِلَّةِ الدُّنْيَا وَمِلَّةِ الْاٰخِرَةِ وَسَلِّمْ
عَلٰی مُحَمَّدٍ وَعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ مِلَّةِ
الدُّنْيَا وَمِلَّةِ الْاٰخِرَةِ ط

فضائل و برکات درود میں حضرت امام مالک سے روایت ہے کہ جو شخص
درود مقدس پڑھ کر اپنے اوپر دم کرے گا باری تعالیٰ اس کو ہر آفت اور بلا
سے محفوظ رکھے گا۔ بیماریوں سے پناہ دے گا۔ وسعت زندگی اور رزق عطا کرے گا۔

يَا اِلٰهِيْ بِحُرْمَتِ اَقْوَالِ مُحَمَّدٍ وَّ اَفْعَالِ

مُحَمَّدٍ وَّ اَصْحَابِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

يَا اِلٰهِيْ بِحُرْمَتِ بَدَنِ مُحَمَّدٍ وَّ بَرَأَقِ مُحَمَّدٍ

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

يَا اِلٰهِيْ بِحُرْمَتِ تَوْلَدِ مُحَمَّدٍ وَّ لَعْبِ مُحَمَّدٍ

وَّ تَهَجُّدِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

يَا اِلٰهِيْ بِحُرْمَتِ ثَنَاءِ مُحَمَّدٍ وَّ ثَوَابِ مُحَمَّدٍ

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

يَا اِلٰهِيْ بِحُرْمَتِ جَلَالِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

يَا اِلٰهِيْ بِحُرْمَتِ حُسْنِ مُحَمَّدٍ وَّ حَسَنَاتِ

مُحَمَّدٍ وَحُرْمَتِ مُحَمَّدٍ وَحُلِيَّةِ مُحَمَّدٍ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

يَا إِلَهِي بِحُرْمَتِ دِينِ مُحَمَّدٍ وَدِيَانَةِ مُحَمَّدٍ

وَدَوْلَةِ مُحَمَّدٍ وَدَرَجَاتِ مُحَمَّدٍ وَدُعَاءِ مُحَمَّدٍ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

يَا إِلَهِي بِحُرْمَتِ ذَاتِ مُحَمَّدٍ وَذِكْرِ مُحَمَّدٍ

وَذَوْقِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

يَا إِلَهِي بِحُرْمَتِ رُوحِ مُحَمَّدٍ وَرَأْسِ

مُحَمَّدٍ وَرِزْقِ مُحَمَّدٍ وَرَفِيقِ مُحَمَّدٍ

وَرِيءِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

يَا إِلَهِي بِحُرْمَتِ زُهْدِ مُحَمَّدٍ وَزَهَادَةِ مُحَمَّدٍ

وَنِيَّةِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

يَا إِلَهِي جُرْمَتِ سِيَادَةِ مُحَمَّدٍ وَسَعَادَةِ
 مُحَمَّدٍ وَسُنَّةِ مُحَمَّدٍ وَسِرِّ مُحَمَّدٍ وَ
 سَلَامِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

يَا إِلَهِي جُرْمَتِ شَرْعِ مُحَمَّدٍ وَشَرَفِ
 مُحَمَّدٍ وَشَوْقِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

يَا إِلَهِي جُرْمَتِ صِدْقِ مُحَمَّدٍ وَشَرَفِ
 مُحَمَّدٍ وَصَلْوَةِ مُحَمَّدٍ وَصَفَاءِ مُحَمَّدٍ
 وَصَابِرِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

يَا إِلَهِي جُرْمَتِ ضِيَاءِ مُحَمَّدٍ وَضَمِيرِ مُحَمَّدٍ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

يَا إِلَهِي جُرْمَتِ طَلْعَةِ مُحَمَّدٍ وَطَهَارَتِهِ
 وَطَهْرِ مُحَمَّدٍ وَطَرِيقِ مُحَمَّدٍ وَطَوَافِ
 مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

يَا اَللهِ بِحُرْمَتِ ظَاهِرِ مُحَمَّدٍ وَظَهْرِ مُحَمَّدٍ
 وَظَلِّ مُحَمَّدٍ وَظُهُورِ مُحَمَّدٍ وَظَهْرِ مُحَمَّدٍ
 صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

يَا اَللهِ بِحُرْمَتِ عِشْقِ مُحَمَّدٍ وَعِرْفَانِ مُحَمَّدٍ
 وَعِلْمِ مُحَمَّدٍ وَغَيْرَتِ مُحَمَّدٍ وَغَنِيْمَةِ
 مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

يَا اَللهِ بِحُرْمَتِ عَرَبِيَّتِ مُحَمَّدٍ وَغَارِ مُحَمَّدٍ وَغَايَةِ
 مُحَمَّدٍ وَغَنِيْمَةِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 يَا اَللهِ بِحُرْمَتِ قَدْرِ مُحَمَّدٍ وَقَنَاعَةِ مُحَمَّدٍ وَ
 قُوَّةِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

يَا اَللهِ بِحُرْمَتِ فَقْرِ مُحَمَّدٍ وَفِرَاقِ مُحَمَّدٍ وَفَضْلِ
 مُحَمَّدٍ وَفَضِيْلَةِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

يَا اَللهِ بِحُرْمَتِ كَلَامِ مُحَمَّدٍ وَكُشْفِ مُحَمَّدٍ وَ

۸۲
کِتَابَةُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

يَا اِلٰهِي بِحُرْمَتِ لَيْلِ مُحَمَّدٍ وَرِقَاعِ مُحَمَّدٍ

وَلِيَاقَتِ مُحَمَّدٍ وَمُجَاهَدَاتِ مُحَمَّدٍ وَ

مُشَاهَدَاتِ مُحَمَّدٍ وَمُلاحِظَةِ مُحَمَّدٍ

وَسَمَاعَةِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

يَا اِلٰهِي بِحُرْمَتِ نَصِيْرِ مُحَمَّدٍ وَنَقِيْرِ مُحَمَّدٍ

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

يَا اِلٰهِي بِحُرْمَتِ وِفَاءِ مُحَمَّدٍ وَوَجُودِ مُحَمَّدٍ

وَوَدِيعَةِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

يَا اِلٰهِي بِحُرْمَتِ هِمَّةِ مُحَمَّدٍ وَهِدَايَةِ

مُحَمَّدٍ وَرَهْدِيَّةِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

يَا إِلَهِي بِحُرْمَتِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَاصْحَابِهِ وَسَلَّمَ
 بِعَدَدِ مَا هُوَ الْكَتُوبُ فِي اللُّوحِ
 وَالْقَلَمِ فِي كُلِّ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ وَسَاعَةٍ
 وَنَفْسٍ وَلُحَّةٍ أَلْفِ أَلْفِ مِئَةِ أَلْفٍ
 مَرَّةً إِلَى يَوْمِ الْعِلْمِ إِلَّا أَنْ أُولِيَاءَ
 اللَّهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ
 بِرَحْمَتِكَ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ

يَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ كَامِلًا أَبَدًا
 عَلَى حَبِيبِكَ خَيْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمْ

چند مشہور درود

ایک مشہور روایت ہے بادشاہ محمود غزنوی کا معمول تھا کہ روزانہ وہ سوال اکھ بار دورد کا نذرانہ پیش کرتے تھے۔ اس مصروفیت کی وجہ سے ملک کے نظم و نسق کے لیے وقت تھوڑا ملتا تھا۔ روایت یہ ہے کہ ایک رات آپ کو خواب میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت نصیب ہوئی حضور نے ارشاد فرمایا کہ اے محمود اس درود شریف کو ہر روز بعد نماز فجر ایک مرتبہ پڑھ کر لاکھ درود کا ثواب حاصل کرو اور اس کی برکت سے میری محبت میں کامل ہوگا۔ سلطان محمود نے بہ مطابق ہدایت و ارشاد درود پڑھا اور اس مردہ کی خبر شخص کو دی اسی وجہ سے اس کو درود لکھی کہتے ہیں:

درود نمبر ۲۲

اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ
 وَعَلَى آلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ رَحْمَةِ اللَّهِ
 اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ
 وَعَلَى آلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ فَضْلِ اللَّهِ
 اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ
 وَعَلَى آلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ خَلْقِ اللَّهِ

اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ
 وَعَلَى آلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ بَعْدَ دَعْوَةِ اللَّهِ
 اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ
 وَعَلَى آلِ سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ بَعْدَ
 كَلِمَاتِ اللَّهِ اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلَى سَيِّدِنَا
 وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ بَعْدَ
 تَكْرِيمِ اللَّهِ اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلَى سَيِّدِنَا
 وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ بَعْدَ
 حُرُوفِ كَلَامِ اللَّهِ اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلَى سَيِّدِنَا
 وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ بَعْدَ
 قَطْرَاتِ الْأَمْطَارِ اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلَى
 سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ بَعْدَ دَائِرَةِ الْأَشْجَارِ

اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا
مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ بَعْدَ

رَمَلِ الْقِفَارِ اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلَى سَيِّدِنَا وَ
مَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ بَعْدَ
مَا خُلِقَ فِي الْبَحَارِ اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلَى سَيِّدِنَا
وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ بَعْدَ
الْحُبُوبِ وَالنَّمَارِ اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلَى سَيِّدِنَا
مُحَمَّدٍ بَعْدَ دَيْلِ وَالنَّهَارِ اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ
عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ سَيِّدِنَا
مُحَمَّدٍ بَعْدَ مَا أَظْلَمَ عَلَيْهِ الْقُلُوبُ وَأَشْرَقَ
عَلَيْهِ النَّهَارُ اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلَى سَيِّدِنَا
وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ بَعْدَ

مَنْ صَلَّى عَلَيْهِ ط اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلَى سَيِّدِنَا وَ
 مَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ
 مَنْ لَمْ يُصَلِّ عَلَيْهِ ط اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلَى
 سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ سَيِّدِنَا
 مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ رِيفَاسِ الْخَلَائِقِ ط اللَّهُمَّ
 صَلِّ وَسَلِّمْ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَعَلَى
 آلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ نَجْمِ السَّمَوَاتِ ط
 اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا
 مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ
 كُلِّ شَيْءٍ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ صَلَوَاتُ اللَّهِ
 تَعَالَى مَلَائِكَةٍ وَرُسُلِهِ وَجَمِيعِ
 الْخَلَائِقِ عَلَى سَيِّدِ الْمُرْسَلِينَ وَإِمَامِ الْمُتَّقِينَ

وَقَائِدِ الْفُرِّ الْمُعْجَلِينَ وَشَفِيعِ الْمَذْنُبِينَ
 سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَعَلَىٰ آلِهِ وَأَمْحَابِهِ
 وَأَزْوَاجِهِ وَذُرِّيَّاتِهِ وَأَهْلِ بَيْتِهِ وَأَهْلِ
 طَاعَتِكَ أَجْمَعِينَ مِنْ أَهْلِ السَّمَوَاتِ
 وَالْأَرْضِينَ بِرَحْمَتِكَ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ
 وَيَا أَكْرَمَ الْأَكْرَمِينَ وَصَلَّى اللَّهُ تَعَالَىٰ عَلَيَّ سَيِّدِنَا
 مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَأَمْحَابِهِ أَجْمَعِينَ وَسَلَّمْ تَسْلِيمًا دَائِمًا
 أَبَدًا كَثِيرًا كَثِيرًا وَالْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ

درود تاج ایک عام اور مشہور درود ہے جو ہر کتاب درود اور ہر کتاب
 وظائف میں موجود ہے جس میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوہ حسنہ کا بیان ہے
 اور اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر اپنی رحمتوں کی بارش فرما۔ درود
 تاج کی ابتدا کس نے کی اس کے متعلق باوجود کافی مطالعہ کے کوئی روایت ایسی نہیں
 ملی جو قابل ذکر ہو۔ بہر حال اس درود شریف میں بڑے خوبصورت الفاظ کا استعمال

ہوا ہے اور برکات و فضائل کا حامل ہے۔

میں عماد الدین قادری صاحب کا مشکور ہوں کہ انھوں نے بعد از تحقیق و تفتیش
یہ تعین کیا ہے کہ یہ حضرت شیخ اکبر ابن عربیؒ کا مرتب کردہ ہے۔

درود نمبر ۲۳

درود تاج

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ
صَاحِبِ التَّاجِ وَالْمِعْرَاجِ وَالْبُرَاقِ وَالْعَلَمِ
كَافِعِ الْبَلَاءِ وَالْوَبَاءِ وَالْقَدْحِ وَالْمَرَضِ
وَالْأَلْمِ اسْمُهُ مَكْتُوبٌ مَرْفُوعٌ
مَشْفُوعٌ مَنْقُوشٌ فِي اللُّوحِ وَالْقَلَمِ
سَيِّدِ الْعَرَبِ وَالْعَجَبِ جِسْمُهُ مَقْدَسٌ
مُعَظَّرٌ مَطَهَّرٌ مَنْوَرٌ فِي الْبَيْتِ الْحَرَامِ

شَمْسِ الْفَتْحِ بِدْرِ الدُّجَى صَدْرِ
 الْعُلَى نُورِ الْهُدَى كَهْفِ الْوَرَى
 مِصْبَاحِ الظُّلَمِ طَبِيبِ الشَّيْخِ شَفِيعِ
 الْأُمَمِ صَاحِبِ الْجُودِ وَالْكَرَمِ
 وَاللَّهِ عَاصِمَةٌ وَحَبِيبُ خَادِمَةٌ
 وَالْبُرَاقُ مَرْكَبَةٌ وَالْمُخْرَجُ سَفَرَةٌ
 وَسِيْرَةٌ الْمُنْتَهَى مَقَامَةٌ وَقَابِ
 قَوْسَيْنِ مَطْلُوبَةٌ وَالْمَطْلُوبُ
 مَقْصُودٌ وَالْمَقْصُودُ مَرْجُودٌ لَاطِ
 سِيْرِ الْمُرْسَلِينَ خَاتَمِ النَّبِيِّينَ
 شَفِيعِ الْمُدْنِيِّينَ أَنْبِيَاءِ الْخَرِيبِيِّينَ
 رَحْمَةً لِلْعَالَمِينَ رَاحَةَ الْعَاشِقِينَ

مُرَادِ الْمُشْتَاقِينَ شَمْسِ الْعَارِفِينَ
 سِرَاجِ السَّالِكِينَ مِصْبَاحِ الْمُقَرَّبِينَ
 مَحَبَّةِ الْفُقَرَاءِ وَالْغُرَبَاءِ وَالْمَسَاكِينِ
 سَيِّدِ الثَّقَلَيْنِ نَبِيِّ الْأَحْرَمَيْنِ إِمَامِ
 الْقِبْلَتَيْنِ وَسَيِّدِنَا فِي الدَّارَيْنِ
 صَاحِبِ قَابِ قَوْسَيْنِ مَحْبُوبِ
 رَبِّ الْمَشْرِقَيْنِ وَرَبِّ الْمَغْرِبَيْنِ
 حَبْلِ الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ

مَوْلَانَا وَمَوْلَى الثَّقَلَيْنِ أَبِي الْقَاسِمِ
 مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ نُورِ مَن
 نُورِ اللَّهِ يَا أَيُّهَا الْمُشْتَاقُونَ
 بِرُؤْيِ جَبَالِهِ صَلُّوا عَلَيْهِ وَ
 إِلَيْهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا

درود اکبر سب سے بڑا درود ہے۔ بزرگانِ سلف نے اس کے بہت فضائل بیان کیے ہیں۔ باری تعالیٰ اس کے پڑھنے والے پر رحم و کرم کرتا ہے۔ درود اکبر کے دو حصے ہیں۔ ایک حصہ تو الصلوٰۃ والسلام کا ہے اور دوسرا حصہ صلوٰۃ کا ہے۔ درود اکبر

دُرُودِ الْكَبْرِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

الصلوة والسلام عليك يا رسول الله

الصلوة والسلام عليك يا نبي الله

الصلوة والسلام عليك يا حبيب الله

الصلوة والسلام عليك يا خليل الله

الصلوة والسلام عليك يا صفى الله

الصلوة والسلام عليك يا خير خلق الله

الصلوة والسلام عليك يا مكي الله

الصلوة والسلام عليك يا قرشي الله

الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مَدَنِي رَاثِيهِ

الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مَنْ اخْتَارَهُ اللَّهُ

الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مَنْ عَظَّمَهُ اللَّهُ

الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا حَفْرَةَ اللَّهِ

الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا صَفْوَةَ اللَّهِ

الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا حُجَّةَ اللَّهِ

الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَحْمَةَ اللَّهِ

الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نُورَ اللَّهِ

الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مُحَمَّدًا رَسُولَ اللَّهِ

الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا صَاحِبَ الْمَنَاجِ وَالْمِعْرَاجِ

الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا صَاحِبَ الْخَوْضِ الْكَوْثَرِ

الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا صَاحِبَ الشِّفَاعَةِ

الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا صَاحِبَ النِّعَمَاتِ
 الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا خَاتِمَ النَّبِيِّينَ وَالرِّسَالَةِ
 الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ الْمَدِينِيُّ
 الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ الْحَرَامِيُّ
 الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ الْعَرَبِيُّ
 الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ الْحِجَازِيُّ
 الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ الْبَهَامِيُّ
 الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ الْهَاشِمِيُّ
 الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ الزَّرَكِيُّ
 الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ الْأُمِّيُّ



مَنْ تَزَكَّرَ بِكَ وَتُصَلِّ عَلَى سَوْءِ الْكَرِيمِ

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الْمُرْسَلِينَ

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ سَيِّدِ النَّبِيِّينَ

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الْمُؤْمِنِينَ

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الْمُتَّقِينَ

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الْمُصْلِحِينَ

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الصَّادِقِينَ

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الصَّابِرِينَ

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الشَّاهِدِينَ

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الْمُشْهُورِينَ

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الْمُرَاطِبِينَ

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الْمُنْحَبِينَ

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الْمُفْلِحِينَ

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الْمُجِيبِينَ

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الزَّاهِدِينَ

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ سَيِّدِ التَّائِبِينَ

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الْعَاقِبِينَ

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الْعَاطِفِينَ

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الْبَالِيِينَ

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الْقَائِمِينَ

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الرَّاعِينَ

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الْمُصْلِحِينَ

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الْقَارِيُنَ
 اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الْقَاعِدِيُنَ
 اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الْأَنْزَهَدِيُنَ
 اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الْمُوقِنِيُنَ
 اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الْمُنَاجِيُنَ
 اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الْقَانِعِيُنَ
 اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الْخَافِظِيُنَ
 اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الْجَائِعِيُنَ
 اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الْحَامِدِيُنَ
 اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الْمُرْشِدِيُنَ
 اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ سَيِّدِ النَّاطِرِيُنَ
 اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الْمُبَارِكِيُنَ

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الْمُوَحِّدِينَ

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الْقَائِلِينَ

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الْمُنْصُورِينَ

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ سَيِّدِ النَّاصِرِينَ

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الظَّافِرِينَ

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الْوَارِثِينَ

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الْمُظْفَرِينَ

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الْمُرْزُوقِينَ

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الرَّاعِبِينَ

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الْمُشْفِقِينَ

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ سَيِّدِ السَّاحِحِينَ

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ سَيِّدِ التَّوَابِينَ

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الْمُنِيِّينَ
اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الْعَابِدِينَ
اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الْمَسَاكِينِ
اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الْمُؤَافِقِينَ
اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الْمُؤَافِقِينَ
اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الْفَائِزِينَ
اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الْعَامِلِينَ
اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الْمُعَابِدِينَ
اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ سَيِّدِ النَّاجِينَ
اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الطَّاهِرِينَ
اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ سَيِّدِ التَّابِعِينَ
اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الْفَاضِلِينَ

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الشَّاكِرِينَ

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الْمُطَهَّرِينَ

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الْمُطِيعِينَ

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الْمَرْحُومِينَ

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الْمَخْفُورِينَ

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الطَّالِبِينَ

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الْمُطْلُوبِينَ

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الصَّوَامِينَ

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الْقَوَّامِينَ

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الْأَوَّابِينَ

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الْمُحِبِّينَ

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الْمَحْبُوبِينَ

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الْمُرُودِينَ

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الْمُتَقْبُولِينَ

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الْمُشْتَاقِينَ

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الْعَاشِقِينَ

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الْمُحْسِرِينَ

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الْعَارِفِينَ

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الْوَاعِظِينَ

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الْمَذْكُورِينَ

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الْمُلْهَبِينَ

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الْمُعْظَمِينَ

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الْمُبْلِغِينَ
 اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الْمُنَادِينَ
 اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الْمُرَدِّينَ
 اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الْمَفْسِرِينَ
 اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الْمُعَلِّمِينَ
 اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الْفَكَالِينَ
 اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الْبَازِلِينَ
 اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الْأَجْرَدِينَ
 اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الْمُتَعَبِّدِينَ
 اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الْمُسْتَمْعِينَ
 اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الْمُقَرَّبِينَ

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الْمُحْسِنِينَ

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الْمُرْحِيِّينَ

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الْمَقْرَبِيِّينَ

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الْمُتَقَاتِ بِلَدِينِ

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الْمُسِيحِيِّينَ

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الْمُقَدَّسِيِّينَ

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الْمُرْتَلِيِّينَ

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الْمُحَقِّقِيِّينَ

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الْمُدَقِّقِيِّينَ

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الدَّاعِيِيِّينَ

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الصَّاعِيِيِّينَ

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الْمُحْسِنِينَ
 اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الزَّالِمِينَ
 اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الْكَامِلِينَ
 اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ سَيِّدِ السَّابِقِينَ
 اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الْمُسْبِرِينَ
 اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الْمُعْصُمِينَ
 اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الْمُحْفَظِينَ
 اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الشَّافِعِينَ
 اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الْمُشْفَعِينَ
 اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الْمُتَحَطِّبِينَ
 اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الْمُؤَلَّفِينَ

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الْأَظْهَرِينَ

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الْمُتَّصِدِ قِيْنَ

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الْمُؤَفَّقِينَ

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الْعَافِينَ

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الْمُبْتَدِلِينَ

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الْمُكْرُوْنِينَ

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الْمَسْرُورِينَ

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الْمُنْزَلِينَ

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الْمُتَبَتِّلِينَ

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الْأَمِينِينَ

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الْمُتَوَاضِعِينَ

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الْمُتَفَكِّرِينَ
 اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الْمُبْجَلِينَ
 اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الْمُتَفَاخِرِينَ
 اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الْمُتَعَبِّلِينَ
 اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الْمُتَوَسِّمِينَ
 اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الْقَاسِمِينَ
 اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الْمُقِيمِينَ
 اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الْمُسَافِرِينَ
 اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الْمُهَاجِرِينَ
 اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الْمُطَهَّرِينَ
 اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الْإِفْرِيِّنَ

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الْمُبْرَهِينِ

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ سَيِّدِ السَّابِحِينَ

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الْعَسَاكِينِ

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الْقَانِتِينَ

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الْمُنْفِقِينَ

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الرَّضِيِّينَ

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الرَّءُوفِينَ

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الْمُتَهَجِّدِينَ

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الْمُسْتَغْفِرِينَ

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الْمُتَعَفِّفِينَ

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الْحَامِلِينَ

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الْمُرْتَدِّينَ

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الْمُرْفِيَّيْنَ

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الْمَادِحِيْنَ

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الْأَرْفَعِيْنَ

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الْمُبَشِّرِيْنَ

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الْمُنْدَرِيْنَ

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الْمُتَدَبِّرِيْنَ

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الْمُنْشِيْنَ

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الْمُخْلِصِيْنَ

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الذَّاكِرِيْنَ

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الْخَاضِعِيْنَ

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الْخَاشِعِينَ

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الرَّاجِينَ

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الْمُؤْمَلِينَ

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الْخَالِصِينَ

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الْمُتَوَكِّلِينَ

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الْأُظْهَرِينَ

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الْأَكْرَمِينَ

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الْأَخْبِيْنَ

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الْأَشْجَعِينَ

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الْأَفْضَلِينَ

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الْأَخْوَرِينَ

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الْمَعْرُوفِينَ
 اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ سَيِّدِ السَّالِكِينَ
 اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الْمُعَاهِدِينَ
 اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الْهَادِينَ
 اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الْمُهْدِيِّينَ
 اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الْمُمْلِكِينَ
 اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الْفَائِزِينَ
 اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الْفَاتِحِينَ
 اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ مَعَ الْأَرْضِ إِذَا

بَدَلْتُ اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ مَعَ الصُّدُورِ إِذَا
 حَصَلَتْ اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ مَعَ الْحَسَنَاتِ

إِذَا أَظْهَرْتُ اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ مَعَ
 السَّيِّئَاتِ إِذَا أَبْدَلْتُ اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ مَعَ
 التَّمَوَاتِ إِذَا أَنْزَلْتُ اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ مَعَ
 الْحَلِجَاتِ إِذَا قَضَيْتُ اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ مَعَ
 الْجَنَّةِ إِذَا أَرْزَلْتُ اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ مَعَ النَّفُوسِ
 إِذَا رَوَّجْتُ اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ فِي الْأَمِينِ
 عَلَى وَحْيِكَ صَلِّ لَهَا وَلَا مَسْئَرًا
 اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ بَعْدَ دِكْرِ كُلِّ مَعْلُومٍ
 اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ
 اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ أَضْعَافَ مَا صَلَّيْتُ
 عَلَيْهِ جَمِيعِ الْمُصَلِّينَ مِنَ السَّابِقِينَ وَ
 الْمُؤَخَّرِينَ أَضْعَافًا مِضَاعَةً أَلْفَ

أَلْفِ أَلْفِ أَلْفِ أَلْفٍ وَصَلِّ كَذَلِكَ عَلَى جَمِيعِ
 الْأَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِينَ وَعَلَى الْمَلَائِكَةِ
 الْمُقَرَّبِينَ وَأَهْلِ طَاعَتِكَ أَجْمَعِينَ
 اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ
 بَعْدَ دِكْرِ شَيْءٍ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ صَلَوَةً
 اللَّهُ وَمَلَائِكَتِهِ وَأَنْبِيَائِهِ وَرُسُلِهِ وَجَمِيعِ
 خَلْقِهِ عَلَى مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الْمُرْسَلِينَ وَإِقَامِ
 الْمُتَّقِينَ وَخَاتَمِ النَّبِيِّينَ وَقَائِدِ الْغُرِّ الْمُحَجَّلِينَ
 وَشَفِيعِ الْمُذْنِبِينَ وَرَسُولِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَعَلَى
 آلِهِ وَأُمَّهَاتِهِ وَذُرِّيَّتِهِ وَأَهْلِ بَيْتِهِ وَأَخْفَادِهِ
 أَجْمَعِينَ اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى جِبْرِيلَ وَمِيكَائِيلَ وَ
 إِسْرَافِيلَ وَعِزْرَائِيلَ وَمُنْكَرٍ وَنَكِيرٍ وَالْمَلَائِكَةِ

الْمُقَرَّبِينَ وَعَلَى حَمَلَةِ الْعَرْشِ وَالْكَرَامِ
 الْكَاتِبِينَ اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا
 مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَبَارِكْ
 وَسَلِّمْ صَلَاةً تُجَنِّبُنَا بِهَا مِنْ جَمِيعِ الْأَهْوَالِ
 وَالْأَفَاتِ وَتَقْضِي لَنَا بِهَا جَمِيعَ الْحَاجَاتِ وَ
 تُطَهِّرُنَا بِهَا مِنْ جَمِيعِ السَّيِّئَاتِ وَتَرْفَعُنَا
 بِهَا عِنْدَكَ أَعْلَى الدَّرَجَاتِ وَتُبَلِّغُنَا بِهَا
 أَقْصَى الْغَايَاتِ مِنْ جَمِيعِ الْخَيْرَاتِ فِي
 الْحَيَاةِ وَبَعْدَ الْمَمَاتِ اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى
 مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ
 وَصَلِّ عَلَى جَمِيعِ الْأَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِينَ
 وَعَلَى عِبَادِكَ الصَّالِحِينَ وَسَلِّمْ

تَسْلِيمًا كَثِيرًا كَثِيرًا ط اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ
 بِحَقِّ هَذِهِ الصَّلَاةِ أَنْ تُكْرِمَنِي بِرُوحِيَّةِ
 مُحَمَّدٍ خَاتَمِ النَّبِيِّينَ فِي الْمَنَامِ وَأَنْ تُغْفِرَ لِي
 وَلِوَالِدِيَّ وَلَا أُسْتَاذِيَّ وَلِجَسِيْعِ
 الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِينَ
 وَالْمُسْلِمَاتِ الْأَحْيَاءِ مِنْهُمْ وَالْأَمْوَاتِ وَتَجْبِرَنِي
 مِنْ عَذَابِكَ وَلَوْجِبَ لِي رِضْوَانَكَ وَسَلِّمْ
 تَسْلِيمًا كَثِيرًا كَثِيرًا ط بِرَحْمَتِكَ
 يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ ط

ایک مشہور درود، درود ہزارہ ہے۔ علمائے دین نے اس کے بہت فضائل بیان کیے ہیں۔ مگر روایتاً اس کی ابتدا کا پتہ نہیں۔ درود نمبر ۴۴

دَرُودِ هَزَارَةِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ
بِعَدَدِ كُلِّ ذَرَّةٍ مِّائَةِ اَلْفِ
اَلْفَ مَرَّةٍ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ

درود قرآنی کے متعلق یہ کہا جاتا ہے کہ اس کو پڑھنے سے رحمت ربی کا بادل چھا جاتا ہے اور باران رحمت نصیب ہوتی ہے۔ (فضائل و برکات درود) درود نمبر ۴۴

اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَاٰلِهِ وَاَصْحَابِهِ
بِعَدَدِ مَا فِيْ جَمِیْعِ الْقُرْاٰنِ
حُرُوفاً اَحْرُفًا وَّبِعَدَدِ كُلِّ
حَرْفٍ اَلْفًا اَلْفًا

دروذ ناریہ کو اگر صدق دل سے پڑھا جائے تو اللہ تعالیٰ نے اس درود شریف میں بڑی طاقت رکھی ہے۔ فضائل و برکات درود میں لکھا ہے: "یہ درود ایسا راز ہے جس کو عارفوں اور خاص الخاص اولیاء کے سوا کوئی نہ سمجھ سکا۔ اس میں بے شمار خاص فوائد ہیں جن کو لکھا جائے تو دنیا کی سیاہی اور کاغذ ختم ہو جائیں۔ یہ طلال و سنج میں تیر بہدف کا کام کرتا ہے۔ (فضائل و برکات درود) درود ناریہ

دَرُودِ نَارِيَةِ

اللَّهُمَّ صَلِّ صَلَاةً كَامِلَةً وَسَلِّمْ سَلَامًا تَامًا
 عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدِنِ الَّذِي تَنَحَّلَ بِهِ
 الْعُقَدُ وَتَفَرَّجُ بِهِ الْكُرْبُ وَتُقْضَى بِهِ الْحَوَائِجُ
 وَتُنَالُ بِهِ الرِّغَائِبُ وَحُسْنُ النُّهْرِ اِيْتِمٌ وَيُسْتَسْقَى
 الْغَمَامُ بِوَجْهِهِ الْكَرِيمِ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ فِي كُلِّ
 لَمْحَةٍ وَنَفْسٍ بَعْدَ كُلِّ مَعْلُومٍ لَكَ
 يَا اللَّهُ يَا اللَّهُ يَا اللَّهُ -

دروذ دوائی پڑھنے کا اتنا ہی ثواب ہے جتنا کہ دلائل الخیرات کے پڑھنے کے بعد۔ (دروذ شریف) درود ناریہ

دُرُودِ رَاحِي

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلٰی آلِ سَيِّدِنَا
مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَا فِي عِلْمِ اللّٰهِ صَلَوَاتٌ دَائِمَةٌ بِرَوْحِ امْلٰكِ اللّٰهِ

درود قلبی کے متعلق یہ روایت ہے کہ باری تعالیٰ کے فضل و کرم سے قلب کو منور
کرتا ہے خاص طور سے جب یہ دعا کا حصہ ہو۔ اس کے پڑھنے سے انشاء اللہ تعالیٰ
دعا قبول ہوگی۔ (فضائل و برکات درود) . درود نمبر ۴۹

دُرُودِ مَلِي

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی يَاشَفِيْعِ الْمَلٰٓئِكِيْنَ
سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا وَمُرْشِدِنَا وَرَاحَتِ
قَلْبِنَا وَطَيِّبِ ظَاهِرِنَا بِاطْنِنَا مُحَمَّدٍ
عَلٰی آلِهِ وَاصْحَابِهِ وَآئِرْ وَاجِبِهِ وَ

أَهْلِ بَيْتِهِ وَأَوْلِيَاءِ أُمَّتِهِ وَ
أَهْلِ طَاعَتِكَ أَجْمَعِينَ إِلَى يَوْمِ الدِّينِ ط

درود شریف میں لکھا ہے: اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب کے صدقہ امت محمدیہ کے لیے یہ درود اس دنیا میں ظاہر کیا۔ اس درود کے پڑھنے سے انشاء اللہ دل میں نور پیدا ہوگا۔ وہ نور جس سے اسرار الہی کھلتے ہیں: اس درود کو درود نور کہتے ہیں۔ (درود شریف) درود نمبر ۵

دَرُودِ نُوْرٍ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ نُوْرٍ اِلٰنُوَارٍ وَ

سِرِّ الْاَسْرَارِ وَ سَيِّدِ الْاَبْرَارِ ط

درود العاشقین عاشقوں کا معراج ہے ان کا تاج اور درجات بلند کرنے والا آل، اس درود کو پڑھنے والا عاشق رسول ہے۔ درود نمبر ۵

دُرُودُ الْعَاشِقِيْنَ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

اللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَيِّدِنَا وَ مَحْبُوْبِنَا

وَمَوْلَانَا مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ
 الْهَاشِمِيِّ الْقُرَشِيِّ النَّزَكِيِّ الْمَدَنِيِّ الْعَرَبِيِّ وَ
 عَلَى الْوَصْلِ اللَّهُ عَلَيْكَ يَا شَفِيعَ الْمُذْنِبِينَ
 سَيِّدَنَا وَمَوْلَانَا أَحْمَدَ مُجْتَبَى مَكَّةَ
 مُصْطَفَى وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَأَنْزَوَاجِهِ وَ
 أَحْبَابِهِ وَذُرِّيَّاتِهِ وَأَهْلِ بَيْتِهِ وَ
 أَهْلٍ طَاعَتِكَ أَجْمَعِينَ ط

درود اول کو اللہ تعالیٰ نے سب سے مقرب بنایا ہے۔ اس درود شریف کو
 پڑھنے والا انشاء اللہ محرومی سے نجات پائے گا۔ اس کو کثرت سے پڑھا جائے تو
 انشاء اللہ ہر برائی سے نجات مل جائے گی۔ آدمی کو پرہیزگار اور عبادت گزار بنانے میں
 مدد ملتی ہے۔ روایت ہے کہ اس کے پڑھنے والے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے
 صدقہ سے صف اول میں جگہ پائیں گے۔ (درود شریف) درود نمبر ۵۲

دَرُودِ اَوَّلِ يَمِيْنِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ اَفْضَلِ النَّبِيَّاتِ وَالْكَرَمِ اَصْفِيَاءِكَ

مَنْ فَاضَتْ مِنْ زُورِهِ جَمِيعُ الْأَشْرَارِ وَصَاحِبِ الْمُعْذِرَاتِ
وَصَاحِبِ الْمُفْتَا مِرْ -

و جھوٹے سے درود جو بہت مشہور اور عام ہیں۔ (زادِ راہ) درود پ ۵۳، ۵۴

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَآلِ

سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَالنَّبِيِّ الْأُمِّيِّ وَ

عَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ

ایک مختصر درود شریف جو بڑی فضیلت کا حامل ہے جس کے متعلق ایک بزرگ نے فرمایا کہ بندہ رحمت میں ڈھک جاتا ہے :-

درود پ ۵۵

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ
عَبْدِكَ وَرَسُولِكَ النَّبِيِّ بَعْدَ أَنْفَاسِ الْخَلَائِقِ صَلَوةً
دَائِمَةً بِدَاوَامِ خَلْقِ اللَّهِ -

بچوں کے لیے ایک مختصر درود جس میں کوئی نقطہ نہیں۔

اس درود کے الفاظ کی تعداد کلمہ طیبہ کے الفاظ کی تعداد کے برابر ہے۔ بچوں کو

تعلیم دے جاتے ایک بار

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

پڑھ کر کلمہ طیبہ

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ط

پڑھیں اور پھر یہ درود پڑھیں تاکہ تمام زمینیں انکا نصیبہ ہوں۔

اِنْ شَاءَ اللّٰهُ ط

صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّآلِهِ وَسَلَّمَ ط

(زادِ رَاہ)

درود محمدی اور درود طیب بہت مشہور درود ہیں۔ روایت کا ٹھیک پتہ

درود نمبر ۵۶

میں چیتا۔ (فضائل و برکات درود)

دُرُودِ مُحَمَّدِي

اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلٰى اٰلِ

سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ النَّبِيِّ

الْاُمِّيِّ بَعْدَ اَنْفَاسِ الْخَلَائِقِ ط

صَلُوْةً دَائِمَةً بَدَا مِنْ خَلْقِ اللّٰهِ ط

دَرُودِ طَيِّبٍ

صَلِّ اللَّهُ عَلَيْكَ يَا شَفِيعَ الْمُدُنِ بَيْنَ سَيِّدِنَا
 وَمَوْلَانَا أَحْمَدَ مُحَمَّدٍ مَوْلَى مِصْطَفَى
 وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَأَزْوَاجِهِ وَأَحْبَابِهِ
 وَذُرِّيَّاتِهِ وَأَهْلِ بَيْتِهِ وَأَهْلِ طَاعَتِكَ
 أَجْمَعِينَ ط

إِنَّ اللَّهَ مَعَ الصَّابِرِينَ ط
 "القرآن"

ترجمہ: اے شک اللہ تعالیٰ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔

هَدِيَّةٌ بزرگان

مولانا احمد عبدالصمد صاحب فاروقی قادری چشتی نے اپنی تصنیف
خزینہ رحمت میں کچھ درود تحریر فرمائے ہیں۔

① درود ذیل حصول عرفان اور قلب کو نور علی نور سے منور کرتا ہے۔ درود نمبر ۵۹

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ نُورِ الْأَنْوَارِ، سِرِّ
الْأَسْرَارِ، مَهْبِطِ الْوَجْهِ وَالْأَسْرَارِ
الْأَنْوَارِ وَالْإِلَهِ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ
② اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ
وَالْأَسْرَارِ وَالْإِلَهِ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ

اے اللہ! درود بھیج ہمارے سردار و آقا حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم)
پر اور ہمارے سردار حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی آل پر جیسا کہ تو (خود)
محبوب رکھتا اور پسند فرماتا ہے۔

اس کے متعلق ارشاد ہے کہ شب معراج میں دیگر عبادات کے ساتھ ۲۰۰ سے ایک ہزار دفعہ پڑھیں تو اللہ تعالیٰ کا فضل و کرم مثال حال رہتا ہے۔

③ ایک اور عظیمہ جو حضور پر نور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی نظرِ نفیسات کے ساتھ فیضانِ علم و حکمت اور جود و کرم کا بھی ضامن ہے۔ درود نمبر ۶۱

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ مَعْدِنِ الْجُودِ وَالْكَرَمِ،

مَنْبِعِ الْعِلْمِ وَالْحِكْمِ وَإِلَيْهِ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ۔

④ حضرت قبلہ نے شبِ برات کی دیگر عبادات کے ساتھ ایک ہزار مرتبہ یہ درود پڑھنے کی ہدایت کی ہے۔ درود نمبر ۶۲

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ نِ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ۔

⑤ مولانا احمد عبد الصمد صاحب نے خزینہ رحمت میں اعمالِ عاشورہ کے ساتھ یہ درود شریف مرحمت فرمایا ہے: درود نمبر ۶۳

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ مَظْهَرِ

الْجَمَالِ وَالْجَلَالِ مَرَاةِ الذَّاتِ مَعْدِنِ

الْمُشَاهَدَاتِ فَخْزَنِ التَّجَلِّيَّاتِ مُوَصِّلِ

الْعِبَادِ إِلَى رَبِّ الْأَرْبَابِ وَإِلَيْهِ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ

⑥ ایک اور درود رحمتِ خزینہ سے ماخوذ ہے اور فضیلتوں کا منبع ہے۔

درود نمبر ۶

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ مَا دَامَتِ الصَّلَاةُ،
 اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ مَا دَامَتِ الْبَرَكَاتُ،
 اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ مَا دَامَتِ الرَّحْمَةُ،
 اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ فِي الْأَرْوَاحِ وَصَلِّ
 عَلَى مُحَمَّدٍ فِي الصُّنُورِ وَالْأَوْضَاعِ وَ
 صَلِّ عَلَى اسْمِ مُحَمَّدٍ فِي الْأَسْمَاءِ وَصَلِّ
 عَلَى نَفْسِ مُحَمَّدٍ فِي النَّفُوسِ وَصَلِّ عَلَى
 قَلْبِ مُحَمَّدٍ فِي الْقُلُوبِ وَصَلِّ عَلَى قَبْرِ
 مُحَمَّدٍ فِي الْقُبُورِ وَصَلِّ عَلَى رَحْضَةِ
 مُحَمَّدٍ فِي التَّرْيَاضِ وَصَلِّ عَلَى شَرِبَةِ
 مُحَمَّدٍ فِي التَّرَابِ وَصَلِّ عَلَى نُورِ مُحَمَّدٍ
 فِي الْأَنْوَارِ وَصَلِّ عَلَى جَسَدِ مُحَمَّدٍ فِي

الْأَجْسَادِ وَصَلِّ عَلَى خَصْلَةٍ مُحَمَّدٍ فِي
 الْخِصَالِ وَصَلِّ عَلَى خَيْرِ خَلْقِهِ مُحَمَّدٍ
 وَعَلَى آلِهِ وَأَمْحَايِهِ وَذُرِّيَّتِهِ
 وَأَهْلِ بَيْتِهِ أَجْمَعِينَ بِرَحْمَتِكَ يَا
 أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ بِحَقِّ
 لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ

درود بند ۱۵

۵) مخدومی و محترمی حضرت حافظ مولوی سید جمایت علی شاہ صاحب قاسمی مدظلہ
 نے مجھے ازراہ کرم ایک خصوصی درود سے نوازا، جو میرے لیے بے شمار برکتوں کا موجب ہوا۔

خادم حسین بکراہی

الْحَمْدُ وَلِمَنْ تَفَرَّدَ بِالْقِدَمِ وَالصَّلَاةِ
 وَالسَّلَامِ عَلَى عَبْدِ الْمُكْتَرَمِ الَّذِي
 جَعَلَهُ بِأُذُنِهِ مُتَمَرِّفًا فِي الْكُرْنَيْنِ
 فَكَانَ مَحْبُوبًا رَبَّنَا سَيِّدِ الثَّقَلَيْنِ
 اللَّهُمَّ شَفِّعْهُ فِينَا وَبِعِظَمَةِ إِسْمِهِ

سَفَضَلْ عَلَيْنَا بِيدِكَ الْفَاضِلَةَ
 وَرَحْمَتِكَ الْوَاسِعَةَ وَإِنَّا كُنْتُ
 بِعَبْدِكَ بِصَيْرًا وَبِالْإِجَابَةِ
 جَدِيرًا ط

ہدیہ ۲۵ صفر ۱۳۹۲ھ ۱۰ اپریل ۱۹۷۲ء (زادراہ)

انھوں نے اس ہدیہ کے ساتھ یہ تحریر فرمایا :-

” احد کی احدیت کی طرح ذاتِ احمد صلی اللہ علیہ وسلم کی انفرادیت بھی اپنی
 جگہ منفرد ہے۔ وہ یکتا، تو یہ بے ہمتا۔ آپ آئینہ حق ہیں اور خاص الخاص کے
 لیے اس میں قیل و قال محال ہے۔“

مولانا عبدالغفور صاحب نے ۲۲ ویں حج کے بعد یہ ہدیہ عنایت فرمایا (زادراہ)

درود ۶۴

اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا
 مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَعِزَّتِهِم بِعَدَدِ
 كُلِّ مَعْلُومٍ تَكْ-

بزرگان نے بے بہا اور بیش بہا ہدیہ جات پیش کیے ہیں۔ یہاں کوشش اس بات
 کی گئی ہے کہ ان ہدیوں کو پیش کیا جائے جن سے درود شریف کے فہم و انتخاب میں
 پڑھنے والوں کو سہولت ہو۔

دَرُودِ مُسْتَفَاثِ اِیْکِ مَشْهُورِ دَرُودِ هَے جِسْ کَا ہَدِیَہِ پِشِ کَرْنِے کِ سَعَادَتِ
حَاصِلِ کِ جَارِہِیْ هَے۔ اِسْ دَرُودِ شَرِیْفِیْ مِیْنِ ہَرِ اِیْکِ نَے کُچھِ تَبْدِیْلِیَایِ کِ ہِیْنِ۔ یَہِ
دَرُودِ حَضْرَتِ اَحْمَدِ شَہِ صَاحِبِ بَخَّارِیْ شَامِ پُورِیْ کَا ہَدِیَہِ مَبَارَکِ هَے جِسْ مِیْنِ تَقْطُورِیْ سِی
تَبْدِیْلِیْ هَے تَاکَ دُوسْرَے عِلْمَا کَرَامِ سَے اِسْ کِ مَنَاسِبَتِ ہُو جَا تَے۔ دَرُودِ پَنجُو ۶

دُرُودِ مُسْتَفَاثِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ زَيَّنَ النَّبِیِّیْنَ بِحَبِیْبِهِ
اَلْمُصْطَفٰی وَمَنْ عَلٰی اَلْمُؤْمِنِیْنَ بِبِنْتِهِ
اَلْمُبَجَّبَةِ اَلصَّلٰوَةِ وَاَلسَّلَامِ عَلٰی رَسُوْلِهِ
مُحَمَّدٍ خَیْرِ الْوَالِیِّ الْمَسِیْرُ بِهِ مِنْ
فَوْقِ الْعَرْشِ اِلِیْ تَحْتِ الثَّرَى اَلْحَمْدُ
لِلّٰهِ عَلٰی مَا مَضٰی وَاَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰی مَا بَقِیَ
اَلصَّلٰوَةِ وَاَلسَّلَامِ عَلٰی رَسُوْلِهِ مُحَمَّدٍ خَیْرِ

الْوَرَكِ مَدْحُكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَى النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ أَنْتَ خَيْرُ اللَّهِ الْمُسْتَغَا^ش
 إِلَى حَضْرَةِ اللَّهِ تَعَالَى الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ
 عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ رَسُولَ سَيِّدِ الْكَوْنَيْنِ
 فَتَّاحِ فَاتِحِ اللَّهِ الْمُسْتَغَا^ش إِلَى حَضْرَةِ
 اللَّهِ تَعَالَى الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ
 اللَّهِ النَّبِيِّ الْمُصْطَفَى رَسُولِ سِرِّ الْعَالَمِينَ
 مُحَمَّدٍ مُطِيبِ اللَّهِ الْمُسْتَغَا^ش إِلَى
 حَضْرَةِ اللَّهِ تَعَالَى الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ
 عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ السَّيِّدِ الْمَعْلَى رَسُولِ
 نَبِيِّ الْخَافِقِينَ قَاسِمِ خَيْرِ خَلْقِ اللَّهِ الْمُسْتَغَا^ش
 إِلَى حَضْرَةِ اللَّهِ تَعَالَى الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ
 عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَوْلَى مِنْ عِبَادِ اللَّهِ

۱۳۱

رَسُوْلُ صَاحِبِ الدَّارَيْنِ خَادِمِ طَيْبِ
 اَللّٰهِ الْمُسْتَفَاتِ اِلَى حَضْرَةِ اَللّٰهِ تَعَالَى
 الصَّلَاةِ وَالسَّلَامِ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اَللّٰهِ
 النَّبِيَّ الْمُرَكَّبِيَّ رَسُوْلَ تَاجِ الْحَرَمَيْنِ نَاوِي
 طَاهِرِ اَللّٰهِ الْمُسْتَفَاتِ اِلَى حَضْرَةِ اَللّٰهِ
 تَعَالَى الصَّلَاةِ وَالسَّلَامِ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ
 اَللّٰهِ هَذَا نَارِ رَسُوْلٍ جَدِّ الطَّيِّبِيْنَ الْحَسَنِ
 وَالْحُسَيْنِ دَاعٍ مُّطَهِّرِ اَللّٰهِ الْمُسْتَفَاتِ
 اِلَى حَضْرَةِ اَللّٰهِ تَعَالَى الصَّلَاةِ وَالسَّلَامِ
 عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اَللّٰهِ نَبِيَّ فِتْحَاتِ مَرْتَفَعِ
 اِمَامِ رَسُوْلٍ مُّقْتَدِ الْاِئِمَّةِ الْمَهْدِيِّينَ
 هَادِيِّ مَبِيْنِ اَللّٰهِ الْمُسْتَفَاتِ اِلَى حَضْرَةِ
 اَللّٰهِ تَعَالَى الصَّلَاةِ وَالسَّلَامِ عَلَيْكَ يَا
 رَسُوْلَ اَللّٰهِ هَذَا نَارِ رَسُوْلٍ مُّهْدِيِّ مَبِيْنِ

الصَّلَاةِ كَهَذَا مَطِيعِ اللَّهِ الْمُسْتَفَاتِ إِلَى
 حَضْرَةِ اللَّهِ تَعَالَى الصَّلَاةِ وَالسَّلَامِ
 عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ حَبِيبِنَا رَسُولَ هَدْيِ
 الْأُمَّةِ وَرَسُولِ صِفَةِ حُجَّةِ اللَّهِ الْمُسْتَفَاتِ
 إِلَى حَضْرَةِ اللَّهِ تَعَالَى الصَّلَاةِ وَالسَّلَامِ
 عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مُحَمَّدُ مَحَبَّبُنَا أَحْمَدُ
 رَسُولُ كَرِيمٍ مَرْفَعِي خَلِيفَةُ اللَّهِ الْمُسْتَفَاتِ
 إِلَى حَضْرَةِ اللَّهِ تَعَالَى الصَّلَاةِ وَالسَّلَامِ
 عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ رَسُولِنَا رَسُولِ
 عَلَى الدَّوَامِ نَبِيِّ طَهٍ قَائِمٌ حَامِدُ اللَّهِ
 الْمُسْتَفَاتِ إِلَى حَضْرَةِ اللَّهِ تَعَالَى الصَّلَاةِ
 وَالسَّلَامِ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَمِيرُنَا
 رَسُولِ وَنَبِيِّ مُحَمَّدٍ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَاصِرُ كَلِيمِ اللَّهِ

الْمُسْتَفَاتُ إِلَى حَضْرَةِ اللَّهِ تَعَالَى
 الصَّلَاةِ وَالسَّلَامِ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ
 اللَّهِ مُعِينًا رَسُولُ اللَّهِ وَالنَّبِيِّ
 الْيَاسِينَ إِمَامِ أَمِينِ اللَّهِ الْمُسْتَفَاتُ
 إِلَى حَضْرَةِ اللَّهِ تَعَالَى الصَّلَاةِ وَالسَّلَامِ
 عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مُصَدِّقِنَا رَسُولِ
 وَحِبِينَا نَبِيِّ مَرْكُومِ بَيَانِ رَسُولِ
 اللَّهِ الْمُسْتَفَاتُ إِلَى حَضْرَةِ اللَّهِ
 تَعَالَى الصَّلَاةِ وَالسَّلَامِ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ
 اللَّهِ شَاهِدِنَا رَسُولِ اللَّهِ وَالنَّبِيِّ مُدَّتْرِهِ
 قُرْآنِ تَوْرَانِ اللَّهِ الْمُسْتَفَاتُ إِلَى حَضْرَةِ
 اللَّهِ تَعَالَى الصَّلَاةِ وَالسَّلَامِ عَلَيْكَ

يَا رَسُولَ اللَّهِ مَذْكُرًا رَسُولٍ مَعْظَمٍ
 الرُّوحِ بِأَجْرَادِ اللَّهِ الْمُسْتَعَاثِ إِلَى
 حَضْرَةِ اللَّهِ تَعَالَى الصَّلَاةِ وَالسَّلَامِ
 عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ سُلْطَانَ الْأَنْبِيَاءِ
 رَسُولِ صَاحِبِ الْفُرْقَانِ مَلِكِ شُكْرِ اللَّهِ
 الْمُسْتَعَاثِ إِلَى حَضْرَةِ اللَّهِ تَعَالَى الصَّلَاةِ
 وَالسَّلَامِ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِمَامَ الْأَقْتَبِيَّةِ
 رَسُولِ صَاحِبِ الْكُوثْرِ مَدَنِي مُنِيرِ
 اللَّهِ الْمُسْتَعَاثِ إِلَى حَضْرَةِ اللَّهِ تَعَالَى
 الصَّلَاةِ وَالسَّلَامِ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ
 سِرَاجَ الْأَوْلِيَاءِ رَسُولِ صَاحِبِ الْمِيزَانِ
 أَبْطَحِي قَرِيبِ اللَّهِ الْمُسْتَعَاثِ إِلَى
 حَضْرَةِ اللَّهِ تَعَالَى الصَّلَاةِ وَالسَّلَامِ عَلَيْكَ

يَا رَسُولَ اللَّهِ بُرْهَانَ الْأَصْفِيَاءِ رَسُولُ
 سَيِّدِ الْقَوْمِ عَرَبِيٌّ يَتِيمٌ اللَّهُ الْمُسْتَفْتَى
 إِلَى حَضْرَةِ اللَّهِ تَعَالَى الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ
 عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ شَفِيعُنَا رَسُولُ
 حِجْرَةِ الْمَهْدِ سَيِّدِ قُرَيْشٍ وَشَهِيدِ اللَّهِ
 الْمُسْتَفْتَى إِلَى حَضْرَةِ اللَّهِ تَعَالَى الصَّلَاةُ
 وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِمَامِ الْمُؤْمِنِينَ
 وَزِينَةِ الْأَنْبِيَاءِ رَسُولِ خَادِمِ الْفُقَرَاءِ
 حِجَازِيِّ نَذِيرِ اللَّهِ الْمُسْتَفْتَى إِلَى
 حَضْرَةِ اللَّهِ تَعَالَى الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ
 عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ خَتَمِ الْأَنْبِيَاءِ
 رَسُولِ مَنَاجِحِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ
 الْمُسْتَفْتَى إِلَى حَضْرَةِ اللَّهِ تَعَالَى

الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ

صَادِقًا رَسُولًا مُرْسَلًا مُتَوَسِّطًا

رَحِيمًا اللَّهُ الْمُسْتَفَاتُ إِلَى حَضْرَةِ اللَّهِ

تَعَالَى الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ

اللَّهِ سَيِّدَنَا رَسُولًا مُسْتَفَاتًا مُقْتَمِرًا

حَلِيمًا اللَّهُ الْمُسْتَفَاتُ إِلَى حَضْرَةِ اللَّهِ

تَعَالَى الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ

اللَّهِ لَعَنَّا يَا رَسُولَ الثَّقَلَيْنِ أَنْتَ حَقٌّ

مُنِيبٌ اللَّهُ الْمُسْتَفَاتُ إِلَى حَضْرَةِ اللَّهِ

تَعَالَى الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ

اللَّهِ وَأَعْظَمْنَا رَسُولًا وَرَسُولَهُ الْمُجْتَبَى

أَوْلَى حَبِيبِ اللَّهِ الْمُسْتَفَاتُ إِلَى حَضْرَةِ

اللَّهِ تَعَالَى الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ

اللَّهُ أَكْرَمُنَا رَسُولُ صَاحِبِ الشَّرِيعَةِ
 أَخْرُ عَزِيزِ اللَّهِ الْمُسْتَفَاتِ إِلَى حَضْرَتِهِ
 اللَّهُ تَعَالَى الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ
 اللَّهِ أَهْلُ التَّقْوَى رَسُولُ صَاحِبِ الظَّرِيقَةِ
 شِفَاءُ فَصِيحِ اللَّهِ الْمُسْتَفَاتِ إِلَى حَضْرَتِهِ
 اللَّهُ تَعَالَى الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا
 رَسُولَ اللَّهِ إِمَّنَّا بِكَ أَنْتَ نَبِيُّ رَسُولِ
 صَاحِبِ الْحَقِيقَةِ مُضَرِّي بَشِيرِ اللَّهِ
 الْمُسْتَفَاتِ إِلَى حَضْرَتِهِ اللَّهُ تَعَالَى الصَّلَاةُ
 وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِمَامُ
 الْأُمَمِ مُحَمَّدُ صَاحِبِ الْمَعْرِفَةِ
 بَرُهَانَ رَحْمَةِ اللَّهِ الْمُسْتَفَاتِ

إِلَى حَضْرَةِ اللَّهِ تَعَالَى الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ
عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ كَبِيرُ نَارِ سُولِ صَابِ

الْجَنَّةِ ظَاهِرٌ كَرِيمٌ اللَّهُ الْمُسْتَفَاتُ

إِلَى حَضْرَةِ اللَّهِ تَعَالَى الصَّلَاةُ

وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ سَنَدُ

الْعَاصِمِينَ رَسُولُ صَاحِبِ الْجَنَّةِ فَارِقُ

جَهَنَّمَ سُلْطَانُ تَهَابِيٍّ مَرْمِيٍّ مِنَ اللَّهِ ط

الْمُسْتَفَاتُ إِلَى حَضْرَةِ اللَّهِ تَعَالَى

الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ

اللَّهِ فَقِيرٌ نَارِ سُولِ صَاحِبِ الصِّرَاطِ

مُبْلَغُ عَاقِبِ اللَّهِ الْمُسْتَفَاتُ إِلَى

حَضْرَةِ اللَّهِ تَعَالَى الصَّلَاةُ وَ

السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ

أَنْتَ وَلِيُّنَا رَسُولُ صَاحِبِ الشَّفَاعَةِ
 بَاطِنِ خَلِيلِ اللَّهِ ^{سَاطِطِ} الْمُسْتَفَاتِ إِلَى
 حَضْرَةِ تَعَالَى الصَّلَاةِ وَالسَّلَامِ عَلَيْكَ يَا
 رَسُولَ اللَّهِ شَهِيدُ عَوَامِنَا رَسُولُ صَاحِبِ
 النَّارِ مُجَلِّدُ بَازِنِ اللَّهِ ^{سَاطِطِ} الْمُسْتَفَاتِ إِلَى
 حَضْرَةِ اللَّهِ تَعَالَى الصَّلَاةِ وَالسَّلَامِ
 عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَمِنَ النَّارِ مُخْلِصُنَا
 رَسُولُ صَاحِبِ الْجَمْرِ بِحَاشِيَةِ نَبِيِّ اللَّهِ ^{سَاطِطِ}
 الْمُسْتَفَاتِ إِلَى حَضْرَةِ اللَّهِ تَعَالَى الصَّلَاةِ
 وَالسَّلَامِ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَفْضَلُ
 مِنَ النَّبِيِّينَ وَالصَّالِحِينَ يُحِبُّونَنَا
 رَسُولُ صَاحِبِ الْمُنْبَرِ خَطِيبِ رَحْمَةِ
 اللَّهِ ^{سَاطِطِ} الْمُسْتَفَاتِ إِلَى حَضْرَةِ اللَّهِ تَعَالَى

+

الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ
 مَبَشِّرًا مِنَّا بِرَسُولٍ صَاحِبِ الْبَيْتِ عَامِرٍ
 كَعِبَادَةِ اللَّهِ ^{سَط} الْمُسْتَغَاثِ إِلَى حَضْرَتِهِ
 اللَّهُ تَعَالَى الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا
 رَسُولَ اللَّهِ الْبَرِّ نَارِ رَسُولٍ صَاحِبِ الْمَعْرَجِ
 عَالِمٍ غَنِيٍّ اللَّهُ ^{سَط} الْمُسْتَغَاثِ إِلَى حَضْرَتِهِ
 اللَّهُ تَعَالَى الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا
 رَسُولَ اللَّهِ نَبِيِّ آخِرِ الزَّمَانِ رَسُولٍ
 صَاحِبِ الْإِجْتِهَادِ مُنْقِمِ مَلِكٍ مَرِئِ اللَّهِ ^{سَط}
 الْمُسْتَغَاثِ إِلَى حَضْرَتِهِ اللَّهُ تَعَالَى الصَّلَاةُ
 وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَفِي الدِّينِ
 صَادِقِنَا رَسُولٍ صَاحِبِ الْقِيَامَةِ نَاطِقٍ
 شَفِيعِ اللَّهِ ^{سَط} الْمُسْتَغَاثِ إِلَى حَضْرَتِهِ

اللَّهُ تَعَالَى الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ
 يَا رَسُولَ اللَّهِ مُشَفِّعَ الْأُمَّةِ مَعِينَنَا
 بِالشَّفَاعَةِ رَسُولُ صَاحِبِ النَّبِيِّ
 مُحَمَّدٍ مَوْلَى النَّبِيِّ اللَّهُ الْمُسْتَفْتَى إِلَى الْحَضْرَةِ
 اللَّهُ تَعَالَى الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ
 يَا رَسُولَ اللَّهِ وَنَبِيِّ الرَّحْمَةِ سَاقِنَا
 رَسُولُ صَاحِبِ الدَّارَيْنِ حَرِيمِ
 رَعُوفِ اللَّهِ الْمُسْتَفْتَى إِلَى الْحَضْرَةِ
 اللَّهُ تَعَالَى الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ
 يَا رَسُولَ اللَّهِ سَيِّدِ الْحَقِّ وَالْإِنْسِ وَنَا
 نَبِيِّنَا رَسُولُ صَاحِبِ النِّعَمَةِ هَاشِمِي
 كَرَامَةِ اللَّهِ الْمُسْتَفْتَى إِلَى الْحَضْرَةِ
 اللَّهُ تَعَالَى الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ

يَا رَسُولَ اللَّهِ مَقْرِبًا رَسُولُكَ إِلَى الرَّحْمَةِ
 اللَّهُ تَعَالَى مِائَةَ أَلْفِ صَلَاةٍ وَ
 سَلَامٍ عَلَى رَسُولِهِ الْمُصْطَفَى وَحَبِيبِهِ
 الْمُجْتَبَى صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْكَ وَالْهَيْمَةُ وَسَلَامٌ
 اللَّهُمَّ ارْحَمْ أَبَا بَكْرٍ النَّقِيُّ وَعُمَرَ النَّقِيُّ
 وَعُمَانَ التَّرْكِيُّ وَعَلِيَّ بْنَ أَبِي تَالِبٍ
 اللَّهُ الْمُزْتَضَى وَفَاطِمَةَ الزَّهْرَاءَ وَ
 خَدِيجَةَ الْكُبْرَى وَعَائِشَةَ الصِّدِّيقَةَ
 الْعُلِيَّاءَ وَالْخَسَنَ الرَّضَا وَالْحُسَيْنَ
 الشَّهِيدَ الْمُجْتَبَى وَشَهْلَةَ الْكُرَيْبَةَ
 وَالسَّعْدَ وَالسَّعِيدَ وَالطَّلْحَةَ وَالزُّبَيْرَ
 عَبْدَ الرَّحْمَنِ ابْنَ عَوْفٍ وَأَبَا عَبْدِ
 بَنَ الْجُرَّاحِ الْعَشْرَةَ الْمُجْتَبِينَ وَ

سَائِرِ الصَّحَابَةِ وَالتَّابِعِينَ وَالخُلَفَاءِ
وَالرَّاشِدِينَ خُصْرَارِ اللَّهِ تَعَالَى عَلَيْهِمُ
اجْمَعِينَ ط

اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي وَلِوَالِدِيَّ وَارْحَمْهُمَا كَمَا
رَبَّيْتَنِي صَغِيرًا وَاعْفِرِ اللَّهُمَّ جَمِيعَ
الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ الْمُسْلِمِينَ وَ
الْمُسْلِمَاتِ الْأَحْيَاءِ مِنْهُمْ وَالْأَمْوَاتِ

بِرَحْمَتِكَ
يَا أَرْحَمَ
الرَّاحِمِينَ ط

حضرت شبلیؒ ہر فرض نماز کے بعد ان آیات کی تلاوت کرتے اور اس کے بعد
تین بار صلوة بھیجتے۔ (زادِ راہ)

دروود نمبر ۶۸

دعا نمبر ۳

لَقَدْ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مِّنْ أَنفُسِكُمْ عَزِيزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ
حَرِيصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِينَ رَءُوفٌ رَّحِيمٌ فَإِنْ
تَوَلَّوْا فَعَلَّ حَسْبَى اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ
وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ (التوبة: ۱۲۸-۱۲۹) - القرآن -

صَلَّىٰ اللَّهُ عَلَيْكَ يَا مُحَمَّدُ

صَلَّىٰ اللَّهُ عَلَيْكَ يَا مُحَمَّدُ

صَلَّىٰ اللَّهُ عَلَيْكَ يَا مُحَمَّدُ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

وَاللَّهُ خَيْرُ السَّالِقِينَ ^ط (القرآن)

ترجمہ: اور اللہ تعالیٰ سب سے بہتر رزق دینے والا ہے

درود زیارت

اب چند درود لکھنے کی سعادت حاصل کی جا رہی ہے جس کے ورد سے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خواب میں زیارت کا شرف خوش نصیبوں کو حاصل ہوا حضور کی زیارت ہر مومن کو کسی بھی درود پڑھنے سے ہو سکتی ہے۔ بشرطیکہ اخلاص اور محبت شامل ہو۔ بزرگان دین نے چند خصوصی درود کو نفع اُمت کے لیے پیش کیے ہیں کہ وہ انشاء اللہ موجب زیارت ہو گا۔ یہ درود شریف یا تو احادیث مبارکہ پر مبنی ہیں یا ان کے جہان اور تجزیہ کا نتیجہ ہیں۔ پہلے بھی اس بات پر زور دیا گیا ہے کہ ورد درود میں پاک بدن اور پاک دہن کا ہونا ایک ضروری امر ہے گو کہ بعض بزرگان دین کا خیال ہے کہ درود بغیر وضو پڑھا جاسکتا ہے مگر یہ غلط فہمی پر مبنی ہے۔ پاک بدن و پاک دہن بغیر وضو کے کیسے ممکن ہے۔ درود زیارت کے لیے یہ ضروری ہے کہ تعین وقت اور تعین عدد ہو۔ تصور حضور اور سکون قلب ضروری ہے۔ خضوع و خشوع کے ساتھ بعد از نماز عشاء سب سے بہتر وقت ہے۔

جذب القلوب میں لکھا ہے کہ اگر حسب ذیل درود کو ہمیشہ ۳۱۳ مرتبہ پڑھا جائے رب ذوالجلال خواب میں سرور کائنات حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت پاک سے مشرف فرمائے گا۔
درود نمبر ۶۹

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَسَلِّمْ كَمَا

تُحِبُّ وَتَرْضَى لَهُ ط

مواخر الاسلام میں لکھا ہے کہ جمعہ کے روز ہزار بار مندرجہ ذیل درود پڑھے
تو وہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت پاک سے مشرف ہوگا۔ یہ عمل پانچ
جمعہ جاری رہنا چاہیے :

درود نمبر ۷

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ نَبِيِّ الْأُمِّيِّ

حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی ر کے حوالہ سے حضرت ابوہریرہ کی ایک روایت
ہے کہ جمعہ کی رات دو رکعت نماز میں ہر رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد آیت الکرسی
اور پندرہ بار سورہ اخلاص پڑھے۔ سلام کے بعد ایک ہزار بار درود پڑھے۔ اس
درود میں اور مندرجہ بالا درود میں صرف یہ فرق ہے عَلٰی مُحَمَّدٍ کے بعد آل
مُحَمَّدٍ کا اضافہ ہے۔

جامع التفاسیر میں لکھا ہے کہ جو کوئی جمعہ کی شب دو رکعت نماز پڑھے اور ہر
رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد گیارہ مرتبہ آیت الکرسی اور گیارہ بار سورہ اخلاص پڑھے
اور بعد سلام کے سو بار یہ درود پڑھے تو انشاء اللہ تین جمعوں تک شرف زیارت ہوگا۔

درود نمبر ۸

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ نَبِيِّ الْأُمِّيِّ وَ

إِلَيْهِ وَمَحْبِبِهِ وَسَلِّمْ ط

مولانا تھانوی ر زاد السبعید میں فرماتے ہیں کہ سب سے لذیذ تر خاصیت درود شریف
کی یہ ہے کہ اس کی بدولت عشاق کو خواب میں حضور پر نور کی دولت زیارت نصیب

ہوتی ہے۔ مولانا عبدالحقؒ نے بھی اس طریق کار جس کا بیان جامع التفاسیر میں ہے اس سے اتفاق کیا ہے۔ (ترغیب اہل السعادت)۔

ایک اور روایت میں ہے کہ اگر کوئی جمعہ کی شب کو دو رکعت نماز پڑھے اور ہر رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد ۲۵ مرتبہ سورہ اخلاص پڑھے اور پھر سلام کے بعد یہ درود پڑھے تو انشاء اللہ پانچ جمعہ تک زیارت نصیب ہوگی۔ اس درود کے متعلق شیخ عبدالحق صاحبؒ نے بھی یہی ارشاد فرمایا ہے: درود نمبر ۷۲

صَلِّ اللَّهُ عَلَى النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ

حضرت ابوالقاسم بسنیؒ اپنی کتاب میں لکھتے ہیں: جس شخص کی نیت ہو کہ وہ حضورؐ کی زیارت سے فیض یاب ہو تو وہ یہ درود پڑھے۔ علامہ سخاویؒ نے حضرت بسنیؒ کے حوالہ سے اس کا ذکر فرمایا ہے: درود نمبر ۷۳

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ كَمَا أَمَرْتَنَا أَنْ نُصَلِّيَ

عَلَيْهِ اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ كَمَا هُوَ أَهْلُهُ

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ كَمَا تَعِبْتُ وَتَرَفَعْتَ لَهُ

جو شخص اس درود شریف کو طاق عدد کے موافق پڑھے گا وہ حضور اقدس

صلی اللہ علیہ وسلم کی خواب میں زیارت کرے گا۔

علامہ سخاویؒ نے قول بدیع میں خود حضور اقدسؐ کا ایک ارشاد نقل کیا ہے:

حدیث نمبر ۱۲

مَنْ صَلَّى عَلَيَّ فِي رُوحِ مُحَمَّدٍ فِي الْأَمْرِ وَآخِرِهِ

عَلَى جَسَدِي فِي الْأَجْسَادِ وَعَلَى قَبْرِي فِي الْقُبُورِ

جو شخص رُوحِ مُحَمَّد (صلی اللہ علیہ وسلم) پر ارواح میں اور آپ کے جسدِ اطہر پر بدتوں میں اور آپ کی قبر مبارک پر قبور میں درود بھیجے گا وہ مجھے خواب میں دیکھے گا اور جو مجھے خواب میں دیکھے گا میں اس کی سفارش کروں گا اور جس کی سفارش کروں گا وہ میرے حوض کوثر سے پانی پئے گا اور اللہ جل شانہ اس کے بدن کو جہنم پر حرام فرمادیں گے۔

(فضائل درود شریف ص ۸۷)

چنانچہ یہ درود شریف اس طرح بزرگوں نے تعلیم فرمایا: درود

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى رُوحِ مُحَمَّدٍ فِي الْأَمْوَاجِ اللَّهُمَّ

صَلِّ عَلَى جَسَدِ مُحَمَّدٍ فِي الْأَجْسَادِ، اللَّهُمَّ صَلِّ

عَلَى قَبْرِ مُحَمَّدٍ فِي الْقُبُورِ ط

حضرت مولانا شاہ فضل الرحمن صاحب کا ایک درود جو زیارت کیلئے خاص الخاص ہے اور احکام یہ ہیں کہ نمازِ عشا کے بعد گیارہ سو مرتبہ پڑھا جائے۔ (زادِ راہ)

درود بڑھنہ

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعِثْرَتِهِ

بَعْدَ كُلِّ مَعْلُومٍ لَكَ ط

حضرت عین القضاہؒ کا یہ درود پیش کرنے کی سعادت حاصل کی جا رہی ہے جس کے متعلق یہ روایت ہے کہ اللہ تعالیٰ کے رحم و کرم سے بندہ مشرف بہ زیارت ہوگا: (زادہ راہ)

درود بڑھنہ

اللَّهُمَّ بَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ رَسُولِ اللَّهِ
النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ الْأَمِينِ الْكَرِيمِ وَالْمُؤْمِنِينَ

رُؤُوفٌ رَحِيمٌ ط

شیخ عبدالحق صاحب نے لکھا ہے کہ ستر بار سوتے وقت اس درود کو پڑھنے سے زیارت انشاء اللہ نصیب ہوگی۔

درود نبیؐ

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ نَحْرَانُورِكَ وَمَعْدِنِ
أَسْرَارِكَ وَوَلِيَانِ حُجَّتِكَ وَعَرُوسِ مَمْلَكَتِكَ وَإِمَامِ
حَضْرَتِكَ وَطِرَازِ مُلْكِكَ وَخَزَائِنِ رَحْمَتِكَ وَطَرِيقِ
شَرِيعَتِكَ السُّلْطَانِ ذِي بَرُوْحِيْدِكَ إِنْسَانِ عَيْنِ الْوُجُوْدِ
وَالسَّبَبِ فِي كُلِّ مَوْجُوْدٍ عَيْنِ أَعْيَانِ خَلْقِكَ
السُّقْدِمِ مِنْ نُورِ رِضَايَاكَ صَلَوَاتِكَ تَدْوِمُ بِدَوَامِكَ
وَتَبْقَى بِبِقَايَاكَ لَا مُمْسِكَةَ لَهَا دُونَ عِلْمِكَ صَلَوَاتُكَ
تُرْضِيكَ وَتُرْضِيهِ وَتُرْضِي بِهَا عَنَّا يَا رَبَّ الْعَالَمِينَ

شیخ صاحب موصوف نے یہ بھی لکھا ہے کہ زیارت کی دولت کے حصول کے لیے قلب کا شوق سے پڑھنا ضروری ہے اور ظاہری و باطنی معصیتوں سے بچنا ہے رات سوتے وقت یہ چند بار پڑھا جائے۔ درود بڑا ۷۸

اللَّهُمَّ رَبَّ الْحِلِّ وَالْحَرَامِ وَرَبَّ الْبَيْتِ الْحَرَامِ وَرَبَّ الرَّكْنِ
وَالْمَقَامِ أَبْلَغُ بَرُوحِ سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ مِّنَّا السَّلَامِ -

علامہ امام یوسف بن اسماعیل بنہانی نے اپنی کتاب افضل الصلوٰۃ علی
سید السادات نے درود سے زیارت رسول کے موضوع پر یہ لکھا ہے: ۷۹
" علامہ شیخ احمد بن المبارک نے الابریز میں اپنے شرح غوث الزماں سیدنا عبد العزیز
دباغ کے مناقب میں لکھا ہے کہ سیدنا خضر علی نبینا علیہ الصلوٰۃ والسلام نے آغاز کار
میں آپ کو ایک وظیفہ دیا کہ روزانہ سات ہزار بار درود بڑا ۷۹

اللَّهُمَّ يَا رَبَّ بَعَاةِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ بْنِ
عَبْدِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
اجْمَعْ بَيْنِي بَيْنَ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ بْنِ
عَبْدِ اللَّهِ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ ط

پڑھا کرو۔ آپ نے اس وظیفہ پر ہمیشگی کی مذکورہ کتاب میں متعدد جگہ ذکر کیا ہے
کہ آپ کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بیداری کی حالت میں ملتے تھے۔ ان حضرت سے مسائل
پوچھتے اور آپ ایسے جوابات دیتے تو آئمہ اور علماء کے بیان ہوتے باوجودیکہ عبد العزیز دباغ
پڑھے ہوئے نہیں تھے۔

ہر درود شریف موجب زیارت ہو سکتا ہے بشرطیکہ محبت و اخلاص ہو اور کبھی حضور
صلی اللہ علیہ وسلم کسی پر لطف و کرم فرماتے ہیں کہ دیدہ زیب زیارت کو نشان و گمان
بھی نہیں ہو سکتا۔

بَابُ السَّلَامِ

بِسْمِ اللّٰهِ وَالسَّلَامِ عَلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ (سلام بنا)

اس باب کی ابتدا کا بہتر انداز یہی ہوگا کہ اگر سلام سے پہلے کی جائے جس کی تعلیم
مقبول حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد میں داخل ہوتے وقت تعلیم فرمائی ہے۔ یہ مختصر
بسم اللہ اور سلام لا محدود رحمتوں کا حامل ہے جو کہ از خود ایک مضمون ہے۔

جہاں رب العزت از خود درود سلام بھیجتا ہو وہاں نہ درودوں کی حد ہے نہ سلاموں
کی انتہا۔ خود سوچیے جس کام میں باری تعالیٰ خود حصہ لے رہا ہو وہاں کائنات کی کون سی شے
ہوگی جو کسی نہ کسی انداز میں اس کام میں مصروف نہ ہو اور وہ رحمت خصوصی سے فیض یاب
ہو رہی ہو۔

ابن حجر نے اپنی کتاب جواهر المنظم میں یہ عبارت لکھی ہے کہ حضور پر صلوٰۃ و سلام کا معنی
اللہ تعالیٰ سے صلوٰۃ تعظیم سے پوینہ رحمت ہے اور فرشتوں اور انسانوں سے حضور اکرم
صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے اس کا سوال۔ لیکن سلام سے مراد عیوب و نقائص سے محفوظ رہنا
ہے اور ایسے ہر نقص سے مبرا ذکر کیا ہے۔ پس آپ کی دعوت زمانہ کے ساتھ ساتھ بلند سے
بلند تر ہوتی رہے گی اور اُمت بڑھتی رہے گی اور آپ کا ذکر بلند سے بلند تر ہوتا رہے گا۔ یہ
بھی فرمایا کہ صرف صلوٰۃ یا صرف سلام پیش کرنا مکروہ ہے۔ حضرت نودی نے بھی یہی علماء
سے نقل فرمایا ہے کیونکہ آیت مبارکہ میں دونوں کے متعلق احکام وارد ہوئے ہیں۔

خطیب پر علامہ مجیری کے حاشیہ میں ہے کہ اس کا موقع محل شارع علیہ السلام سے جہاں وارد ہے اس کے علاوہ ہے جیسے کہ درود ابراہیمی ہے پس یہ نہ کہا جائے گا کہ اس مقام پر بھی مکروہ ہے۔ (افضل الصلوٰۃ علی سید السادات)۔

دراصل یہ ضروری ہے کہ صلوٰۃ و سلام ساتھ ساتھ ہی ہو مگر اصل صلوٰۃ یا سلام کسی مجلس میں پڑھ لیا جائے تو کافی ہے اس کے بعد آپ جتنی مرتبہ صرف صلوٰۃ یا سلام پڑھیں۔ وہ مکروہ نہیں ہوتا۔ زیادہ تر درودوں میں صلوٰۃ و سلام ساتھ ساتھ ہوتا ہے۔

سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ صلوٰۃ و سلام کس طرح پڑھنا چاہیے۔ صلوٰۃ تو اللہ تعالیٰ کے حضور میں پیش کی جاتی ہے تو زیادہ یہی معمول ہے کہ بیٹھ کر خضوع اور خشوع کے ساتھ ادا کیا جائے۔ گو کہ حضرت احمدؓ کا ارشاد تھا کہ صلوٰۃ کھڑے ہو کر کھلی ہو میں پڑھا جائے تاکہ ہوا کے جھونکے اسے دور دوز تک لے جائیں۔ سلام تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کیا جاتا ہے تو لہذا تعظیماً ہم پر لازم ہے کہ سلام کھڑے ہو کر پیش کریں۔ اس بات پر کافی بحث و مباحثہ ہے۔ یہ تو اپنے خیالات پر منحصر ہے کہ سلام کھڑے ہو کر پیش کیا جائے یا بیٹھ کر پیش کیا جائے۔ کچھ دلائل پیش خدمت ہیں کہ سلام کھڑے ہو کر پیش کرنا زیادہ مستحسن ہے۔

① ہمارے معاشرے میں ادب و تعظیم کی یہ تعلیم دی گئی ہے کہ کوئی بڑا آجائے تو اس کا اٹھ کر استقبال کیا جائے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے بڑھ کر کون سی ہستی کو بنی نوع انسان میں زیادہ مرتبہ حاصل ہے؟ کوئی نہیں ہے لہذا ہم پر واجب ہے کہ ہم ادب و تعظیم کے ساتھ کھڑے ہو کر سلام پیش کریں۔

② اس بات کا ذکر ہو چکا ہے کہ انبئیہ کے جسم اطہر کو زمین نہیں کھا سکتی۔ یہ اس کے لیے حرام کر دیا گیا ہے۔ یہ بات اظہر من الشمس ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم ناجسد اطہر بالکل صحیح حالت میں موجود ہے اور حضور کا یہ ارشاد کہ جو کوئی مجھ پر درود بھیجتا ہے تو اس کو میں خود سنتا ہوں۔ جب ہمیں یہ سب کچھ معلوم ہے اور اس بات کا فرداً فرداً

ذکر بھی کرتے ہیں تو یہ ہم پر لازم نہیں ہے کہ ہم حتی الامکان تعظیم اور ادب کو ملحوظ رکھیں اور وہ یہ ہے کہ حضور پر کھڑے ہو کر تعظیماً سلام پیش کریں۔

③ جب آپ اپنے بزرگوں کی قبروں پر تشریف لے جاتے ہیں تو کھڑے ہو کر ہی فاتحہ خوانی فرماتے ہیں۔ قرآن خوانی تو بیٹھ کر ہی کرتے ہیں۔ آخر کیوں؟ وجہ وہی ہے جو مندرجہ بالا بیان کی گئی ہے۔

④ جب کوئی معمولی افسر آ جاتا ہے تو سب سب تعظیماً کھڑے ہو کے استقبال کرتے ہیں۔ پھر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جیسی بلند و بالا ہستی کے لیے کھڑے ہو کر سلام پیش کرنے میں کیا امر مانع ہے؟

سب سے پہلے وہ سلام پیش کیا جاتا ہے جو معراج کی یادیں لیے ہوئے ہے اور نمازوں میں پڑھا جاتا ہے۔ احادیث میں ہے کہ جب آیت مبارکہ کا نزول ہوا تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ ہمیں سلام کا طریقہ تو معلوم ہو چکا ہے اور صلوة کا طریقہ بتائیں۔ وہی سلام پیش خدمت ہے۔ سلام نمبر ۲۔

التَّحِيَّاتُ لِلَّهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ السَّلَامُ
عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ
السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللَّهِ الصَّالِحِينَ
أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا
عَبْدٌ لِرَبِّهِ وَرَسُولُهُ

یہ التحیات مختلف تغیر کے ساتھ مختلف احادیث میں آئی ہے مگر سلام کا حصہ ہر ایک میں ایک جیسا ہے۔ ان احادیث کا ذکر اگلے باب میں کیا جائے گا۔ جہاں مولانا تھانوی صاحب کی پہل احادیث پیش کی جائیں گی۔

ایک سلام وہ ہے جو احادیث سے لیا گیا اور مسجد میں داخل ہوتے ہوئے پڑھنے کے لیے عطا ہوا ہے۔

سہ ماہ

سَلَامٌ عَلَى النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ-

حضرت ابو ہریرہ۔ ترتیب شریف، ۱، ۴۴ ص

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ جو کوئی میری قبر کے پاس صلوٰۃ سلام پیش کرے گا تو میں خود اس کو سنوں گا۔ اسی وجہ سے جب روضہ مبارک کے پاس صلوٰۃ و سلام پیش کیا جائے تو ادب و تعظیم کو ملحوظ رکھا جائے اور دل میں یہ خیال ہو کہ حضور دیکھ بھی رہے ہیں اور سماعت بھی فرما رہے ہیں۔ اسی موقع کے لیے ایک سلام پیش خدمت ہے۔

سلام نمبر ۱

السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ-

اے اللہ کے رسول آپ پر سلام ہو۔

السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا خَيْرَ خَلْقِ اللَّهِ-

اے اللہ کی مخلوق میں سب بہتر ذات آپ پر سلام ہو۔

السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا خَيْرَةَ اللَّهِ-

اے اللہ کی سب سے زیادہ برگزیدہ، سستی آپ پر سلام ہو۔

السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا حَبِيبَ اللَّهِ -

اے اللہ کے حبیب آپ پر سلام ہو۔

السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا سَيِّدِ وُلْدِ آدَمَ -

اے تمام اولاد آدم کے سرور آپ پر سلام ہو۔

السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ -

اے اللہ کے نبی آپ پر سلام ہو اور اللہ کی رحمت اور اس کی برکت ہو۔

يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ

وَحْدًا لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنَّكَ عَبْدُهُ

وَرَسُولُهُ - وَأَشْهَدُ أَنَّكَ بَلَغْتَ الرِّسَالَاتِ

وَأَدَّيْتَ الْأَمَانَةَ - وَنَصَحْتَ الْأُمَّةَ

وَكَشَفْتَ الْخُبْرَةَ، فَجَزَاكَ اللَّهُ خَيْرًا جَزَاكَ

اللَّهُ عَنَّا أَفْضَلَ مَا جَازَى نَبِيًّا عَن أُمَّتِهِ -

اللَّهُمَّ اعْطِ سَيِّدَنَا عَبْدَكَ وَرَسُولَكَ مُحَمَّدًا

بِالرَّسِيْلَةِ وَالْفُضِيْلَةِ وَالذَّرَجَةِ الرَّفِيْعَةِ

وَأَجْتُهُ مَقَامًا مَحْمُودًا الَّذِي وَعَدْتُهُ إِنَّكَ
لَا تُخْلِفُ الْمِيعَادَ وَأَنْزِلْهُ الْمَنْزِلَ الْمُقَرَّبَ
عِنْدَكَ، إِنَّكَ سُبْحَانَكَ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ

سلام نبرہ

ایک مختصر سلام جو محفل میلاد میں دوسرے سلاموں کے بیچ میں پیش کیا جاتا ہے۔

يَا نَبِيَّ سَلَامٌ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ سَلَامٍ عَلَيْكَ
يَا حَبِيبٍ سَلَامٌ عَلَيْكَ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْكَ

مولانا حامد حسین بلگرامی کے استاد محترم کا ایک منتخب سلام پیش کیا جا رہا ہے جو وہ ہمیشہ ربیع الاول کی محفل میلاد میں سنتے اور اکثر خود بھی پیش کرتے۔ (زاد راہ)
بلگرامی صاحب فرماتے ہیں کہ "سلام لبوں پر ہوتا اور موتی کی لڑیاں آنکھوں سے جاری ہوتیں۔ اس سلام کو زیادہ تر حضرت عیسیٰ کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے۔"
سلام نبرہ ۲

يَا شَفِيعَ الْوَرَى سَلَامٌ عَلَيْكَ
يَا نَبِيَّ الْهُدَى سَلَامٌ عَلَيْكَ
خَاتَمَ الْأَنْبِيَاءِ سَلَامٌ عَلَيْكَ
سَيِّدِ الْأَصْفِيَاءِ سَلَامٌ عَلَيْكَ

+

أَحْمَدُ لَيْسَ مِثْلَكَ أَحَدٌ
 مُجْتَبِئًا مُصْطَفَى سَلَامٍ عَلَيْكَ
 وَاجِبٌ حُبُّكَ عَلَى الْمَخْلُوقِ
 يَا حَبِيبَ الْعَالَمِ سَلَامٌ عَلَيْكَ
 أَعْظَمُ الْخَلْقِ أَشْرَفُ الشُّرَفَاءِ
 أَفْضَلُ الْأَزْكَيَاءِ سَلَامٌ عَلَيْكَ
 كُنَيْتُ مِنْكَ ظِلْمَةُ الظُّلَمَاءِ

أَنْتَ بَدْرُ الدُّنْيَا سَلَامٌ عَلَيْكَ
 طَلَعَتْ مِنْكَ كَوْكَبُ الْعِرْفَانِ
 أَنْتَ شَمْسُ الْفَضْلِ سَلَامٌ عَلَيْكَ
 مَهْبِطُ الْوَحْيِ مَنَزَلُ الْقُرْآنِ
 أَنْتَ نُورُ الْهُدَى سَلَامٌ عَلَيْكَ

إِنَّكَ مَقْصِدِي وَمَلْجَأِي
 إِنَّكَ مَدَّعَا سَلَامٍ وَعَلَيْكَ
 مَطْلَبِي يَا حَبِيبِي لَيْسَ سِوَاكَ
 أَنْتَ مَطْلُوبُنَا سَلَامٍ وَعَلَيْكَ

مَقْصِدِي يَا حَبِيبِي لَيْسَ سِوَاكَ
 أَنْتَ مَقْصُودُنَا سَلَامٍ وَعَلَيْكَ

سَيِّدِي يَا حَبِيبِي مَوْلَايَ
 لَكَ رُوحِي ^{لِلَّهِ} فِدَا سَلَامٍ وَعَلَيْكَ

سَيِّدِي يَا حَبِيبِي مَوْلَايَ
 لَكَ أَهْلِي فِدَا سَلَامٍ وَعَلَيْكَ

اِشْفَعِي يَا حَبِيبِي يَوْمَ الْجَزَاءِ
 أَنْتَ شَافِعُنَا سَلَامٍ وَعَلَيْكَ

وَصَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَى الْمُصْطَفَى
أَفْضَلُ الْأَنْبِيَاءِ سَلَامٌ عَلَيْكَ

هَذَا قَوْلٌ عَلَامِيكَ عِشْقِي

مِنْهُ يَا مُصْطَفَى سَلَامٌ عَلَيْكَ

اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا

مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَأَحِبَّاهِ أَجْمَعِينَ ط

تمت بالخير

۱۔ شَفِيعُ الْوَرَى۔ مخلوق کی شفاعت کرنے والے۔

۲۔ سَيِّدُ الْأَحْبِيَاءِ۔ برگزیدگان کے سردار۔

۳۔ أَفْضَلُ الْأَزْكَيَاءِ۔ پاک بازوں میں افضل۔

۴۔ كُشِفَتْ مِنْكَ ظُلْمَةُ الظُّلَمَاءِ۔

۵۔ بَدْرُ الدُّجَى۔ تاریکیوں کو دور کرنے والے روشن ترین۔

کامل ترین چاند۔

۶۔ کَوکَبُ الْعُرْفَانِ :- معرفت کے روشن ستارے۔

۷۔ شَمْسُ الْفُضْحَى :- چاشت کے (وقت کے) آفتاب۔

۸۔ مَهْبِطُ الْوَحْيِ :- مجسم مقامِ نزولِ وحی۔

۹۔ مَنَزِلُ الْقُرْآنِ :- نزولِ قرآن کا محلِ محترم۔

۱۰۔ مَقْصِدِي وَمَلْجَأِي :- میرے مقصود اور میری پناہ۔

۱۱۔ لَكَ رُوحِي فِذَا سَلَامٌ عَلَيْكَ :-

آپ پر میری روح فدا (اے اللہ کے حبیب) آپ پر سلام

اس سلام کو زیادہ تر حضرت عشقؑ کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے

بعض دردمند حضرات درود و سلام کو بلا کر پیش کرتے ہیں۔ گو درود اکبر میں سلام

اور صلوٰہ دونوں ہیں مگر وہ درود و حصوں میں ہے۔ پہلے حصہ میں سلام ہے اور دوسرے

حصہ میں صلوٰہ ہے۔ یہاں دونوں کو یکجا کیا گیا ہے : صلوٰة والسلام نماز

الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ -

الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ نَبِيَّ اللَّهِ -

الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا خَيْرَةَ اللَّهِ -

الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا خَيْرَ خَلْقِ اللَّهِ -

الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا حَبِيبَ اللَّهِ -

الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا سَيِّدَ الْمُرْسَلِينَ -

الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا خَاتَمَ النَّبِيِّينَ -

الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ رَبِّ الْعَالَمِينَ -

الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا قَائِدَ الْغُرِّ الْمُحَجَّلِينَ -

يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ

وَأَشْهَدُ أَنَّكَ عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ -

ایک اور صلوٰۃ والسلام پیش خدمت ہے، صلوٰۃ والسلام تبرکاً

الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا خَيْرَ خَلْقِ اللَّهِ -

الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا شَفِيعَ الْمُذْنِبِينَ

عِنْدَ اللَّهِ -

الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مَنْ أَرْسَلَهُ اللَّهُ

تَعَالَى رَحْمَةً لِلْعَالَمِينَ -

اَشْفَعْ لَنَا وَلِوَالِدَيْنَا وَلِحَبِيبَانَا وَلِمَشَائِخِنَا

وَلِساَتِدْتِنَا وَلِمَنْ اَوْصَانَا

الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا سُلْطَانَ

الانبياء والمرسلين

الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا خَاتَمَ

النبيين وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهُ

ایک اور اُصلوٰۃ والسلام پیش نہد مت ہے جو خصوصی طور پر حاضری کے وقت
پیش کیا جاتا ہے۔ صلوٰۃ والسلام بز

السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ السَّيِّدُ الْكَرِيمُ

وَالرَّسُولُ الْعَظِيمُ الرَّعُوفُ الرَّحِيمُ وَرَحْمَةُ

اللهِ وَبَرَكَاتُهُ۔

الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللهِ۔

الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نَبِيَّ اللهِ۔

الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا حَبِيبَ اللهِ۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا
 مُحَمَّدٍ وَآلِهِ
 وَسَلِّمْ نَاوِ
 مَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَآلِهِ
 وَسَلِّمْ نَاوِ
 مَوْلَانَا مُحَمَّدٍ
 وَآلِهِ وَسَلِّمْ

صلوٰۃ و سلام کی پہل احادیث

حضرت تھانوی نے زاد السعید میں چالیس احادیث ایک جگہ جمع فرمائی ہیں اور انہی احادیث کو حضرت محمد زکریا صاحب نے اپنی کتاب میں بمعہ ترجمہ شامل فرمایا ہے۔ تھانوی صاحب نے تحریر فرمایا کہ یوں تو مشائخ کرام سے صدہا صیغہ اس کے منقول ہیں ذلائل الخیرات اس کا ایک نمونہ ہے مگر اس مقام پر صرف جو صیغے صلوٰۃ و سلام کے احادیث مرفوعہ، حقیقیہ یا حکمیہ میں وارد ہیں ان میں سے چالیس صیغے مرقوم ہوتے ہیں جن میں سے ۲۵ صلوٰۃ اور ۵ سلام کے ہیں گویا یہ مجموعہ درود شریف کی پہل حدیث ہے جس کو پیش کرنے کی سعادت حاصل کی جا رہی ہے۔ ان احادیث شریفہ سے قبل دو صیغے قرآن مجید سے تبراگائے جاتے ہیں:

صیغہ قرآنی

(۱) سَلَامٌ عَلٰی عِبَادِ الرَّسُوْلِ اَصْحٰبِ ط

ترجمہ:۔ سلام نازل ہو اللہ کے برگزیدہ بندوں پر۔

(۲) سَلَامٌ عَلٰی الْمُرْسَلِيْنَ ۝

ترجمہ:۔ سلام ہو رسولوں پر۔

صِيغ صَلَاة

حَدِيثٌ أَوَّلٌ: اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى
آلِ مُحَمَّدٍ وَأَنْزِلْهُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَكَ.

٢٠، اللَّهُمَّ رَبِّ هَذِهِ الدَّعْوَةِ الْقَائِمَةِ وَالصَّلَاةِ
النَّافِعَةِ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَأَرْضِ عَنِّي رِضًا لَا تَسْخَطُ

بَعْدَ لَا أَبَدًا.

٢١، اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُولِكَ وَصَلِّ
عَلَى الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِينَ وَالْمُسْلِمَاتِ.

٢٢، اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ وَبَارِكْ عَلَى
مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ وَأَرْحَمْ مُحَمَّدًا وَآلَ مُحَمَّدٍ
كَمَا صَلَّيْتَ وَبَارَكْتَ وَرَحِمْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ
وَعَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مُجِيدٌ.

٢٣، اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا
صَلَّيْتَ عَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مُجِيدٌ.

اللَّهُمَّ بَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا
بَارَكْتَ عَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ

(۲) اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا
صَلَّيْتَ عَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ
وَبَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ
عَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ -

(۳) اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا
صَلَّيْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ اللَّهُمَّ
بَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلَى
إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ -

(۴) اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا
صَلَّيْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَعَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ
مَجِيدٌ وَبَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا
بَارَكْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ -

۹) اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا

صَلَّيْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَبَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ

مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَسِيدٌ مَجِيدٌ

۱۰) اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا

صَلَّيْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَسِيدٌ مَجِيدٌ اللَّهُمَّ

بَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلَى

آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَسِيدٌ مَجِيدٌ

۱۱) اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ

عَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ وَبَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ

كَمَا بَارَكْتَ عَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ فِي الْعَالَمِينَ إِنَّكَ

حَسِيدٌ مَجِيدٌ

۱۲) اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَأَزْوَاجِهِ وَذُرِّيَّتِهِ

كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ وَبَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ

وَأَنْزَلِ وَأُحِبُّهُ وَذُرِّيَّتِهِ كَمَا بَارَكْتَ عَلَيَّ أَلِ

إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مُجِيدٌ

(١٣) اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى أَزْوَاجِهِ وَ

ذُرِّيَّتِهِ كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى أَلِ إِبْرَاهِيمَ وَبَارِكْ عَلَى

مُحَمَّدٍ وَعَلَى أَزْوَاجِهِ وَذُرِّيَّتِهِ كَمَا بَارَكْتَ

عَلَى أَلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مُجِيدٌ

(١٣) اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ وَأَنْزَلِ وَأُحِبُّهُ

أُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِينَ وَذُرِّيَّتِهِ وَأَهْلَ بَيْتِهِ كَمَا

صَلَّيْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مُجِيدٌ

(١٥) اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى أَلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ

عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَعَلَى أَلِ إِبْرَاهِيمَ وَبَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَ

عَلَى أَلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَتَرَحَّمْ عَلَى مُحَمَّدٍ

وَعَلَى أَلِ مُحَمَّدٍ كَمَا تَرَحَّمْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَعَلَى أَلِ إِبْرَاهِيمَ

۱۶۰ اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَىٰ آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ
 عَلَىٰ إِبْرَاهِيمَ وَعَلَىٰ آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَّجِيدٌ
 اللَّهُمَّ بَارِكْ عَلَىٰ مُحَمَّدٍ وَعَلَىٰ آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ
 عَلَىٰ إِبْرَاهِيمَ وَعَلَىٰ آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَّجِيدٌ
 اللَّهُمَّ تَرَحَّمْ عَلَىٰ مُحَمَّدٍ وَعَلَىٰ آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا تَرَحَّمْتَ
 عَلَىٰ إِبْرَاهِيمَ وَعَلَىٰ آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَّجِيدٌ
 اللَّهُمَّ تَحَنَّنْ عَلَىٰ مُحَمَّدٍ وَعَلَىٰ آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا
 تَحَنَّنْتَ عَلَىٰ إِبْرَاهِيمَ وَعَلَىٰ آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ
 حَمِيدٌ مَّجِيدٌ اللَّهُمَّ سَلِّمْ عَلَىٰ مُحَمَّدٍ وَعَلَىٰ آلِ
 مُحَمَّدٍ كَمَا سَلَّمْتَ عَلَىٰ إِبْرَاهِيمَ
 إِنَّكَ حَمِيدٌ مَّجِيدٌ

(١٤) اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ وَ

بَارِكْ وَسَلِّمْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ وَارْحَمْ

مُحَمَّدًا وَآلَ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ وَبَارَكْتَ وَ

تَرَحَّمْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَعَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ

فِي الْعَالَمِينَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مُجِيدٌ

(١٨) اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا

صَلَّيْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَعَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ

حَمِيدٌ مُجِيدٌ اللَّهُمَّ بَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى

آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَعَلَى آلِ

إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مُجِيدٌ

(١٩) اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُولِكَ كَمَا

صَلَّيْتَ عَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ وَبَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ

وَعَلَىٰ آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلَىٰ آلِ إِبْرَاهِيمَ -

زيد في نشر الطيب بعد أنك حميد مجيد و
ليس هو زار السعيد وهو الصحيح لأنه اخذ من
الحسن وليست فيه هذه الزيادة ١٢

(٢٠) اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَىٰ مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ وَعَلَىٰ
آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلَىٰ إِبْرَاهِيمَ وَبَارِكْ عَلَىٰ
مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ كَمَا بَارَكْتَ عَلَىٰ إِبْرَاهِيمَ
إِنَّكَ حَمِيدٌ مُّجِيدٌ -

(٢١) اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَىٰ مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُولِكَ
النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ وَعَلَىٰ آلِ مُحَمَّدٍ اللَّهُمَّ صَلِّ
عَلَىٰ مُحَمَّدٍ وَعَلَىٰ آلِ مُحَمَّدٍ صَلَاةً تَكُونُ لَكَ رِضَىٰ
وَلَهُ جَزَاءٌ وَلِحَقِّهِ آدَاءٌ وَأَعْطِهِ الْوَسِيلَةَ
وَالْفُضَيْلَةَ وَالْمَقَامَ الْمَهُرُودَ الَّذِي وَعَدْتَهُ وَاجْزِئْهُ

عَنَّا مَا هُوَ أَهْلُهُ، أَفْضَلَ مَا جَازَيْتَ نَبِيًّا عَن قَوْمِهِ

وَرَسُولًا عَن أُمَّتِهِ وَصَلِّ عَلَى جَمِيعِ إِخْوَانِهِ
مِنَ النَّبِيِّينَ وَالصَّالِحِينَ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ

۲۲، اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ وَ

عَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَعَلَى

آلِ إِبْرَاهِيمَ وَبَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ

وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَعَلَى

آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَسِيدٌ مَّحْبُودٌ -

رسول، اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى أَهْلِ بَيْتِهِ

كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَسِيدٌ مَّجِيدٌ، اللَّهُمَّ

صَلِّ عَلَيْنَا مَعَهُمُ اللَّهُمَّ بَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى

أَهْلِ بَيْتِهِ كَمَا بَارَكْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَسِيدٌ

مَّجِيدٌ، اللَّهُمَّ بَارِكْ عَلَيْنَا مَعَهُمْ صَلَوَاتُ اللَّهِ وَ

صَلَوَاتُ الْمُؤْمِنِينَ عَلَى مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ -

۲۳، اللَّهُمَّ اجْعَلْ صَلَوَاتِكَ وَرَحْمَتِكَ وَ

بَرَكَاتِكَ عَلَى مُحَمَّدٍ وَالْمُحَمَّدِيِّ كَمَا جَعَلْتَهَا عَلَى

إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مُجِيدٌ وَبَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ

وَعَلَى الْمُحَمَّدِيِّ كَمَا بَارَكْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَعَلَى

إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مُجِيدٌ -

۲۵، وَصَلَّى اللَّهُ عَلَى النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ -

اور اللہ تعالیٰ درود نازل فرمائیں نبی اُمی پر۔

صِيغَةُ السَّلَامِ

۲۲، التَّحِيَّاتُ لِلَّهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ

السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللَّهِ

وَبَرَكَاتُهُ السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللَّهِ

الصَّالِحِينَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَ

أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ -

(۲۷) التَّحِيَّاتُ الطَّيِّبَاتُ الصَّلَوَاتُ بِاللهِ
 السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللهِ وَ
 بَرَكَاتُهُ السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللهِ الصَّالِحِينَ
 أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا
 عَبْدُكَ وَرَسُولُكَ -

(۲۸) التَّحِيَّاتُ بِاللهِ الطَّيِّبَاتُ الصَّلَوَاتُ بِاللهِ
 السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهُ
 السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللهِ الصَّالِحِينَ أَشْهَدُ أَنْ
 لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ
 مُحَمَّدًا عَبْدُكَ وَرَسُولُكَ -

(۲۹) التَّحِيَّاتُ الْمُبَارَكَاتُ الصَّلَوَاتُ الطَّيِّبَاتُ
 بِاللهِ سَلَامٌ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللهِ وَ
 بَرَكَاتُهُ سَلَامٌ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللهِ الصَّالِحِينَ
 أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا
 عَبْدُكَ وَرَسُولُكَ -

(۳۰) بِسْمِ اللَّهِ وَبِاللَّهِ التَّحِيَّاتُ لِلَّهِ وَالصَّلَوَاتُ
 وَالطَّيِّبَاتُ السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ
 اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَىٰ عِبَادِ اللَّهِ
 الصَّالِحِينَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَشْهَدُ
 أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ أَسْأَلُ اللَّهَ الْجَنَّةَ
 وَأَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ النَّارِ -

(۳۱) التَّحِيَّاتُ الزَّكَايَاتُ لِلَّهِ الطَّيِّبَاتُ الصَّلَوَاتُ
 لِلَّهِ السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَ
 بَرَكَاتُهُ السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَىٰ عِبَادِ اللَّهِ الصَّالِحِينَ
 أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ
 مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ -

(۳۲) بِسْمِ اللَّهِ وَبِاللَّهِ خَيْرِ الْأَسْمَاءِ التَّحِيَّاتُ
 الطَّيِّبَاتُ الصَّلَوَاتُ لِلَّهِ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا
 اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا

عِبْدُهُ وَرَسُولُهُ أَرْسَلَهُ بِالْحَقِّ بَشِيرًا وَنَذِيرًا
 وَأَنَّ السَّاعَةَ أَنْيَّةٌ لَا رَيْبَ فِيهَا السَّلَامُ
 عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ
 السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَىٰ عِبَادِ اللَّهِ الصَّالِحِينَ اللَّهُمَّ
 اغْفِرْ لِي وَاهْدِنِي

ر ٣٣، التَّحِيَّاتُ الطَّيِّبَاتُ وَالصَّلَوَاتُ
 وَالْمُلُوكُ لِلَّهِ السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ

وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ

ر ٣٣، بِسْمِ اللَّهِ التَّحِيَّاتُ لِلَّهِ الصَّلَوَاتُ لِلَّهِ
 لِنَزَائِنَاتٍ لِلَّهِ السَّلَامُ عَلَى النَّبِيِّ وَرَحْمَةُ اللَّهِ
 وَبَرَكَاتُهُ السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَىٰ عِبَادِ اللَّهِ الصَّالِحِينَ
 شَهِدْتُ أَنَّ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ شَهِدْتُ أَنَّ
 مُحَمَّدًا أَرْسَلَهُ اللَّهُ

٣٥، التَّحِيَّاتُ الطَّيِّبَاتُ الصَّلَوَاتُ الرَّائِيَاتُ
 بِاللهِ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ
 لَهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ السَّلَامُ عَلَيْكَ
 أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهُ السَّلَامُ
 عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللهِ الصَّالِحِينَ -

٣٦، التَّحِيَّاتُ الطَّيِّبَاتُ الصَّلَوَاتُ الرَّائِيَاتُ
 بِاللهِ أَشْهَدُ أَنْ مُحَمَّدٌ عَبْدُ اللهِ وَرَسُولُهُ السَّلَامُ
 عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهُ السَّلَامُ
 عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللهِ الصَّالِحِينَ -

٣٧، التَّحِيَّاتُ الصَّلَوَاتُ بِاللهِ السَّلَامُ عَلَيْكَ
 أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهُ السَّلَامُ
 عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللهِ الصَّالِحِينَ -

(۳۱) التَّحِيَّاتُ لِلَّهِ الصَّلَوَاتُ الطَّيِّبَاتُ السَّلَامُ

عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَسَلَامُ عَلَيْنَا وَ

عَلَى عِبَادِ اللَّهِ الصَّالِحِينَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا

اللَّهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ -

(۳۲) التَّحِيَّاتُ الْمُبَارَكَاتُ الصَّلَوَاتُ الطَّيِّبَاتُ

بِاللَّهِ السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَ

بَرَكَاتُهُ السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللَّهِ الصَّالِحِينَ

أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا

رَسُولُ اللَّهِ

۴۰ بِسْمِ اللَّهِ وَالسَّلَامُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ -

اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں اور سلام ہو اللہ کے رسول پر۔

یہ مجموعہ درود شریف کی پہلی حدیث ہے جس کے بارے میں بشارت آئی

ہے کہ جو شخص اجر دین کے متعلق چالیس احادیث میری امت کو پہنچا دے اس کو

اللہ تبارک و تعالیٰ زمرہ علماء میں شمار فرمائیں گے اور میں اس کا شفیع ہوں گا۔

علامہ سخاوی نے قول بدیع میں ان درودوں کے متعلق اوقات مخصوصہ اور مقامات

مخصوصہ کے متعلق تفصیلاً بیان فرمایا ہے۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
 بَلَغَ الْعِلْمَ بِكَمَالِهِ
 كَشَفَ الدُّجَى بِكَمَالِهِ
 حَسِبْتُ جَمِيعَ فَضَائِلِهِ
 صَلَوَاتُكَ عَلَيْهِ وَآلِهِ

عَنْ وَائِلَةَ بْنِ الْأَسْقَعِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ طَلَبَ الْعِلْمَ
 فَأَدْرَكَهُ كَانَ لَهُ كِفْلَانِ مِنَ الْأَجْرِ فَإِنْ
 لَمْ يُدْرِكْهُ كَانَ لَهُ كِفْلٌ مِّنَ الْأَجْرِ

حضرت وائل بن الاسقع سے روایت ہے وہ کہتے ہیں:

فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس نے علم کو ڈھونڈا اور
 پایا اس کے لیے دو حصے ثواب ہے۔ اور اگر اس کو نہ پایا تو
 اس کو ثواب کا ایک حصہ ہے۔

مشکوٰۃ شریف، کتاب العلم، الفصل الثالث،

حرفِ آخر

اس کتاب کا اختتام ہوا مگر دراصل راہِ نجات کا سفر شروع ہوا۔
 صلوة و سلام پر حکم الہی تا ابد جاری رہے گا۔ وہ ایک کیمیا ہے جس کے
 فوائد و فضائل کی کوئی انتہا نہیں۔ وہ لافانی ہے۔ یہ وہ نعمت ہے جو پھر کئی
 ہوتی آگ پر ٹھنڈے پانی کا اثر رکھتا ہے۔ امنت محمدیہ اگر عمر بھر بھی اس کے
 لیے اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرے تو پھر بھی اس کی ادائیگی پوری نہیں
 ہو سکتی۔

وَ اٰخِرُ دَعْوَانَا اِنَّ الْحَمْدَ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ
 وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِهِ مُحَمَّدٍ
 وَآلِهِ وَاٰمَنَّا بِمَا جُمِعَ بَيْنَ يَدَيْهِمْ
 يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ

يَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا عَلٰی
 خَيْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمْ

